تالیف
حکیم حافظ اظہر حسین معاویہ
قلبِ
معاویہ
پنجابی حکیم

(1)

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم و کرم کرنے والا ہے دعا ہے اس پاک پروردگار کے گھر میں کہ میں جو لکھوں حق اور سچ لکھوں اور خالص اسی کی رضا کے لیے لکھوں اور شکر ادا کرتا ہوں اس مالک کا کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس نے مجھے اس موضوع پر اپنے تجربات لکھنے کی اور آپ تمام عوام الناس تک پہنچانے کی ہمت و طاقت عطا فرمائی میں لکھنے سے پہلے بس کسی حکیم یا ڈاکٹر کو برا بھلا کہے بغیر آپ عوام الناس کی خدمت میں ایک بات لکھ کر آگے بڑھتا ہوں کہ بس ان لٹیروں سے بچ کر اللہ کی پیدا کی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے آپ کو تندرست طاقتور بنائیں بس دعا ہے کہ اللہ پاک میرے ان دبے لفظوں میں کی گئی بات کو آپ عوام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین == حکیم حافظ اظہر حسین معاویہ المعروف پنجابی حکیم

سب سے پہلے دل کر رہا ہے کہ میں اپنی سابقہ کتابوں کا ذکر بھی یہاں کروں تاکہ میرے دل کو سکون میسر ہو اور ساتھ اپنے ان بھائیوں کا ذکر بھی کروں جنہوں نے مجھے مختلف انداز میں اپنی دعاؤں میں یاد رکھا اور دعائیں کی جن کی بدولت میں نے اپنی پہلی کتاب کتاب الشفاء لکھی پھر دوسری کتاب بیاضِ معاویہ لکھی پھر تیسری کتاب قلمی ڈائری کے نام سے لکھی لیکن دیکھنے میں میری سب کتابیں بس تھوڑے سے صفحات پر مشتمل ہیں لیکن الحمداللہ اللہ کے حکم سے جو بھی ان میں لکھا یا اب قلبِ معاویہ میں لکھ رہا ہوں وہ حق اور سچ لکھا اور ان شاءاللہ تعالیٰ اسی طرح لکھتا رہونگا بس ان سب سے پہلے میں اپنا کچھ تعارف اور اپنے محترم عزیز عزتِ مآب بھائیوں کا ذکر کرانا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ آپ عوام کے سامنے ہمارا تعارف اور کچھ ہمارا جذبہ خیر آپ عوام کے سامنے آسکے تاکہ اس سے مزید مجھے لکھنے میں توانائی مل سکے اور آپ احباب تک مکمل حقیقت حق اور سچ پہنچ سکے الحمداللہ میں ایک حافظِ قرآن ہوں بس اللہ پاک نے قرآن کریم کی دولت سے مستفید فرمایا بظاہر ہمارا گھرانہ کوئی دینی اعتبار سے کوئی اونچا نہیں تھا میرے دادا ایک دنیا دار انسان تھے تایا چاچا وغیرہ بھی دنیا دار تھے بس کچھ نہ کچھ اس وقت کے حالات اور وسائل کے لحاظ سے تھوڑا بہت دین سے واقف تھے لیکن وقت نے پاسا پلٹا اللہ نے دین کو ہمارے گھرانے میں عام کیا اور میرے والدِ محترم پاک آرمی میں بھرتی ہوئے اور پھر جرنل ضیاء الحق شہید کے دور میں چار ماہ تبلیغ میں لگے اور اللہ نے پھر والدِ محترم کو ڈاڑھی مبارک جیسی عظیم سنت سے مالا مال کیا اور پھر

(3)

یوں چلتے چلتے اللہ پاک نے عظیم تبلیغی جماعت کی نسبت سے مکمل ایک دین کی آگاہی نصیب فرمائی جس کے اندر بہت سارے مسائل کا علم ہوا اور نبی ﷺ و جماعتِ نبی ﷺ و ازواج نبی ﷺ و اہلبیت نبی ﷺ سے مکمل آگاہی ہوئی جس کی بانسبت ہمارے نام گرامی حضرات صحابہؓ کے ناموں کی طرف منسوب کیے گئے اور ہمیں بھی کسی نہ کسی حد تک دیندار بنانے کی کوشش اور فکر کی گئی تاکہ پچھلے وقت پر استغفار کر کے بقایا وقتِ زندگی کو ایک دیندار ماحول میں گزار سکیں اور پھر پڑھائی و دیگر معاملات میں دین کو پہلے رکھ کر سرانجام دینا شروع کیا تو اللہ ترقیوں سے نوازتا گیا اور پھر جیسے جیسے عمر بڑھتی گئی تو مخلص دیندار دوست بھی ملتے گئے جن کے ساتھ مل کر دعائیں ملتی رہیں اور دین کو سامنے رکھتے ہوئے جذبہ خیر مزید استقامت پکڑتا گیا جس میں سب سے زیادہ کردار میرے پیارے محترم محمد سلیم معاویہ بھائی اور حافظ محمد صالح صاحب اور بھائی مولانا محمد عبداللہ فاروقی اور حافظ محمد یعقوب معاویہ قریشی صاحب کا رہا جنہوں نے ہر ممکن مدد و کوشش کی کتاب کے باقی صفحات لکھنے سے پہلے میں انکا بے حد مشکور اور دعاگو ہوں کہ جیسے انہوں نے میری کامیابی کے لیے دن رات محنتیں کی دعائیں کی اللہ پاک انہیں بھی ہمیشہ خوشیاں عزتیں برکتیں دے آمین == حکیم حافظ اظہر حسین معاویہ المعروف پنجابی حکیم

(4)

مختصر تعارف کتابِ قلبِ معاویہ

الحمداللہ میری پہلی تین کتابوں میں ایک کتاب خالص ماؤں بہنوں کی عام بیماریوں پر لکھی گئ اور باقی دو کتابیں ماؤں بہنوں بچوں جوانوں بوڑھوں سمیت مختلف امراض پر میرے ذاتی تجربہ شدہ نخسہ جات لکھے گئے جس سے الحمدللہ بہت سارے سنی مسلمان و غیر مسلم بھی مستفید ہوئے لیکن یہ کتاب قلبِ معاویہ دوسری کتابوں سے تھوڑی مختلف اور ڈزائنگ میں بھی اعلیٰ ترتیب دینے کی کوشش ہے جس میں صرف اور صرف جڑی بوٹیوں کی تصاویر اور انکا نام مزاج و جن بیماریوں پر یہ کارآمد ہیں انکا ذکر مکمل تفصیل کے ساتھ لکھا جارہا ہے تاکہ عوام الناس بڑے بڑے حکیموں ڈاکٹروں کو چھوڑ کر خوبخود اس سے مستفید ہوسکیں اور اپنا مکمل علاج اللہ کی پیدا کی ہوئی نعمتوں سے کرسکیں== حکیم حافظ اظہر حسین معاویہ المعروف پنجابی حکیم

ستاور / (Asparagus) :-

دیگر نام :-
ہندی میں ستاور سندھی میں ست وری گجراتی میں شتاوری سنسکرت میں شت مولی

ماہیت :-
اس کا پودا بیل کی طرح باڑھ یا درختوں پر چڑھ جاتا ہے۔اس کا تنا اور شاخیں خاردار ہوتی ہیں ۔کانٹے تیز اور مڑے ہوئے ہوتے ہیں ۔پتے کانٹے دار سوئے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔جو باریک دو سے چھ انچ لمبے ہوتے ہیں ۔پھول نومبر میں نکلتے ہیں ۔جو سفید اور خوشبو دار اور بیل کو ڈھک دیتے ہیں۔جس کی وجہ سے بیل سفید معلوم ہوتی ہے۔ پھل سردیوں میں لال رنگ کے ہوتے ہیں ۔یہ چھوٹے چھوٹے چنے کے دانے کی طرح لیکن چمک دار انکے اندر تخم ایک سے دو نکلتے ہیں ۔جڑ میں گانٹھ سی ہوتی ہے۔جس کی بہت سی شاخیں انگلی کے برابر موٹی ایک سے دو فٹ لمبی مٹیالی یا زرد رنگ کی نکلتی ہیں ۔جو ذائقہ میں قدرے شیریں اور لعاب دار ہوتی ہیں۔ایک گانٹھ سے لگ بھگ دس کلو تک ستاور نکل آتا ہے اور گانٹھ سے دس بارہ برس تک نکلتے رہتے ہیں ۔اس کی جڑ پر ایک چھلکا سا ہوتا ہے۔جو اتارا جاسکتا ہے۔جڑ پر لمبائی میں لکیریں ہوتی ہیں ۔یہی جڑ بطور دوا مستعمل ہے۔ موٹی اور سفید ستاور اچھی ہوتی ہے اس کا ذائقہ شیریں لیس دار ہوتا ہے۔

مقام پیدائش :-
بنگلہ دیش کے باغات کے علاوہ یہ بھارت میں ہمالیہ کے نزدیک چارہزار فٹ کی بلندی پر افریقہ جاوا سماٹرا آسٹریلیا، ہگلی اور اب یہ بیل پاکستان میں بھی ہوتی ہے۔

مزاج :-
سرد تر درجہ اول۔

افعال :-
مقوی باہ مغلظ منی مدر لبن ۔

استعمال :-
ستاور کی جڑ کا سفوف تنہا یا مناسب ادویہ کے ساتھ ملا کر رقت منی اور جریان کو مفید ہے دودھ عورت کا بڑھاتی ہے اور مردوں میں منی کو بڑھاتی اور مقوی باہ ہے۔ ستاور کی جڑ اور مصری ہموزن ملا کر سفوف دینے سے مذکورہ فائدے حاصل ہو سکتے ہیں ۔یا دیگر ادویہ کے ہمراہ سفوف یا معجون بنا کر استعمال کرتے ہیں ۔تازہ جڑ کا رس دودھ میں ملا کر سوزاک کے مریضوں کو استعمال کرایا جاتا ہے۔

نفع خاص :-
مغلظ و مولد منی ۔

مضر :-
نفاخ

مصلح :-
ساکرین لعابی مارے .

مقدار خوراک :-
سات سے دس گرام۔

مشہور مرکب :-
سفوف سیلان الرحم ،سفوف ثعلب سفوف بیخ بند سفوف شاہی خاص، سفوف مغلظ شاہی ہیں۔

(7)

بہی / سفرجل / (Quince) :-

دیگرنام :-
عربی میں سفرجل، فارسی میں بہ یا شل، ہندی میں بیل یا بل ۔ سنسکرت میں اس کے نام کے معنی وسعت کی دیوی ہے جبکہ انگریزی میں کاونس کہتے ہیں۔

ماہیت :-
یہ درمیانے قد کا درخت شاخ در شاخ پھیلا ہوا ہوتا ہے۔اس کی چھال بھوری شاخیں ٹیڑھی پتے ارنڈ کی طرح گول دو سے چار انچ لمبے اور ڈیڑھ انچ سے تین انچ چوڑے اوپر سے چکنے نیچے سے بھورے روئیں دار ہوتے ہیں۔ بہی مشہور عام پھل ہے مگر آج کل اسکا مربہ ہی زیادہ استعمال ہوتا ہے۔اور زیادہ کھایا جاتا ہے۔ذائقے کے لحاظ سے اس کا پھل تین طرح ہوتا ہے۔ میٹھا شیریں جس کا مربہ بنایا جاتا ہے۔ کھٹ مٹھا۔ کھٹا۔

مقام پیدائش :-
یہ پھل دنیا کے اکثر ممالک کے پہاڑی علاقوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں آزاد کشمیر ،مری سوات ،اور مردان میں جبکہ بھارت میں آسام جنوبی ہند میں پیدا ہوتا ہے اور ہندوستان میں اس کا پھل پہاڑی علاقوں میں جون جولائی میں پکتا ہے لیکن پاکستان میں اس کا پھل عام طور پر ستمبر اکتوبر کے دوران ملتا ہے اور جب پک جائے تو لزیز مگر جاپانی پھل کی طرح قابض ہوتا ہے اسکے علاوہ بھوٹان سکم کھاسیا کی پہاڑیوں کے علاوہ خراسان عراق اور فارس میں پیدا ہوتا ہے۔

مزاج :-
سفر جل سیرین گرمی اور سردی میں معتدل جبکہ درجہ اول۔

افعال :-
مقوی دل ودماغ مقوی معدہ وجگر ، مفرح ،مدر بول ، قابض۔

استعمال :-
بہی کو بطور پھل بکثرت کھایا جاتا تھا۔یہ قابض ہے ملطف مفرح اور مقوی ہونے کے وجہ سے روح حیوانی اور نفسانی کو فرحت دیتی ہے۔معدہ جگر دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے۔پیشاب اور دودھ کو جاری کرتی ہے۔اسہال صفراوی ، جگر کی حرارت ،قے اور غشیان کو تسکین دینے کے لئے تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔

احادیث نبوی ﷺ اور بہی ۔
حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ روایت فرماتے ہیں۔میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ۔تو وہ اس وقت اپنے اصحاب کی مجلس میں تھے۔ان کے ہاتھ میں سفر جل تھا۔جس سے وہ کھیل رہے تھے۔
جب میں بیٹھ گیا تو انہوں نے اسے میری طرف کرکے فرمایا"اے اباذر"یہ دل کو طاقت دیتا ہے سانس کو خوشبو دار بناتا ہے اور سینہ سے بوجھ کو اتار دیتا ہے۔

بنی کریم ﷺ نے فرمایا۔
سفر جل کھاؤ کہ دل کے دورے کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی نہیں مامور فرمایا جسے جنت کا سفر جل نہ کھلایا ہو کیونکہ یہ فرد کی قوت کو چالیس افراد کے برابر کرتا ہے.
(ابن ماجہ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔
اپنی حاملہ عورتوں کو سفرجل کھلایا کرو کیونکہ یہ دل کی بیماریوں کو ٹھیک کرتا ہے اور لڑکے کو حسین کرتا ہے۔(ذھبی)

بہی کا شربت،رب یا مربہ :-
یہ ضعف قلب،خفقان،حار۔اسہال صفراوی معدے اور جگر کی حرارت کو تسکین دینے کیلئے استعمال ہوتے ہیں اس کے علاوہ پیاس ،غشیان اور قے کو تسکین دینے کیلئے تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ دیتے ہیں۔۔

نفع خاص :-
مفرح اور مقوی دل ودماغ،

مصلح :-
شہد،انیسوں۔

مضر :-
کھانسی ،قولنج ہچکی اور رعشہ پیدا کرتا ہے۔(بہی کھانسی کیلئے مفید ہے اور باقی بھی میرے نزدیک ابہام ہے۔

مقدار خوراک :-۔
ایک تولہ سے پانچ تولہ تک۔

مشہور مرکب :-
دوائے سنج،جوارش،سفرجل مسہل ،رب بہی ،شربت بہی ،مربہ بہی ،خمیرہ ابریشم ۔خمیرہ مروارید نسخہ کلاں۔

(11)

مسواک / پیلو کا درخت :-

عربی میں اراک، فارسی میں درخت مسواک بنگالی میں چھوٹا پیلو سندھی میں درخت کو کھڑ اور پھل کو پیروں کہتے ہیں۔
پیلو پکیاں آچنوں رل یار ، حضرت خواجہ غلام فرید کی مشہور کافی ہے۔

ماہیت :-
پیلوں بنیادی طور پر ایک صحرائی درخت ہے جو صحراؤں کے علاوہ خلیج عرب کے گرم ساحلوں اور کیران میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ یہ درخت اپنے بیر جیسے پھل اور پھیلی ہوئی سایہ دار درختوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اونٹ اور بکریاں اس کے پتوں کو شوق سے کھاتے ہیں۔ پتوں کا رنگ سبز جبکہ پھل سرخ مائل بہ سیاہی اور ان کا ذائقہ میٹھا قدر شور ہوتا ہے۔

مقام پیدائش :-
پاکستان میں پنجاب سندھ بلوچستان سرحد جبکہ ہندوستان میں بیکانیز راجپوتانہ لنکا وسطی افریقہ حبشہ مصر سینی گال سوڈان تنزانیہ اور عرب میں عام ہوتا ہے۔ پاکستان میں پنجاب خصوصاً بہاولپور اور ضلع رحیم یار خان میں ہوتا ہے۔

مزاج :-
گرم خشک درجہ دوم۔

استعمال :-
جابی اور محلل اورام ہے۔ بلغم خارج کرتا ہے۔ مسام کھولتا اور ریاح غلیظ کو دفع کرتا ہے۔اس کی جڑ کی مسواک دانتوں کو صاف اور مضبوط رکھتی ہے۔ اسکی چھال کا جو شاندہ بطور مقوی و محرک اور احتباس حیض میں پلاتے ہیں۔ پیلو ہمراہ کھلاتے ہیں۔
پیلو درخت کے پھول خشک کرکے پیس لیں اور ان کی ایک چٹکی شہد میں ملاکر دن میں دو تین مرتبہ کھانے سے آنتوں کے مزمن زخم بھر جاتے ہیں۔ پیلو کے پتے ابال کر ان سے غرارے کریں تو منہ کے زخم میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کی چھال کو پیس کر چھ گرام ہمراہ سات عدد مرچ سیاہ سات روز تک کھانے سے بواسیر جاتی رہتی ہے اور پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔

ارشادات نبوی ﷺ اور پیلو :-
حضرت ابی حیزة الصباحیؓ روایت فرماتے ہیں۔
نبی کریم ﷺ نے مجھے پیلو کی شاخ مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ اس سے مسواک کیا کرو۔
حضرتؓ جابر بن عبداللہ روایت فرماتے ہیں۔
ہم رسول ﷺ کی ہمراہی مرالظہران میں تھے کہ پیلو کے درختوں کا پھل چننے کو نکلے۔
انہوں نے ہدایت فرمائی کہ دیکھ کر کالے چن کر لائیں کیونکہ وہ عمدہ ہوتے ہیں۔ہم نے پوچھا کیا آپ کبھی بکریاں بھی چراتے رہے ہیں۔تو فرمایا ہاں کوئی نبی ایسا نہیں جس نے کبھی بکریاں نہ چرائی ہوں۔(بخاری مسلم)
خاص بات پیلو کا پھل میٹھا ہے۔یہ مٹھاس ذیابیطس کے مریضوں کیلئے مضر نہیں۔

کیمیاوی صفات :-

پیلو کی جڑ میں نرم ریشے ٹینگ ایسڈ جزو عامل الکائیڈ اور دوسرے مرکبات کثرت سے ملتے ہیں۔اس لیے ان کا بطور مسواک استعمال مفید عمل ہے۔

آپ کو کراچی میں جگہ جگہ مساجد کے باہر یا ڈپارٹمنٹل اسٹور کے باہر سر پر سفید ٹوپی پہنے نوجوان لڑکے یا باریش بوڑھے پیلو کی مسواک کا گٹھا ہاتھوں میں لئے بیچتے نظر آئیں گے۔ یہ دس روپے میں ایک مسواک فروخت کرتے ہیں۔ لیکن اس طرح پیلو کی مسواک کی فروخت نے اس درخت کو معدومی کی خطرے سے دوچار کردیا ہے۔ اس کے علاوہ اب سعودی عرب سے درامد شدہ پیلو کی مسواک بھی باقاعدہ سیکوفین پیکنگ میں دستیاب ہے جس کی قیمت پندرہ سے بیس روپے ہوتے ہے۔ پیلو کے اجزا سے بنا ٹوتھ پیسٹ بھی مارکیٹ میں دستیاب ہے۔ کچھ ملٹی نیشنل کمپنیوں نے بھی حال ہی میں پیلو ٹوتھ پیسٹ متعارف کروایا ہے لیکن ہمدرد دواخانہ ایک عرصے سے پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کر رہا ہے۔ پیلو کی وہ مسواک بہترین سمجھی جاتی ہے جو تازہ اور نرم ہو۔ اس کے علاوہ کوئی کوئی مسواک بہت تیز ہوتی ہے بالکل ایسے جیسے کہ کوئی کوئی مولی بہت تیز مرچوں والی ہوتی ہے۔ ایسی تیز مسواک بہت بہترین سمجھی جاتی ہے کیونکہ اس کو استعمال کرنے سے مسوڑھوں سے گندا پانی بڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے جس سے مسوڑھوں کے امراض اور منہ کی بدبو سے نجات ملتی ہے۔

پیلو / مسواک کا پھل :-

پاکستان میں روہی، تھل اور دامان کے علاقوں میں پیدا ہونے والا خود رو درخت جال جس کے پھل کو پیلو کہتے۔ مقامی لوگوں کے مطابق یہ دنیا کے قدیم ترین درختوں میں سے ایک ہے۔ اس درخت کی چھاوں اور اس کے پھل کو بابا فرید الدین گنج شکر نے اپنے کلام میں ذکر کیا ہے۔ چٹیل میدانوں اور صحراوں میں پیدا ہونے والا یہ پودا موجودہ دور میں کم ہی دکھتا ہے۔

اس پھل کو چننے یا توڑنے کا عمل کافی مشکل ہے ۔اسے عورتیں ٹولیوں کی صورت میں جا کر چنتی ہیں ۔اسے اول بیچا نہیں جاتا اور اگر کوئی عورت اسے بیچتی ہے تو اس کا وزن دستیاب ترازو میں نہیں ہوتا بلکہ ایک برتن جسے پڑوپی اور کچی کہا جاتا ہے اسے بھر کے بیچا جاتا ہے یوں پیسے فی پڑوپی یا کچی کے حساب سے لئے جاتے ہیں پڑوپی بڑا برتن اور کچی چھوٹا برتن ہوتا ہے ۔۔۔ یہ پھل عموما شہروں تک نہیں پہنچتا البتہ تھل کے قریبی شہروں میں ایک آدھ دن کے لئے دستیاب ہوتا ہے۔

قدیم زمانے میں ساندل بار کے متمول زمینداروں کا ناشتہ یہی پیلوں ہوتے تھے۔ مٹھی بھر پیلو رات کو دودھ میں بھگو دیئے جاتے تھے جو صبح تک پھول کر نرم اور گداز ہو جاتے تھے جن کا کھا کر دودھ پی لیا جاتا تھا۔

پیلوں اکثر خواتین لے کر آتی ہیں اور بہت بلند آواز میں صدا لگاتی ہیں پیلوں لے پیلوں پکیاں مٹھیاں پیلوں ۔ان خواتین کے پاس عورتوں کے ہار سنگھار کی چیزیں بھی ہوتی ہیں ان میں مساگ اور کاجل ضرور ہوتا ہے ۔

خواجہ غلام فرید سائیں نے دیوان فرید میں پیلوں کا ذکر کیا ہے.ان کی کافی صنف میں مزکور ہے کہ آ رل یار چنڑوں پیلوں پکیاں نی. ترجمہ.آ محبوب مل جل چنتے ہیں پیلو پک گئے ہیں. اس کافی صنف کو کئ گلوکاروں نے بھی گایا ہے.

(17) چھوٹی چندن / اسرول / (Rauwolfia Serpentina) :-

دیگر نام :-

اردو میں اسرول ہندی میں دھان بروآبگلہ میں چھولہ چاند سنسکرت میں چندربھاگا جبکہ لاطینی میں راولیناسرپن ٹینا کہتے ہیں۔

ماہیت :-

اس کا پودا جب چند سال کا ہوتا ہے تو سیدھا چھوٹی چھوٹی جھاڑی نما ہوتا ہے۔ جو لگ بھگ ڈیڑھ فٹ اور کہیں کہیں دو تین فٹ اونچا دیکھا گیا ہے۔ اس کے پھل مکو کی طرح گچھوں میں پہلے ڈیڈھ فٹ اور کہیں کہیں دوتین فٹ اونچا دیکھاگیاہے ۔اس کے پھل مکو طرح گچھوں میں پہلے سبز اور بعد میں سرخ ہوجاتے ہیں۔پتے چوڑے نوک دار جن کا رنگ زردی مائل سبز اور ڈنڈی نصف انچ لمبی ان کو توڑنے پر دودھ سا نکلتاہے۔ پھول سفید اور بنفشی ہوتے ہیں۔

اسکے پھولنے کا وقت اپریل سے نومبر تک ہے۔ مئی میں پھل لگتے ہیں نومبر تک پک جاتے ہیں۔

جڑ موٹی لمبی دو سے چھ انچ تک اور عموماً نصف انچ موٹی ہوتی ہے۔ جس کی رنگت مٹیالی بھوری سی ہوتی ہے۔ اور چھال بھوری اور نرم ہوتی ہے۔ اور کوٹنے سے آسانی سے علیحدہ ہوجاتی ہے۔ اس میں لمبائی کی جانب سے دراڑیں سی ہوتی ہیں۔ توڑنے سے جڑ چھوٹے ٹکڑوں میں ٹوٹتی ہے۔

یہ بو مگر ذائقے میں سخت کڑوی ہوتی ہے۔ جو کہ بطور دواء مستعمل ہے۔

مقام پیدائش :-

یہ ہمالیہ کے گرم علاقوں میں لگ بھگ چارہزار فٹ کی بلندی پر پنجاب ستلج اور جمناتک ہمالیہ کی ترائی میں گرم اور نمناک زمین میں یو پی دہرہ دون سے گورکھپورسیاہ دار اور ٹھنڈی جگہوں کے جنگلوں میں صوبہ بہار اسام پیکو دکن میں مشرقی گھاٹ لنکا پٹنہ بھاگل پور میں پیدا ہوتاہے۔ ایک ایکڑ زمین میں لگ بھگ دو ہزار پونڈ جڑیں پیدا ہوتی ہیں۔

اس کے علاوہ برما نیپال تھائی لینڈ وغیرہ میں بھی پیدا ہوتاہے۔

مزاج :-

سرد خشک۔

افعال :-
مسکن ، مخدر، مسکن اعصاب، تریاق سموم ، مصفی خون ، مقوی رحم ، مسکن فشارالدم قوی ، ہسٹیریا ، منوم۔

استعمال :-
اسروں کی جڑوں کا سفوف جنون اختناق الرحم فشارالدم قوی صرع اور بے خوابی کیلئے مفید ہے۔ خصوصاًجب کہ صفراوی مزاج نہ ہو۔اعصاب پر مسکن اثر ہے یہ مختلف اشکال میں مالیخولیا اور جنون میں مفید ہے۔ بشرط کے بھاگنے دوڑنے شوروغل مچانے مارنے پیٹنے والے مریضوں کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دواء نہیں لیکن خاموش جنون اور مالیخولیا میں یہ دوا کوئی فئدہ نہیں کرتی ہے۔اس کی جڑ کا سفوف رحم کے ریشوں کو سکیڑ کر جنین کو خارج کرتا ہے۔بچھو بھڑ وغیرہ کے کاٹے ہوئے مقام پر اس کر جر کو گھس کر لگانے سے فوراًآرام آجاتا ہے۔

رات کو سونے سے دوگھنٹے قبل اس کی ایک خوراک عرق گلاب کے ساتھ کھلا دینے سے مریض کو بخوبی نیدآجاتی ہے۔اس کا سفوف بخاروں میں استعمال کرتے ہیں۔نیند کیلئے اس کا ایک گرام سفوف شام کو کھلا دیں اور باقی امراض میں چار چار رتی دیں۔
اسروں کو قلیل خورکوں میں عرصہ تک دینا ہائی بلڈ پریشر کا بہترین علاج ہے۔اور ذاتی مجرب ہے۔

زیادہ مقدار :-
زیادہ مقدار کھالی جائے تو غذا کی نالی میں خراش ہو کرتے آنے لگتی ہے۔

نفع خاص :-
بے خوابی اور خون کے دباؤ کی زیادتی میں مفید ہے۔

مصلح :-
فلفل سیاہ ۔

مقدارخوراک :-
چاررتی سے ایک ماشے تک.

اضافہ :-

***

قدیم آیورویدک کتب اور آیورویدک چرک سمیتا میں اسرول کا ذکر نہیں ہے۔ بعض مصنفین جیساکہ کرنل چوپڑا نے چھوٹی چندن کا سنسکرت نم سرپ گندھا رکھا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں، وجہ یہ ہے کہ سرپ گندھا زہریلے حشرات الارض بالخصوص سانپ کے زہر کیلیے اکثیر ہونی چاہیے لیکن جن لوگوں نے چھوٹی چندن کو اِس غرض کے لیے اِستعمال کیا ہے انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ اُسی طرح چھوٹی چندن کو چندر کا یا چندرا کہنا بھی صحیح نہیں کیونکہ چندرکا اور چندرا کے ناموں کا اطلاق بہت سی جڑی بوٹیوں پر کیا جاتا ہے۔ غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ چھوٹی چندن کا ذکر قدیم آیورویدک کتب میں نہیں ملتا۔

شکل و صورت :-
یہ ایک گھن خود رو پودا ہے جو دو یا تین فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اِس کی شاخیں زمین سے سیدھی اوپر کو جاتی ہیں۔ شاخ کے ہر جوڑ پر بیضوی شکل کے تین چار پتے ہوتے ہیں جن کی لمبائی5 سے 6 انگشت اور چوڑائی 2 سے 3 انگشت ہوتی ہے۔

موسم پر شاخ کے سروں پر گہرے نارنجی سُرخ رنگ کے پھولوں کا گُچھا نمودار ہوتا ہے۔ اِس کا تُخم سیاہ رنگ اور مٹر کے دانے کے برابر ہوتا ہے۔ اِس کی جڑ تقریباً10 اِنچ لمبی اور آدھ انچ موٹی اور بل دار ہوتی ہے۔ جڑ کا رنگ باہر سے بھورا سفید اور اندر سے زردی مائل ہوتا ہے۔ اِس کا مزہ سخت تلخ ہے۔

منبت :-
یہ بوٹی کوہ ہمالیہ کے دامن میں ملتی ہے۔ پاکستان کے علاوہ شرق بعید، افریقہ اور ایسے ممالک جہاں موسم بہت سرد نہ ہو، سطح سمندر سے لے کر ایک ہزار فٹ کی بلندی تک مِل جاتی ہے۔

حصص مستعملہ :-
بوٹی کی جڑوں کو دواءً برتا جاتا ہے اور بعض امراض میں پتے بھی اِستعمال کیے جاتے ہیں۔

افعال و خواص :-
اِس کے برگ (پتے) منشتی، کاسر ریاح اور مسکن اعصاب ہیں۔۔بیج منوم اور دافع جنون و دیوانگی ہیں۔اِسے صرع (مرگی)، مالخولیا، اختناق الرحم (ہسٹیریا) اور ضغطتہ الدم (ہائی بلڈ پریشر) میں سفوفاً اِستعمال کرایا جاتا ہے۔

اِس کی جڑ نہایت اعلیٰ درجہ کی مسکن اور منوم ہے۔ اِسے پہلے دراصل جنون کی دوا کے طور پر اِستعمال کیا جاتا تھا۔ اِس کے علاوہ یہ بہت سے زہروں کی فاد اور تریاق ہے۔ خاص طور پر لدغ الحیہ اور لدغ عقرب کے لیے بھی نافع ہے۔اِس کی جڑ کا سفوف 5 رتی کی مِقدار جو کہ بہت زیادہ ہے میں مقیئ ہے اور سخت بے چینی، قلق اور اِضطراب پیدا کرتی ہے۔ کبھی اِسی قدر دوا سے دست بھی آنے لگتے ہیں۔ نبض کی رفتار سست ہو کر بدن پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے۔ اگر اِس کی زیادہ مِقدار اعرصہ تک اِستعمال کی جائے تو دِل تھوڑا کمزور ہو جاتا ہے، لیکن یہ عارضی عمل ہے اور کچھ دِن دوا اِستعمال نہ کرنے پر معمول پر آ جاتا ہے۔ اِسی دوران دوا کے زیادہ مِقدار خوراک کے اِستعمال کے زیرِ اثر نبض کا حجم کم ہو جاتا ہے اور یہ بھی عارضی ہے۔ درحقیقت مُناسب اور درست مقدار میں دوا کا اِستعمال مختلف عمر کے مریضوں کو بیس سال کے عرصہ تک کرایا گیا اور اِس دوران اُنہیں زیرِ مشاہدہ رکھا گیا لیکن کوئی خرابی نظر میں نہیں آئی۔ یہی وجہ ہے قلیل مقدار میں اسرول خون کے بڑھے ہوئے دباؤ کو کم کرتی ہے اور اعلیٰ درجہ کی مسکن و منوم دوا ہے۔

اِس کی جڑ کا جوشاندہ مدر حیض اور عضلات رحم سکیڑتا ہے۔ پتوں کا رس آنکھ کے پھولے (بیاض چشم) کو زائل کرتا ہے۔ غرض اپنے خواص و افعال میں یہ پوٹاشیم برومائیڈ سے مشابہ بلکہ اِس سے زیادہ بہتر شے ہے۔ چنانچہ اِس کے آدھی رتی سفوف سے خوب نیند آ جاتی ہے اور مریض 8 سے 10 گھنٹے تک برابر سوتا رہتا ہے۔

مِقدار خوراک :-
دو رتی دودھ یا عرق گلاب کے ساتھ صبح و شام یعنی دِن میں دو مرتبہ۔ ایک رتی 0.1215 گرام ہوتی ہے۔

یہ بوٹی پُرانی کھانسی اور دمہ کے لیے بھی بہت مُفید ہے۔ جنون و دیوانگی کے ایسے مریض جو بھاگتے دوڑتے شوروغل مچاتے گالی گلوچ بکتے دوسروں پر حملہ کرتے یا بے خوابی میں مُبتلا رہتے ہیں از حد نافع ہے لیکن خاموش اور مایوس مریضانِ دیوانگی پر اِس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

میں نے اپنے ذاتی تجربے اور مشاہدے میں اِس سے بہتر دوا بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے والی نہیں دیکھی۔اِس کے اِستعمال اور نتائج میں نے خاص طور پر اُن لوگوں میں بھی بہت اچھے دیکھے جو پریشانی میں ہونے کے سبب نیند نہ آنے کی شکایت بھی کرتے ہیں۔ کچھ تو مجھے یہ بھی کہتے تھے کہہ ہم پریشانی یاد کرنا چاہتے تھے لیکن پریشانی ہمارے ذہن سے جیسے ہوا ہو گئی تھی۔یہ چیز خواب آور نشیلی دواؤں کا ایک بہترین اور بے ضرر نعم البدل بھی ہے۔

***

جنون، بے خوابی اور ھائی بلڈپریشر کے لئے ھندی میں چھوٹا چاند چھوٹی چندن، بنگالی میں چاندر، تامل میں کودنا میل پوری، تیلگو میں پٹار گندھی، علاقہ بہار اڑیسہ میں چاند بردا، دھان بردا، دھان مارنا اور پاگل جڑی کے نام سے مشہور ہے۔ انگریزی میں Rawalfia Serpentina کہتے ہیں ۔ یہ ایک گھنا خورد جھاڑی کی قسم کا پودا ھے جو دو تین فٹ اونچا ہوتا ہے عموماً اس کی شاخیں سیدھی اوپر کو جاتی ہیں لیکن اگر اس کسی دوسری چیز کا سہارا مل جائے تو اس سے بھی لپٹ جاتا ہے ۔ اس کا تخم سیاہ رنگ کا مٹر کے دانہ کے برابر ھوتا ھے۔ یہ پودا بنگال، بہار، پٹنہ اور دکن میں مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ لنکا تک میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس کی جڑ اور پتے استعمال کئے جاتے ہیں ۔ یاد رکھیں بنگال کی چھوٹی چندن خراش پیدا کرتی ہے اور بہت کڑوی ھوتی ہے جس کی وجہ سے بعض نازک مزاج مریضوں کا دل متلانے لگتا ہے اور قے شروع ھوجاتی ھے اس لئے بنگال کی چھوٹی چندن کی بجائے بہار اور نیپال کی چھوٹی چندن استعمل کرانی چاہیے۔ چھوٹی چندن کو تھوڑی تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے خون کے بڑھے ھوئے دباؤ (ھائی بلڈپریشر) پر حیرت انگیز اثر ھوتا ھے۔ یہ اعصاب کی بڑھی ھوئی حس کو کم۔کرنے میں بھی بہت مفید ہے۔ چھوٹی چندن پوٹاشیم بروما ئیڈ کا بہترین بدل ھے چھوٹی چندن کی پانچ رتی کی خوراک کے استعمال سے ھی مریض سو جاتاہے اور دٗس رتی سے زائد مقدار میں استعمال کرنے سے تو مریض کو بہت ہی گہری نیند آجاتی ہے۔

یہ جنون کی مخصوص دوا ہے ایسے مریض جو بھاگتے دوڑتے، شور و غل مچاتے، اور گالی گلچ نکالتے ہیں ایسی حالت میں اس کا سفوف 10 رتی سے 15 رتی تک دن میں دو بار دینے سے نہ صرف مریض گہری نیند سویا رہتا ھے بلکہ اس کا ھائی بلڈ پریشر بھی کم ھو جاتا ھے اور اس کا چیخنا چلانا، بھاگنا دوڑنا اس قسم کی دیگر علامات جاتی رہتی ہیں ایک ھفتہ میں ہی مریض کو کافی آرام آجاتا ہے ابتداء میں یہ دوا تھوڑی مقدار میں شروع کرکے ھمیشہ آھستہ آھستہ بڑھانا چاہیے یعنی چھ رتی فی خوراک استعمال کرائیں اور بتدریج بڑھاتے ھوئے فی خوراک ڈیڑھ دو ماشہ تک کر سکتے ھیں۔ ایک بات میں اور بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ چھوٹی چندن جنون کے ان مریضوں کے علاج میں جو بالکل خاموش رھتے ھیں مفید ثابت نہیں ھوتی کیونکہ ایسے مریضوں کا بلڈ پریشر پہلے ہی بہت کم ھوتا ھے اسلئے ایسے مریضوں میں اس کا استعمال فائدہ کے بجائے نقصاندہ ثابت ھوتا ھے۔

چھوٹی چندن نیند لانے کے لئے بے نظیر دوا ھے انگریزی ادویات کی طرح نہ تو یہ نشیلی ھے اور نہ ھی دل کو زیادہ کمزور کرتی ہے۔ رات کو سونے سے دو گھنٹے قبل دو رتی کی مقدار میں دینے سے مریض کو نیند آجاتی ھے اگر مریض کو ایک عرصہ سے بے خوابی کی شکایت ھو ساری رات کروٹیں بدلتے گزر جاتی ھو تو ایک خوراک صبح نہار منہ اور ایک خوراک شام کو استعمال کریں تو مریض رات بھر مزے کی نیند سوتا رہے گا۔

ھائی بلڈ پریشر := خون کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کے لئے چھوٹی چندن کے مقابلے کی کوئی دوا نہ تو ایلوپیتھک میں ھے اور نہ دیسی طب میں۔ 6 رتی کے حساب سے دن میں تین بار عرقِ گلاب یا سادہ پانی سے استعمال کرائیں بے چینی، گھبراہٹ وغیرہ کی علامات جلد دور ھو جاتی ھیں۔

اختناق الرحم:: شہوانی بخارات سے پیدا ھونے والے اختناق الرحم کے لئے چھوٹی چندن کو اکسیری فوائد کی حامل پایا گیا ہے اس لئے نوجوان کنواری یا بیوہ عورتوں میں عموماً اس کا استعمال بہت مفید ہے اختناق الرحم کی شکایت میں دل کی تقویت کا زیادہ خیال رکھا جانا چاہیے لہٰذا اس کے ساتھ کسی مقوی قلب دوا کا اضافہ کرلیا جائے۔ اختناق الرحم کی مریضہ کو بعض اوقات معدہ کی خرابی سے دورہ کی شکایت لاحق ھوا کرتی ہے اس حالت میں دورے کے وقت پیٹ میں درد ھوتا ھے اور اکثر دست بھی آتے ہیں ایسی حالت میں چھوٹی چندن استعمال نہ کرائی جائے جب مریضہ بہت کمزور ھو اس وقت بھی اس کا استعمال نہ کروایا جائے ایامِ حمل کی حالت میں خصوصاً ساتویں آٹھویں ماہ میں اگر اختناق الرحم کا دورہ ھو تو اس بوٹی کا استعمال نہ کریں ورنہ حمل ساقط ھونے کا اندیشہ ہے۔

نوٹ:-

صرف یہ خیال رہے کہ لکھی گئی خوراک سے ہرگز ہرگز تجاوز نہ کیا جائے۔ ایسا کرنے سے بلڈ پریشر خطرناک حد تک گر سکتا ہے۔

(22)
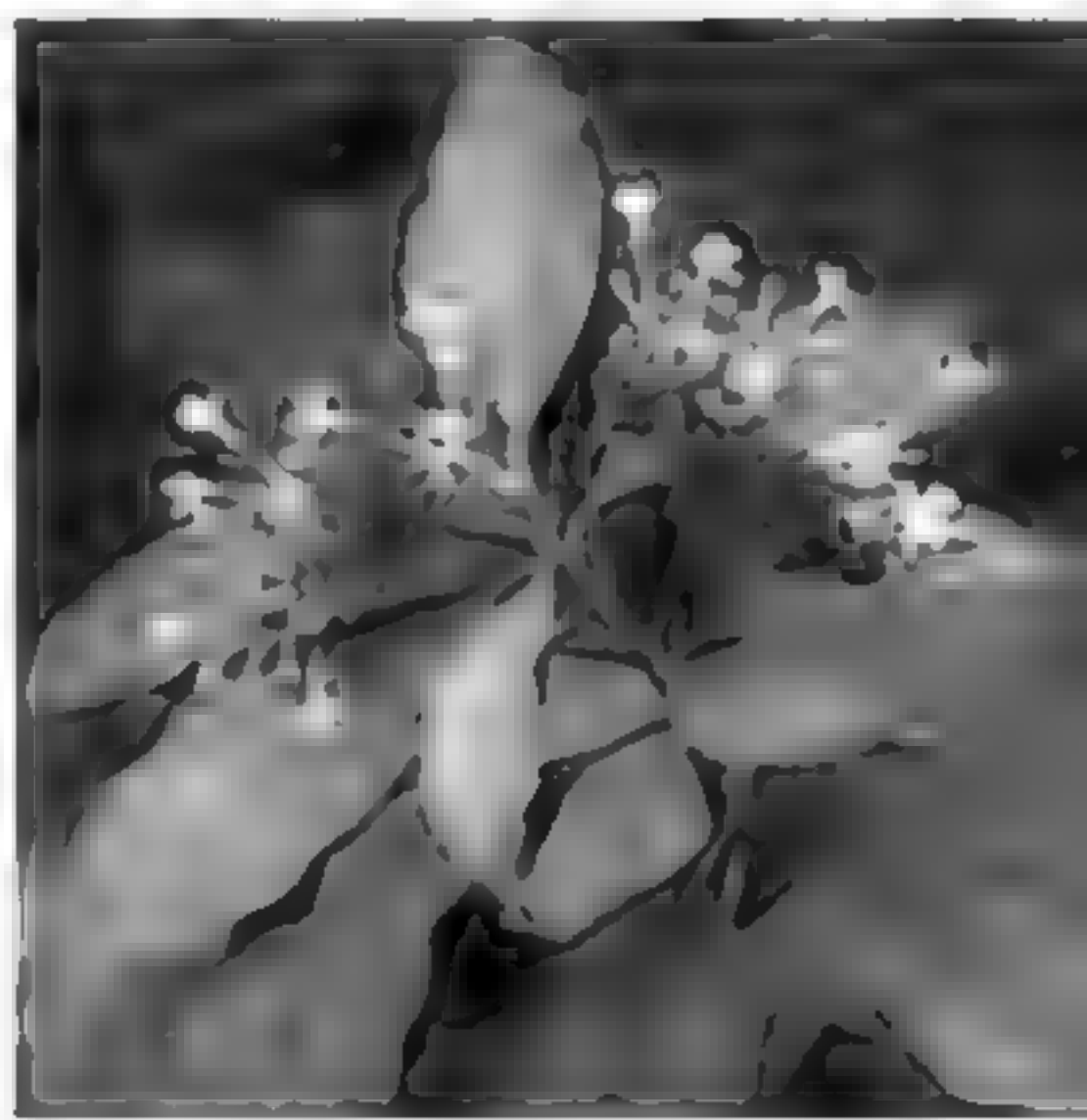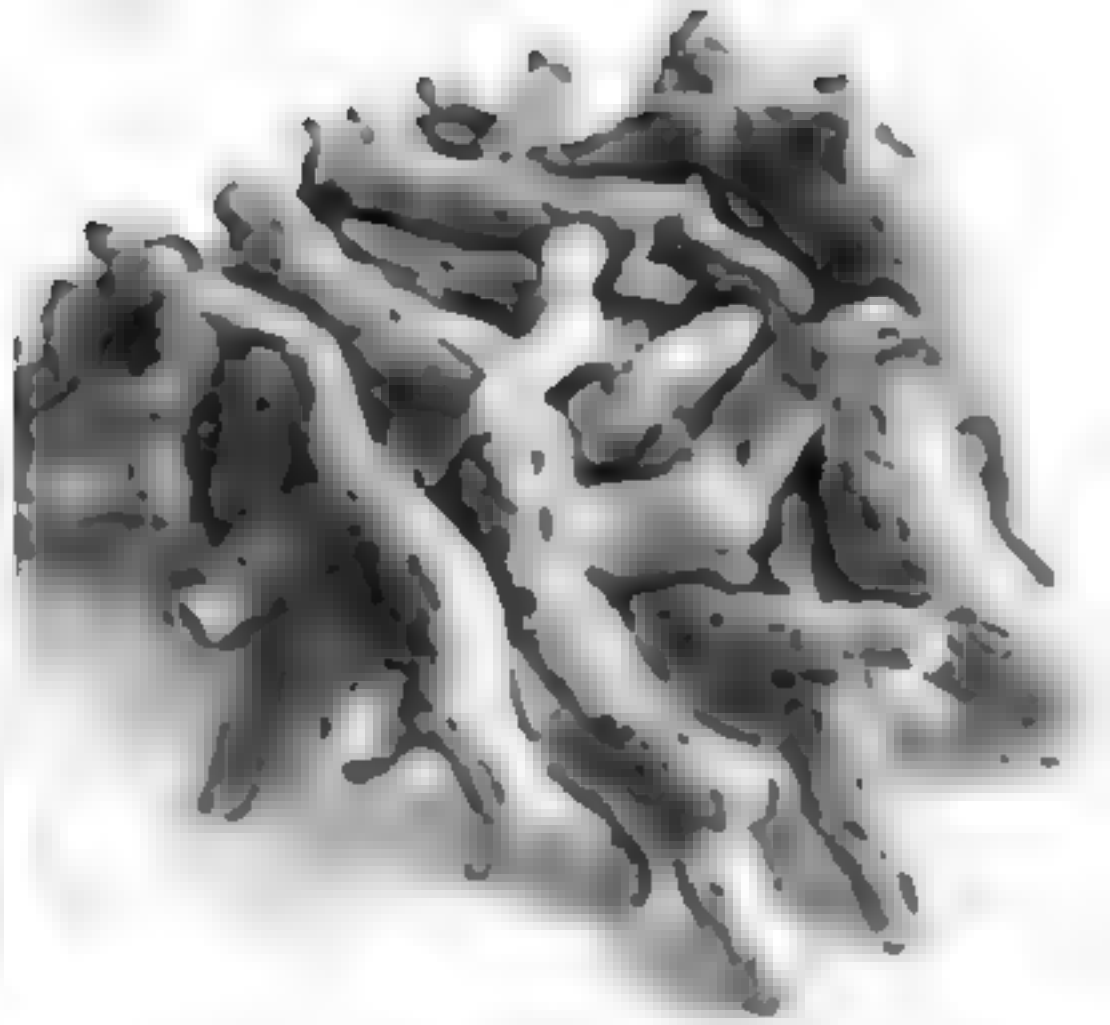
ایلوا / مصبر / (Aloes) گھیکوار / (Aloe Vera) :-

دیگر نام :-
عربی اور فارسی میں صبر، مرہٹی میں کالا بول، گجراتی میں ایلیو، بنگالی میں گھرت کماری مصبر، ہندی میں ایلوا، سنسکرت میں اے لیکھ، سندھی میں کوار بوٹی اور ایریل، یونانی میں آلویہ فیقرا اور انگریزی میں ایلوز کہتے ہیں۔

ماہیت :-
گھیکوار ایک عام پودا ہے جس میں ڈنٹھل اور تنا نہیں ہوتا۔ جڑ کے چاروں طرف اور لمبے کنارے کانٹے دار پتے پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں گودا بھرا ہوتا ہے۔ یہ پتے لگ بھگ ایک فٹ لمبے اور ڈھائی انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ اس کے گودے اور پانی میں سے مصبر کی طرح بو اور ذائقہ مصبر کی طرح کڑوا ہوتا ہے۔ اس پودے کے پھل نہیں لگتا لیکن ماہ فروری مارچ میں اس کے درمیان میں لمبی سیدھی شاخ نکلتی ہے۔ جس کے اوپر بالی نما گلابی پھول لگتے ہیں۔ اس کی جڑ پھیل کر نئے پودے پیدا کرتی ہے۔ اس میں ہر قسم کا کشتہ بن سکتا ہے۔

رنگ :-
تقریباً سیاہ اور ڈالیاں چکنی ہوتی ہیں۔

ذائقہ :-
سخت کڑوا اور جی متلانے والا ہوتا ہے۔

اہم بات :-
ایلوا گھیکوار کے پتوں کے گودے کا عصارہ ہے جو کہ کئی قسم کا ہوتا ہے۔ لیکن بہترین ایلوا صبر سقوطری ہوتا ہے۔ جہاں اس کی بابت ہی بیان ہوگا۔
ایلوا کے پودے کو ایلوا یا ایریا ایلوچائی منن کہا جاتا ہے۔ اس پودا کو عموماً گھروں میں خوبصورتی کیلئے لگایا جاتا ہے۔

مقام پیدائش :-
پاکستان اور ہندوستان۔

مزاج :-

گرم خشک درجہ دوم۔

افعال :-

ملین و مسہل ، مقوی معدہ ، مقوی جگر ، قاتل کرم شکم ،مدر حیض ، منقی قروح،

استعمال :-

ایلوا قبض دور کرنے کیلئے بکثرت استعمال ہوتا ہے۔دماغ پیٹ،اور مفاصل کے مادے کو خارج کرتا ہے۔
مفرد یامناسب ادویہ کے ہمراہ امراض سوداویہ میں مستعمل ہے۔
تقویت معدہ کے لئے خفیف مقدار میں استعمال کیاجاتا ہے۔
کرم شکم خصوصاًچونوں کے قتل واخراج کیلئے اس کے آب محلول سے حقنہ کرتے ہیں۔یا کسی روغن میں ملاکر مقعد میں لگاتے ہیں۔اور بعض کرم مار دواؤں میں بھی ان کو شامل کیاجاتا ہے۔جو کھانے کو دی جاتی ہے۔
مدر حیض ہونے کی وجہ سے بندش حیض ، قلت حیض ،سوءِ ہضم دائمیقبض میں مفید ہے۔حیض کی کمی میں فولاد کے مرکبات کے ہمراہ استعمال کرانے سے حمل ساقط ہوجاتا ہے۔اسقاط حمل کیلئے اس کو بطور فرجہ بھی استعمال کرتے ہیں۔
زخموں کو پاک و صاف کرنے کیلئے تنہایامناسب ادویہ کے ہمراہ ذرور کرتے یامرہم میں شامل کرکے لگاتے ہیں۔بصارت کو تقویت دیتا ہے۔
سدہ کھولتا ہے۔اشق رسوت اقاقیاافیون کوسرکہ میں حل کرکے استعمال کرنا.ورم طحال کونافع کرتاہے۔

نفع خاص :-
مسہل ہے۔

مضر :-
خراش امعاء پیدا کرتا ہے۔

مصلح :-
کتیرا اور گل سرخ۔

بدل :-
تربد، عصارہ ریوند۔

کیمیاوی اجزاء :-
تلخ جوہر ایلوان ، صبرین ، موڈین ، ریزن، اڑنے والا تیل، گیلک ایسڈ پایا جاتا ہے۔

مقدار خوراک :-
ایک سے چار رتی۔

مشہور مرکبات :-
حب شب یار، حب صبر، حب تنکار، حب مدر، حب ایارج۔

خاص بات :-
ایلوز کو ہومیوپیتھی میں اسہال بند کرنے کیلئے پوٹینسی میں استعمال کرتے ہیں۔اور بواسیر میں جب کہ ٹھنڈے پانی سے بواسیر کے درد کو افاقہ ہو تو ایلوز استعمال کرتے ہیں۔

(26)

عاقرقرحا / عقرقرحا / (Pyrethrum Radix) / (Pellitory Root) :-

دیگرنام :-
فارسی میں بیخ طرخون بنگلہ میں اکورا اکورا۔ ہندی میں آرکرہ اور انگریزی میں پیلی ٹوری روٹ لاطینی میں پائری تھرم ری ڈکس۔

ماہیت :-
اس کے چھوٹے پودے برسات کے شروع میں پیدا ہو جاتے ہیں۔اس کے پتے شاخیں اور پھول بابونہ کی طرح ہوتے ہیں۔
مگراسکے زنتھل کچھ پیلے ہوتے ہیں۔تنااورشاخیں روئیں دار ہوتی ہیں۔اس کی جڑ میں ایک طرح کی خوشبو ہوتی ہے۔جڑ دو انچ سے چار انچ لمبی اور آدھا پون انچ موٹی ہوتی ہے۔یہی جڑ بطور دوااستعمال ہوتی ہیں۔پھول سفید ی مائل زرد ہوتا ہے۔
اعلیٰ اکر کر بھاری توڑنے پر اندر سے سفید کھانے سے زبان اور منہ میں عجیب سی سنسناہٹ ہوتی ہے اور منہ میں رال زیادہ بنتی ہے۔اور بہنے لگتی ہے۔اور کچھ دیر کے بعد منی ٹھنڈا اور صاف ہو جاتا ہے۔

مقام پیدائش :-
شمالی افریقہ ،شام (مصر)الجیریا (افریقہ)یونان وغیرہ۔

مزاج :-
گرم خشک ۔۔۔درجہ سوم۔

افعال :-
مخدر خفیف مفتح سدد ، منقی دماغ ، منقی بلغم ،مقوی باہ کلاًوطلاًمدر لعاب دہن مدر حیض ۔

استعمال :-
منقی فضول دماغ اور منقی بلغم ہونے کی وجہ سے امراض باردہ بلغمیہ مثلاًلقوہ فالج استرخار عشہ کزاز اور صداع وغیرہ کے علاوہ مقوی باہ معاجین وحبوب میں شامل کیاجاتاہے لہٰذا مذکورہ امراض میں تنہا بھی شہد استعمال کراتے ہیں۔شہد کے ہمراہ استرخائے زبان لکنت وجتہ الصوت بلغمی میں پیس کرزبان وحلق پر ملتے ہیں اور کم مقدار میں کھلاتے ہیں۔سرد مزاج والوں کیلئے مقوی باہ ہے۔حیض کو جاری کرتا ہے۔

بیرونی استعمال :-

مقوی باہ طلاؤں میں مفرداً ومرکباً مستعمل ہے۔ باہ کو ہیجان میں لاتا اور عضو کو قوی و مستحکم بناتا ہے۔ مخدر ہونے کی وجہ سے امساک پیدا کرتا ہے۔ مدر لعاب دہن اور خفیف مخدر بھی ہے۔ لہٰذا اس کو دانت کے درد استرخائے لہات اور خناق میں بطور سنون وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں یا ماؤف دانت پر عاقر قرحا کا ٹکڑا رکھ کر اس کو دبا لیتے ہیں ۔ لعاب بہہ کر تھوڑی دیر میں درد ساکن ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں یا کسی دیگر عضو کو گرمی پہنچانے کیلئے اس کو خشک باریک پیس کر یا روغن میں جلا کر مالش کرتے ہیں ۔

نفع خاص :-

منقی دماغ ، منقی بلغم ۔

مضر :-

پھیپھڑے کیلئے ۔

مصلح :-

کتیرا ۔

بدل :-

دار فلفل۔

مقدار خوراک :-

ایک گرام۔

تاثری عمر :-

اس کی قوت سات سال تک قائم رہتی ہے۔

خاص بات :-

عاقر قرحا کا بیان پرانی آیورویدک کتب ششرت اور چرک وغیرہ میں نہیں ۔

مشہور مرکب :-

سنون خاص۔ سنون مجلی دندان ، برشعشا وغیرہ۔

(29)
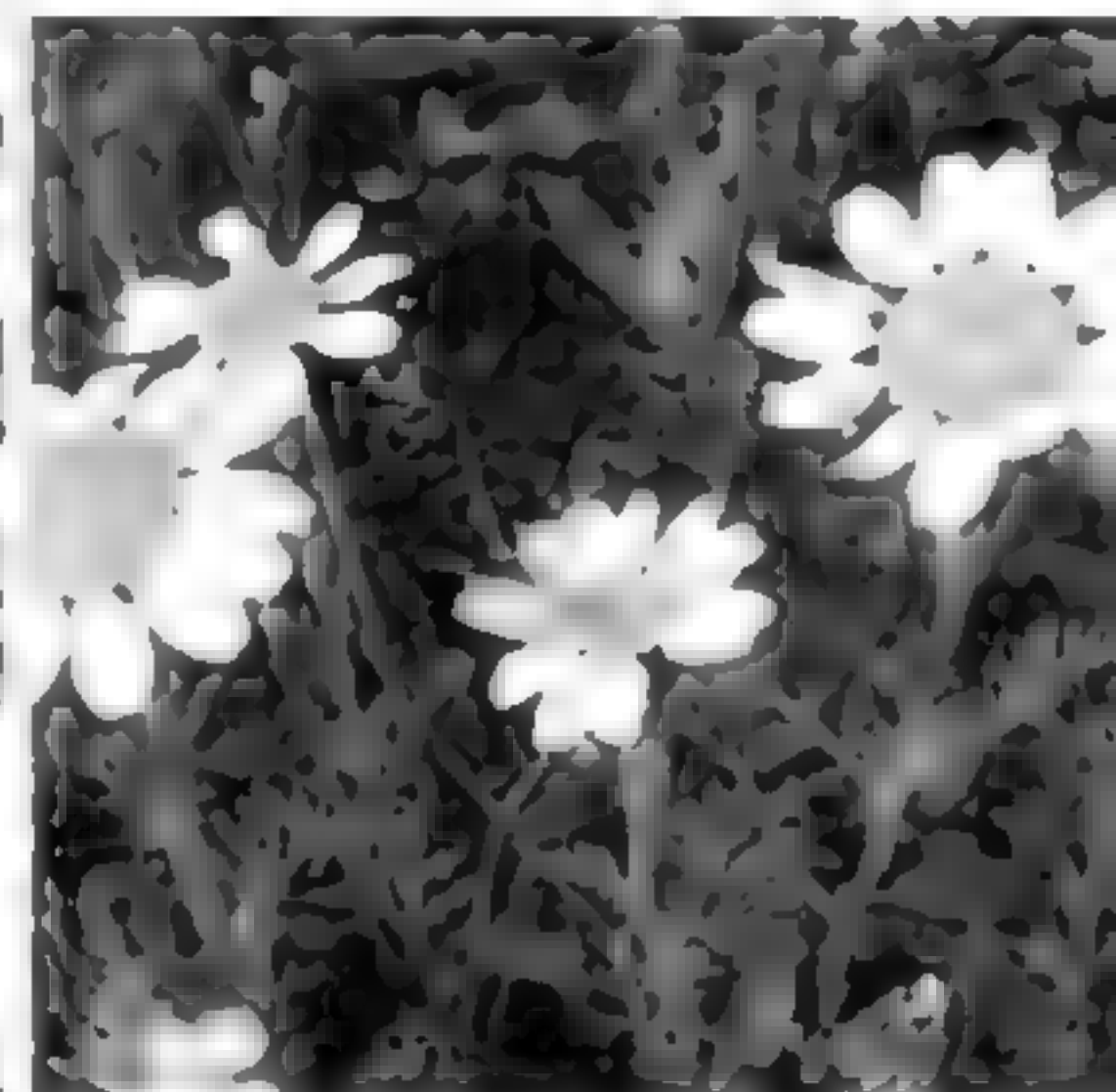
مصطگی رومی/ (Mastiche) :-

دیگرنام :-
عربی میں مصطگی یا مملک رومی فارسی میں کندررومی اور انگریزی میں میسٹک جبکہ لاطینی میں Pistacia Lentiscus کہتے ہیں۔

ماہیت :-
مصطگی جماہوا رال دار مادہ ہے جو ایک درخت پس ٹالیالین ٹس کس کا گوند ہے جو کے تنے اور موٹی شاخوں میں شگاف دینے سے حاصل ہوتی ہے۔ایک اچھے درخت سے دس بارہ پونڈ مصطگی حاصل ہوتی ہے۔ مصطگی کے چھوٹے گول بے قاعدہ دانے مختلف شکلوں کے ہوتے ہیں اس کی رنگت زرد مائل شفاف ذائقہ معمولی شیریں خوشبودار ہے ۔منہ میں چبانے سے ملائم مگر چپچپاسا ہوتاہے۔یہ پانی میں حل پذیر نہیں الکوحل ایتھر اور کلوروفارم میں حل ہوجاتی ہے۔

مقام پیدائش :-
اس کے درخت مغربی افریقہ اور یونان کے قدیم جزیروں میں پیداہوتے ہیں بحیرہ روم وغیرہ۔

نقلی مصطگی :-
درخت پس ٹاسیاٹیری بن تھس کی رال دار گوند ہے اس کی بو گندہ بہروزہ جیسی ہوتی ہے۔اسے خنجک یا کابلی مصطگی کہتے ہیں ۔اسی لئے بعض لوگ بہروزہ خشک کرکے بھی نقلی مصطگی تیار کرلیتے ہیں ۔یہ کھرل آسانی سے ہوجاتی ہے۔اور ہاتھ میں دبانے سے ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے۔اصلی مصطگی کو زور سے رگڑا جائے تو باریک ہونے کی بجائے چمٹ جاتی ہے۔اور گرم ہو کر سخت ہوتی ہے۔اس لئے ہلکے ہاتھ اور ٹھنڈے کھرل میں باریک ہوجاتی ہے۔

مزاج :-
گرم خشک ۔۔۔درجہ دوم۔

افعال :-
مقوی معدہ وجگر ،کاسر ریاح ، معین با قبض ،منفث بلغم ،ملطف محلل اورام ،جاذب رطوبات جالی حابس الدم مسہل اخلاط

استعمال :-
مقوی معدہ ہونے کی وجہ سے ضعف معدہ اور کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔ مصطگی بھوک بڑھاتی ہے معدہ جگر اور قوت ہاضمہ کو قوت دیتی ہے۔بغرض تمین گل قند کے ساتھ ملاکر کھاتے ہیں جاذب رطوبت ہونے کی وجہ سے نسیان میں استعمال کراتے ہیں کیونکہ یہ رطوبت دماغ کو جذب کرتی ہے۔ قابض و حابس ہونے کی وجہ سے کھانسی اور قصبہ الریہ کے تصیفہ کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔غاریقون کے ساتھ مسہل بلغم ایلوا کے ساتھ مسہل صفرا اور بلیلہ جات کے ساتھ مسہل سودا ہے سردی کی وجہ سے بار بار پیشاب آنے اور بول الفراش کو مفید ہے۔
"مسہل ادویہ کی اصلاح یا تیزی کو کم کرنے کے لئے اس میں مصطگی رومی شامل کرتے ہیں مسہل ادویہ کے تیزی کم ہونے کے ساتھ آمعاء میں خراش بھی پیدا نہیں ہوتی ۔"

استعمال بیرونی :-
محلل ہونے کی وجہ سے ورموں کو تحلیل کرنے کے لئے ضمادوں میں شامل کرتے ہیں جالی ہونے کی وجہ سے ابٹن میں شامل کرکے چہرہ پر ملتے ہیں یہ چہرہ رنگ کو نکھارتا ہے ۔اس کا منجن دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے ۔

نفع خاص :-
مقوی معدہ ،حابس۔

مضر :-
امراض مقعد۔
بول الدم پیدا کرتا ہے۔

مصلح :-
سرکہ وآب مورد ۔

بدل :-
پودینہ

مقدار خوراک :-
ایک سے دو گرام یا ماشے ۔
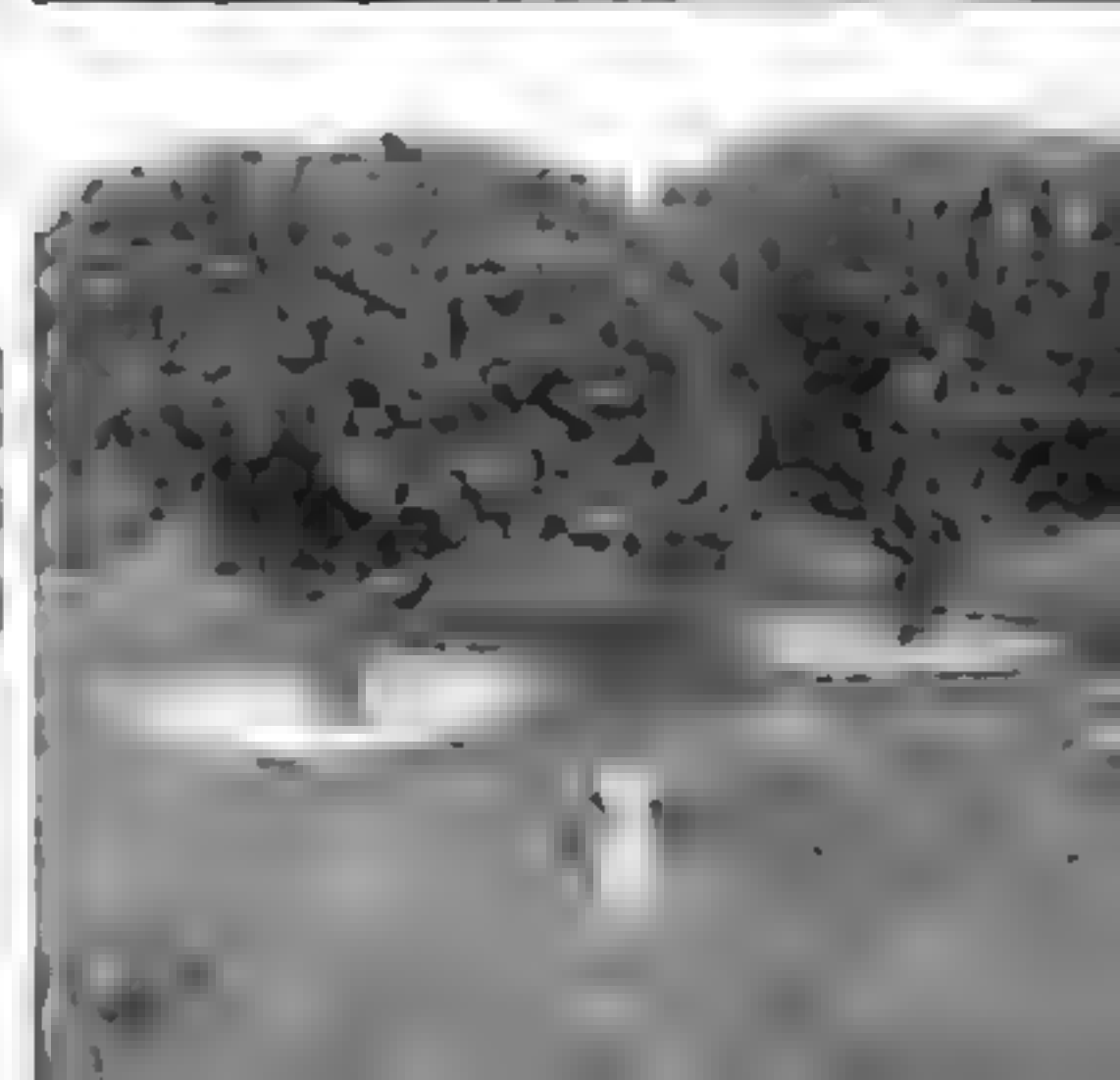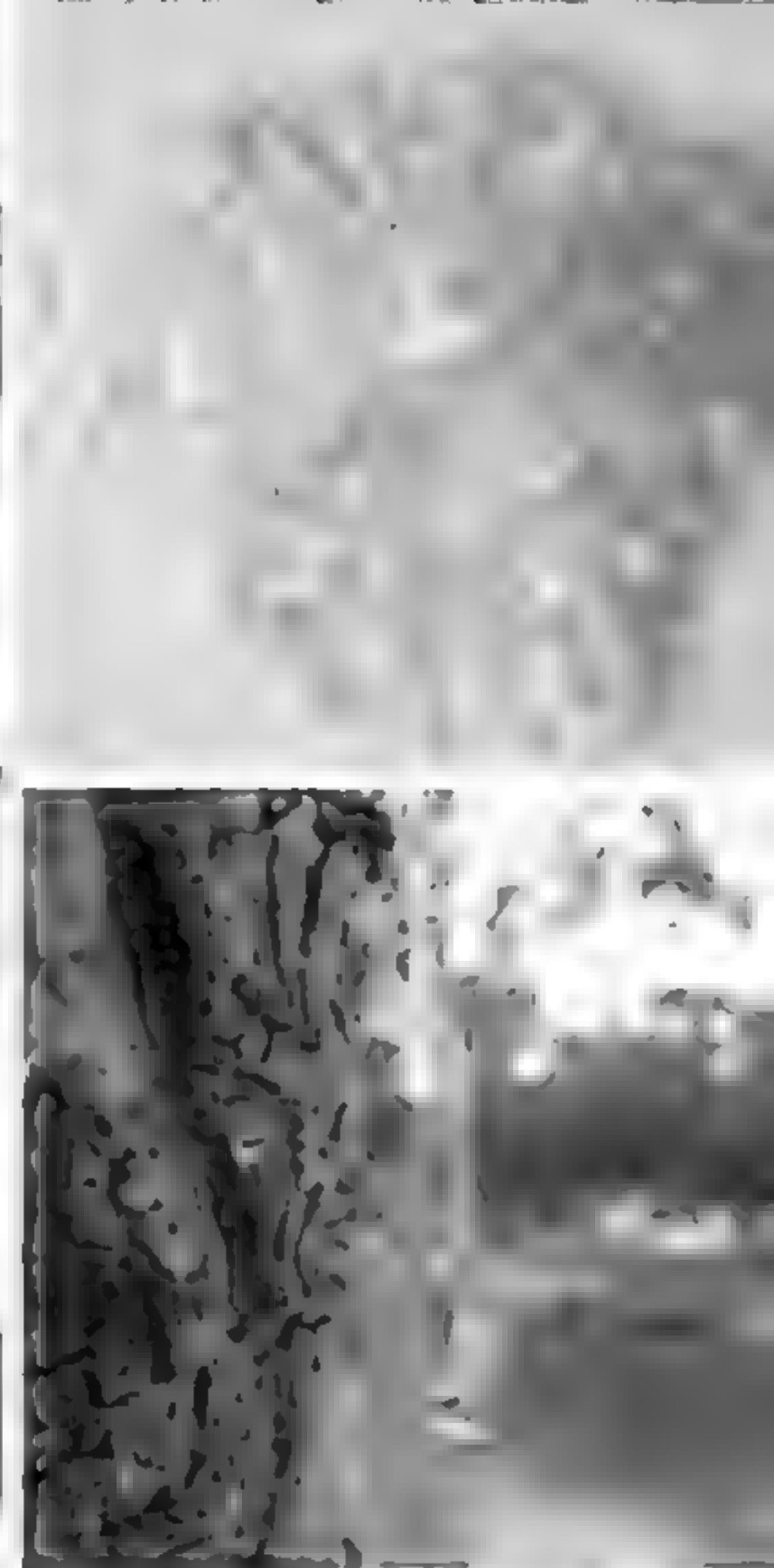
مکو، عنب الثعلب (Rubrum) (Solanum Nigrum) :-

دیگر نام :-
عربی میں عنب الثعلب فارسی میں روباہ تریک بنگالی میں کاک ماچی پشتو میں کرماچو تخنکے اور انگور تورہ، ملتانی میں کڑویلوں سندھی میں پٹ پروں پنجابی میں کانواں کو ٹھی یا گاچ ماچ سنسکرت میں کاک ماچی اور لاطینی میں سوے نم ناگرم کہتے ہیں۔

ماہیت :-
مکو کا پودا گہرا سبز اور بہت سی شاخوں والا ہوتا ہے۔ان میں کانٹے نہیں ہوتے اور یہ جھاڑی نما پودا ایک سے تین فٹ اونچا ہوتا ہے۔پتے لال مرچ کی ایک سے تین انچ تک بیضوی اور لمبے ہوتے ہیں اس کے پتوں کے کناروں پر دندانے یا خم ہوتے ہیں۔پھول چھوٹے چھوٹے اور سفیدی مائل سرخ پانچ پنکھڑیوں اور ٹوپی پانچ دندانے والی ٹکٹ کی طرح ہوتی ہے۔
پھل گچھوں میں لگتے ہیں۔جو سبز یا سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں مکو کا پھل پہلے سبز بعد میں قدرے زرد اور پک کر سرخ ہو جاتے ہیں۔ان کے اندر تخم خشخاش کے برابر چھوٹے چھوٹے ہر تخم ایک غلاف کے اندر بند ہوتے ہیں۔خام حالت میں ان کا مزہ تلخ اور پختہ ہونے پر کسی قدر شیریں ہو جاتا ہے۔خام پھل یا خشک شدہ اور سبز پتے دواءً مستعمل ہیں۔

خاص بات :-
سیاہ پھل والی مکو زہریلی ہوتی ہے۔دراصل یہ بیلاڈونا ہے۔اس لئے اس کے داخلی استعمال کی اطباء نے ممانعت کی ہے لیکن یہ یادرکھیں ہومیوپیتھی میں بیلاڈونا بکثرت مستعمل دواء ہے۔

مقام پیدائش :-
مکو کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔اور خودرو بھی عموماً موسم برسات میں پیدا ہوتی ہے یہ پاکستان ہندوستان ترکستان ایران یورپ اور شمالی امریکہ وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے۔

مزاج :-
سرد خشک ۔۔۔۔۔درجہ دوم۔

افعال :-
رادع ، قابض مجفف ملطف مسکن حرارت محلل اورام جگر و اورام حارہ میں ۔

استعمال بیرونی :-
رادع ہونے کی وجہ سے مفرداًیا مرکباًضماد کرتے ہیں ابتداء میں ضماد کرنے سے یہ رادع اور اس کے بعد محلل ہے ۔ تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ سوختگی آتش زخم آبلہ قروع ساعیہ اور سرطان کے زخم میں اس کا ضماد کیاجاتاہے۔اگر زبان اور منہ میں ورم ہوجائے تو اس کے جوشاندے سے تنہا یا مغز املتاس شامل کرکے غرغرہ کریں یہ غرغرہ خناق وغیرہ میں مفید ہے۔برگ مکو کا نیم گرم پانی کان ناک اور آنکھ کے ورم میں مفید ہے۔اور ان کے درد کو مسکن کرتاہے۔رحم کے ورم کو دور کرنے کے لئے اس کو تنہا یا آب مکو سبز مرہم داخلیوں میں ملاکر فرزجہ استعمال کرتے ہیں ۔

استعمال اندرونی :-

عنب الثعلب خشک کو اورام احشاء خصوصاً ورم جگر ورم معدہ اور استسقاء میں اس کے پتوں کا پانی نچوڑ کر پھر اس کو پھاڑ کر پلاتے ہیں استسقاء لحمی میں اس کے تازہ پتوں کی بھجیا پکا کر کھلاتے ہیں ۔جس سے اسہال ہو کر مواد خارج ہو جاتا ہے۔یہ حرارت اور پیاس کو تسکین دیتی ہے۔پیشاب لاتی ہے۔ورم جگر اور احشاء کے ورم کے لئے آب مکو سبز آب کاسنی سبز مروق ملا کر پلانا اطباء کا مشہور پسندیدہ نسخہ ہے ۔مکو کی جڑ کا جوشاندہ تھوڑا سا گڑ ملا کر پینا خواب آور ہے۔
چیچک کے دانے دفعتاً کم ہو نانے کی صورت میں علامات ردیہ مثلاً بے ہوشی وغیرہ پیدا ہو جائے تو مکو کا جوشاندہ پلانے سے دانے خوب کھل کر نکل آتے ہیں اور بے ہوشی ختم ہو جاتی ہے۔

نفع خاص :-
محلل اورام ۔استسقاء لحمی ۔

مضر :-
مثانہ کے امراض میں ۔

مصلح :-
شہد خالص ۔

بدل :-
کاکنج پایا جاتا ہے۔

مقدار خوراک :-
مکو خشک پانچ سے سات گرام یا ماشے ۔
آب مکو سبز مروق چار تولہ سے چھ تولہ (چالیس ملی لیٹر سے ساٹھ ملی لیٹر)

مشہور مرکب :-
عرق مکو۔

یہ جگر معدہ اور رحم کے ورم کو تحلیل کرتا ہے۔جگر اور رحم کے امراض میں بکثرت مستعمل ہے۔

مقدار خوراک :-

عرق مکو، ایک کپ عرق صبح نہار منہ ۔

اضافہ :-

مکو کو انگریزی میں S. Nigrum کہتے ہیں۔ یہ سبزی کم اور بوٹی زیادہ ہے۔ یہ خودرو ہوتی ہے۔ اسے بطور ترکاری بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مکو زیادہ تر ادویات میں استعمال کی جاتی ہے۔ اس کا ذائقہ کچے کا تلخ لیکن پختہ کا شیریں ہوتا ہے۔ اس کے اجزا میں وٹامن اے، ای، اور سی کے علاوہ نمکیات، کیلشیم، فاسفورس، فولاد شامل ہوتے ہیں۔ اس کا مزاج سرد خشک ہے، عام طور پر موسم برسات میں اگتاہے۔ اسکے فوائد حسب ذیل ہیں: جسم کی اندرونی بیرونی ہر قسم کی سوجن کا کامیاب علاج ہے۔ ورم جگر، ورم معدہ اور استسقا میں مکو کے پتوں کا پانی نچوڑ کر چھان کر پلاتے ہیں۔ پیشاب آور ہے۔ حرارت اور پیاس کو تسکین دیتی ہے۔ پیٹ کے کیڑے اور پانی پڑ جانے میں بہت مفید ہے۔ جگر اوراحشا کے ورم میں آب مکو سبز، آب کاسنی سبز ملا کر پلایا جاتا ہے۔ رحم کے ورم کو دور کرنے کے لیے اس کے جوشاندہ میں کپڑا بھگو کر پیٹ کے نچلے حصے پر ٹکور کرتے ہیں۔ مکو کی جڑ کا جوشاندہ ہمراہ گڑ پینا نیند لاتا ہے۔ اسے صرف بیماری کی حالت میں ہی استعمال کیا جائے اور پکاتے وقت گھی، گرم مصالحہ ادرک وغیرہ ڈال کر پکائیں اور مناسب حد تک کھائیں.

(37)
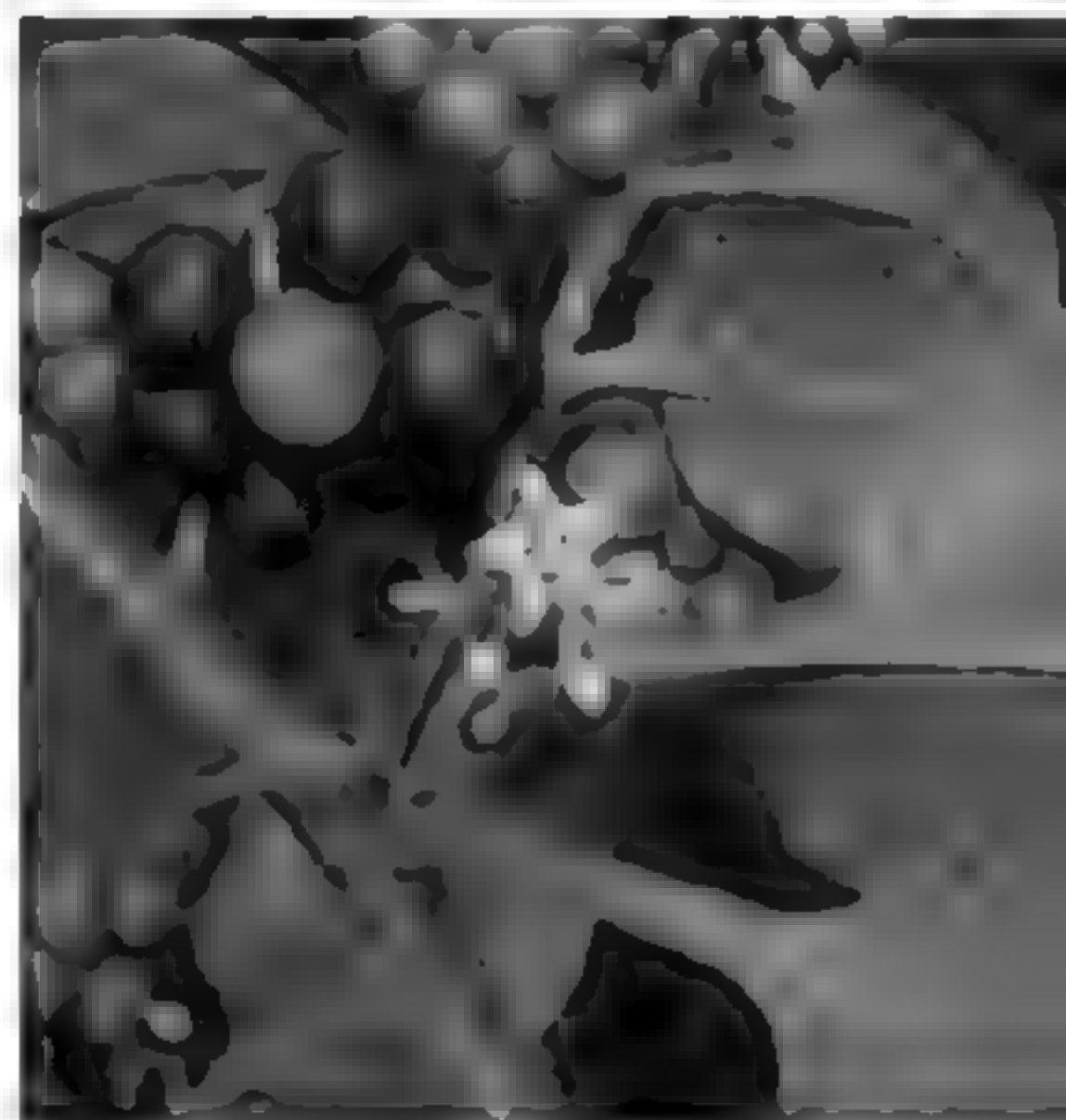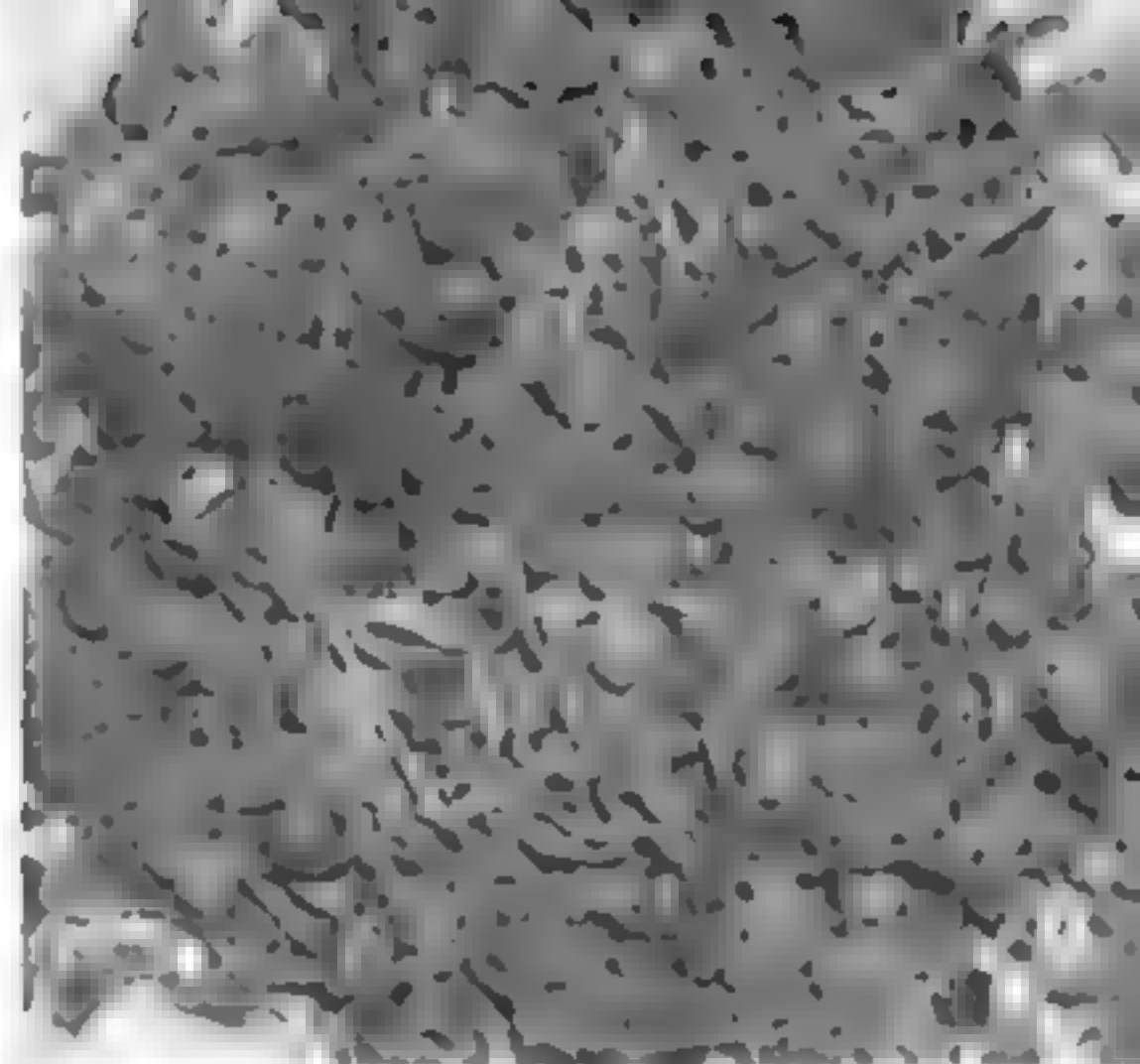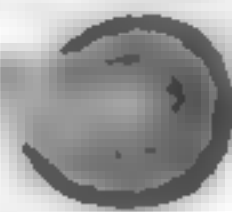
بادیان خطائی / (Star Amisi) :-

دیگر نام :-

ایک پھل ہے خاکستری رنگ کا پانچ چھ پروں والا ہوتا ہے۔جس میں خاکستری رنگ کے تخم بھرے ہوتے ہیں۔ان کا ذائقہ سونف کی طرح ہوتا ہے اور چائے کی ساتھ پکا کر پیتے ہیں۔ جس سے چائے مزے دار اور خوشبودار ہوتی ہے۔اس کی شکل اور پودا سونف سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔

مقام پیدائش :-

یہ نیپال ، چین اور برما کی طرف پیدا ہوتا ہے۔

مزاج :-

گرم خشک درجہ دوم بعض کے نزدیک معتدل گرم خشک ۔

افعال :-

مقوی معدہ ،ہاضم ،کاسر ریاح ،مدر ۔

استعمال :-
بادیان خطائی کو زیادہ ترچائے کی طرح جوش دے کر پیتے ہیں۔یہ چاہئے غذا کو ہضم کرتی ہے اور ریاح کو خارج کرتی ہے۔اس کے علاوہ تفخ شکم کو دور کرکے بھوک لگاتی ہے۔معدہ اور قوت ہاضمہ کو طاقت دیتی ہے۔پیٹ کے درد کو دور کرتی ہے۔

نوٹ :-
بادیان خطائی اگر زیادہ مقدار میں کھالی جائے تو وہ دھتورہ کی طرح زہریلا اثر کرتی ہے۔

نفع خاص :-
مقوی معدہ۔

مضر :-
مصداع (دردسر پیدا کرتی ہے)۔

مصلح :-
بھون لینے سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

بدل :-
جوتری ۔

مقدار خوراک :-
تین سے پانچ گرام تک۔(ماشے)
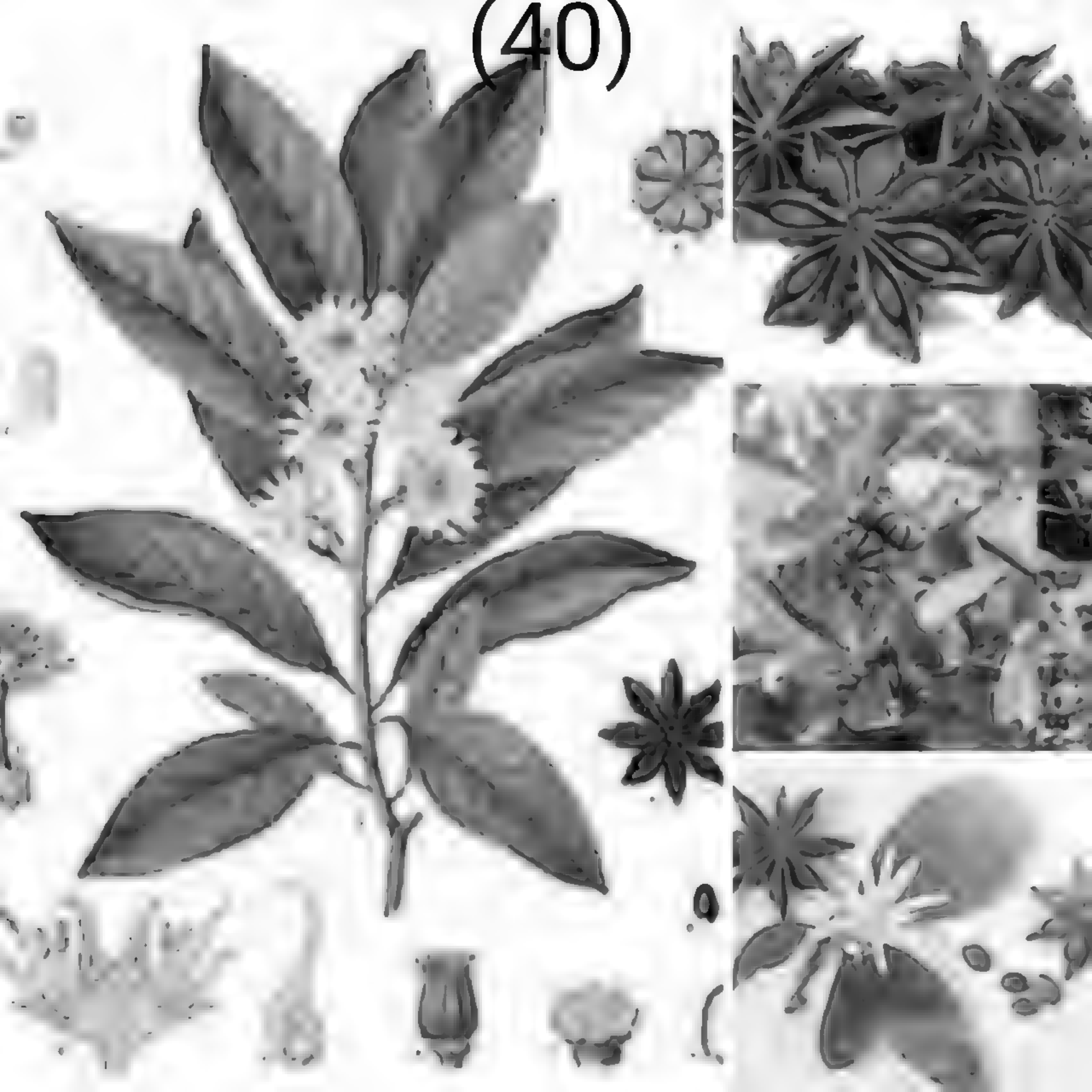
باپچی / (Psoralea Corylifolia) :-

دیگر نام :-
گجراتی میں بواچی، تامل میں کارپوریشی ، تیلگو کاروبوگی۔ بمبئی میں باوچی،۔بنگہ میں بلچی ، ہندی میں کرشن پھل اور انگریزی میں Babchi کہتے ہیں۔

ماہیت :-
اس کا پودا چھ انچ اونچا ہوتا ہے۔اس کا تنا اور شاخیں جھری دار معمولی سفید تلی تلی جن پر معمولی رواں ہوتا ہے۔پتے سبز گول کنگرے دار۔ ہتھیلی سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ہر پتے کی جڑ میں ایک خوشہ شہتوت کی طرح لگتا ہے۔پھول چھوٹے بیس سے تیس سفید یا زرد یا گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔پھلیاں کچی حالت میں سبز لیکن پکنے کے بعد سیاہ جن کے اندر سیاہ رنگ کے گول لمبے چپٹے گردہ کی شکل کے تخم اوران پر چپکنے والی ایک رطوبت ہوتی ہے۔ تخم باہر سے سیاہ اور اندر سے سفید ہوتے ہیں۔جوکہ بطوردواء مستعمل ہیں۔

مقام پیدائش :'
ہندوستان میں کنکریلی زمین ، کھیت کی باڑوں کھنڈرات میں صوبہ بہار، یوپی، دہلی، بمبئی سیلون میں پیدا ہونے کے علاوہ بنگال اور امریکہ میں بھی پیدا ہوتا ہے۔

ذائقہ :-
تلخ وتیز۔

مزاج :-
گرم خشک درجہ دوم۔

افعال :
مصفیٰ خون ملین قاتل کرم شکم، کاسر ریاح، مقوی باہ۔

استعمال :-
جلدی امراض اور خصوصاً برص بابچی کو اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ برص کلف اور دیگر جلدی امراض میں دہی ملا کر لگانا مفید ہے۔ اور بعض حکماسرکہ میں مفید کہتے ہیں۔ کیونکہ بربچی برص کی خصوصی دواء ہے دل اور معدہ کو تقویت دینے کے علاوہ بلغمی بخاروں کو دور کرنے کیلئے ہیں۔ اور پیٹ کے کیڑوں کو مار کر خارج کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔
بابچی کے بیجوں کو پکا کر دینا تقویت باہ وامساک میں مفید ہے۔ اور ضیق النفس کو آرام دیتا ہے۔
امراض جلد کے ہمراہ قبض بواسیر سقوط اشتہا جیسے عوارض لاحق ہوں تو ایسی صورت میں بابچی کو مدبر کرنے کا حکم ہے۔ امراض فساد خون میں بابچی تلوں یا کالی مرچکے ہمراہ سفوف کی شکل میں ورزش کرنے کے بعد صبح کے وقت نیم گرم پانی کیساتھ کھلائیں۔ (دو گرام) اور غذا میں صرف دودھ چاول دیں۔ بابچی کو مدبر کر کے سفوف دو گرام کھالیں۔ اوپر سے نیم کا رس شہد ملا کر پینے سے پیٹ کے کیڑے مکوڑے مر جاتے ہیں۔

نفع خاص :-
برص و بہق میں مفید۔

مضر :-
نفاخ۔

مصلح :-
دہی اور روغنیات۔

بدل :-
تخم پنواڑ

اضافہ :-
بیہ ایک بوٹی کے بیج ہیں، جو دانہ مسور جیسے کالے رنگ کے گول، چپٹے، لمبوترے سے ہوتے ہیں، اوپر کا چِھلکا اُتارنے پر اندر سے سفید مغز نِکل آتا ہے۔ اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور زبان میں کسی قدر لگتا ہے۔

فوائد و استعمال:
باوچی کے بیج ملیّن ہیں۔ پیٹ کے کیڑوں کو مارتے ہیں، لیکن اُن کو خاص طور پر مرض برص (پھلبھری) میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کو سفید داغوں پر لگایا جاتا ہے اور اندرونی طور پر کھلایا بھی جاتا ہے۔

برص کے لیے ان کے استعمال کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ بابچی کو ادرک کے پانی میں ایک ہفتہ بِھگو رکھیں۔ روزآنہ ادرک کے پانی کو تبدیل کرے رہیں، اس کے بعد ہاتھوں سے مل کر پانی سے دھو کر اوپر کا جِھلکا اُتار دیں۔ اس کو سایہ میں خشک کر کے سفوف بنائیں اور روزآنہ صبح کو ایک گرام پانی میں کِھلائیں۔ چالیس روز تک باقاعدگی سے استعمال جاری رکھیں اور ساتھ ہی بابچی اور گندھک آملہ سار ہموزن لیں اور اِملی کے بیجوں کو تین چار دن پانی میں بھگو رکھیں۔ پھر ان کو چھیلیں اور باریک کوٹ کر بابچی کے ساتھ پیس کر برص کے داغوں پر لگائیں۔ ایک ہفتہ روزآنہ لگاتے رہیں۔

اس کے لگانے سے داغوں میں کُھجلی ہونے لگے گی۔ اگر کُھجلی زیادہ ہو تو لگانا چھوڑ دیں۔ دو تین روز کے بعد پھر لگائیں، جب داغ سُرخ ہو جائیں اور اُن سے پانی نکلنے لگے تو استعمال بند کر دیں۔ لیکن اگر داغوں میں خارش نہ ہو اور نہ سُرخی آئے تو ایک گرام بابچی کو آدھا کپ پانی میں رات کو بِھگو رکھیں اور صبح کو اُس کا صاف پانی نتھار کر پییں اور روز تھوڑی تھوڑی بابچی بڑھاتے رہیں، یہاں تک کہ بارہ گرام تک پہنچ جائے، چالیس دن تک پییں۔ اس کے ساتھ اُوپر کا لیپ لگائیں۔

(45)
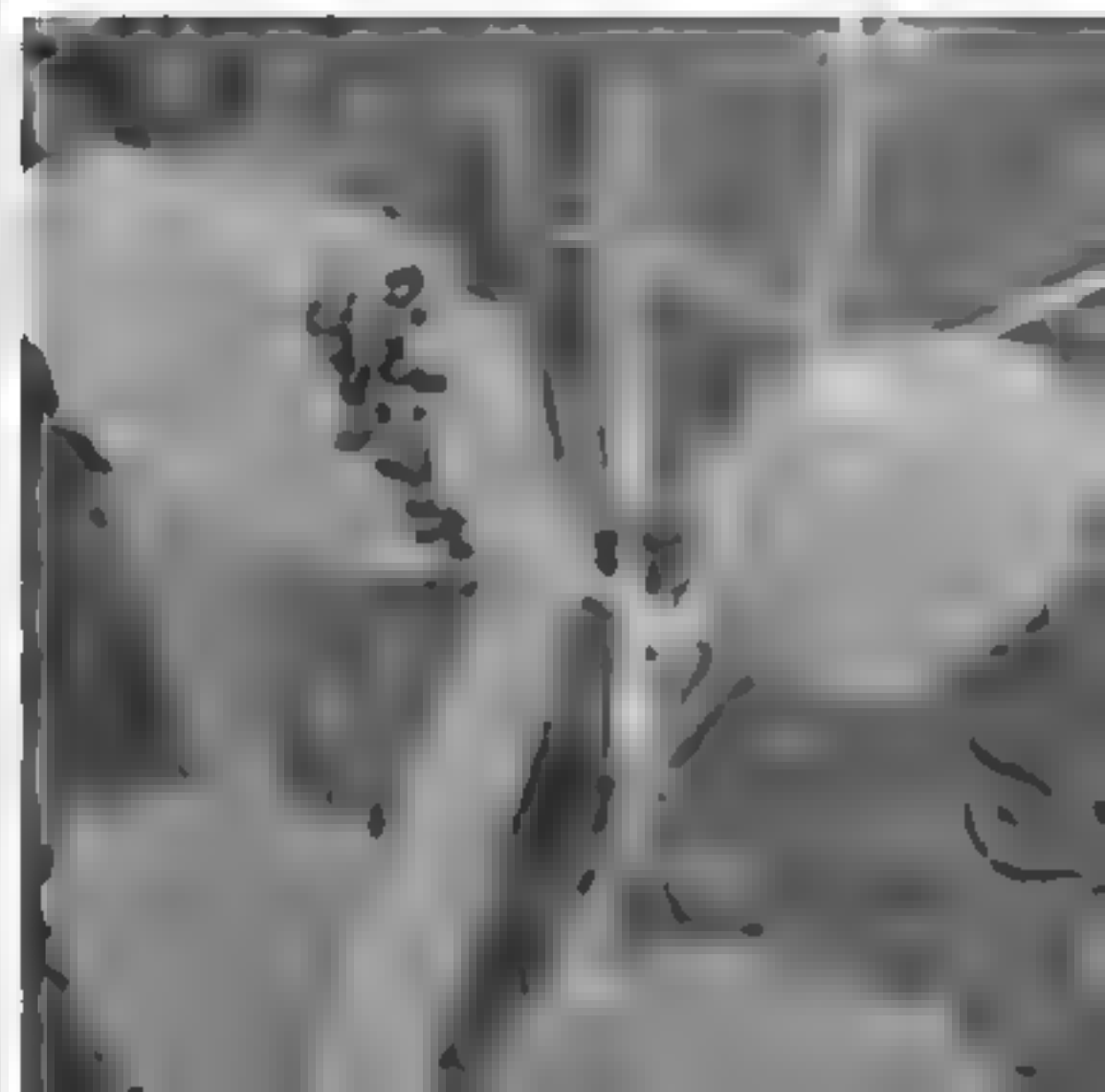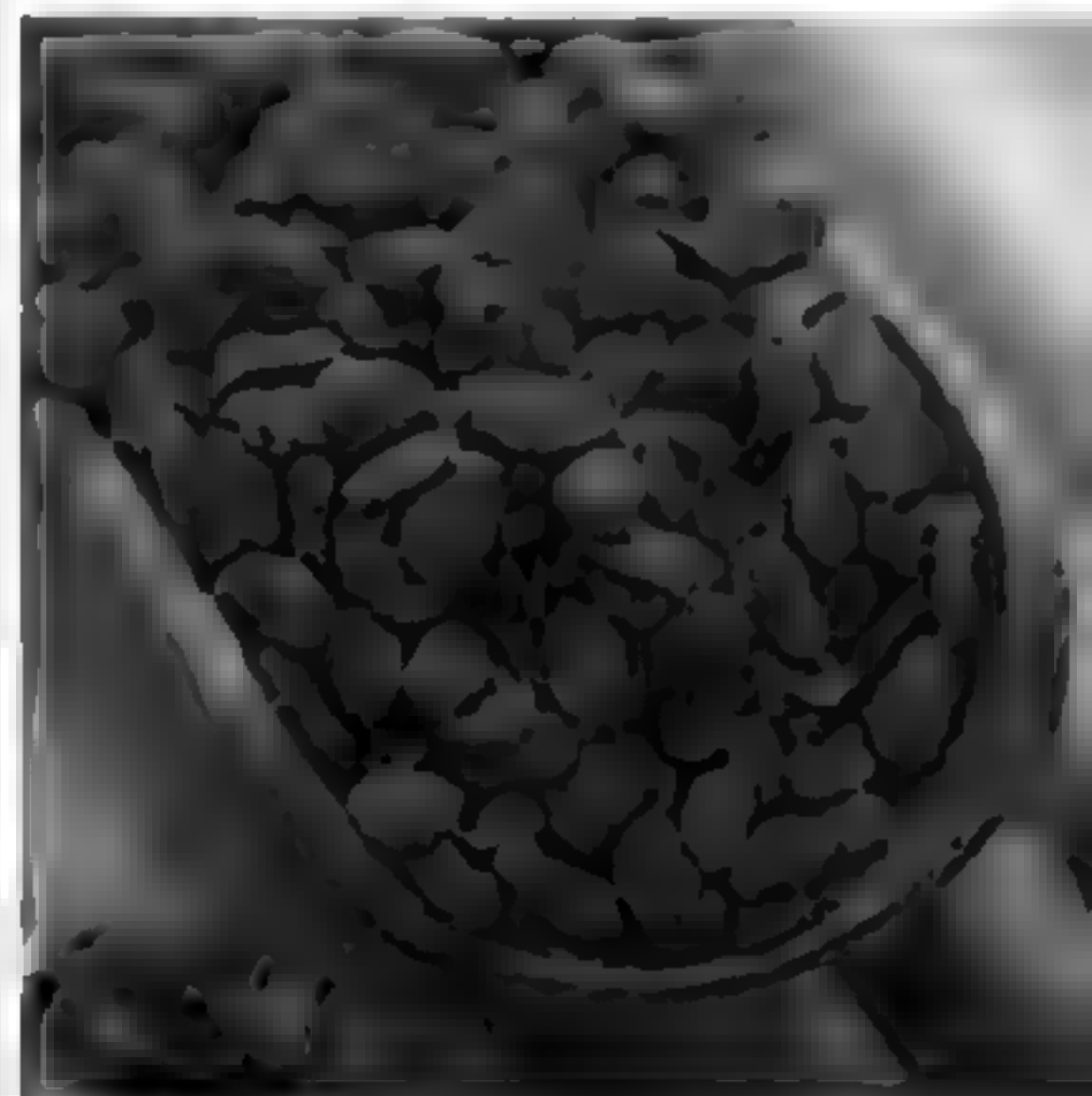
بالچھڑ / سنبل الطیب (Aherian) :-

دیگر نام :-
عربی میں سنبل الطیب، بنگالی میں جٹامانسی ، سندھی میں سرہی مر ، ہندی میں بالچھڑ

ماہیت :-
اس کا پودا پانچ انچ سے دو ڈھائی فٹ تک بلند ہوتا ہے۔جس پر کھردرے روئیں ہوتے ہیں جڑ کے پاس پانچ چھ شاخیں سادھولوگ کی جٹاؤں جیسی نکلتی ہیں۔
پتے تعداد میں چھوٹے چھ یا سات انچ لمبے ڈیڑھ انچ چوڑے لیکن سروں پر نوکدار اور چکنے ہوتے ہیں۔

پھول :-
گلابی یا نیلے رنگ کے لیکن گچھوں میں ہوتے ہیں۔

جڑ :-
انگلی کے برابر موتی سرخی مائل بھوری جس پر روئیں ہوتے ہیں۔لیکن خوشبو دار ہوتی ہیں۔
بالچھڑ کی دوسری قسم۔ جوکہ (Valeriana . Officianalis) کہلاتی ہے۔

مقام پیدائش :-
بالچھڑ عموماًسات ہزار فٹ سے سولہ ہزار فٹ تک اونچائی پر پیدا ہوتی ہے۔شمالی کشمیر کے علاوہ ہندوستان کے ضلع کمیاوں ،کانگڑہ،نیپال، بھوٹان، جہاں برف گرتی ہے۔پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ دوسری قسم آٹھ ہزار فٹ کی اونچائی تک پیدا ہوتی ہے۔یہ کلو کشمیر ،برما، سیلون اور یورپ میں پیدا ہوتی ہے۔اس کے خواصبھی پہلی قسم کی طرح ہی ہیں۔ ۔

مزاج:-
گرم اول خشک درجہ دوم۔

افعال:-
محلل، مسخن، مفتح، جالی، مطیب دہن و عرق، کاسر ریاح مقوی قلب ودماغ و باہ مدر حیض مقوی معدہ و جگر۔

استعمال:-
کاسر ریاح منفج، مقوی گرو معدہ ہونے کے علاوہ یہ اندرونی طور پر حرکت دودیہ کو تیز کر کے معدہ وآنتوں کے ہضم کے فضل کو تیز کرتا ہے۔اور نفع شکم دور کرتا ہے۔
بعض اطباء اس کو کیڑوں کو مارنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔اس کو منہ میں چباتے اور پان وغیرہ میں ڈال کر کھاتے ہیں۔
مسکن ومقوی دماغ ہونے کی وجہ سے ہسٹریااور صرع کے علاوہ عورتوں کے ایام حیض، اختلاج القلب، دردسر، دوران، سر کو دور کرتاہے۔درد سر عصبی شقیقہ میں مفید ہے۔
مدر حیض ہونے کی وجہ سے اکثر معجونوں میں استعمال کرتے ہیں۔اورام رحم ومثانہ میں کھلایاجاتاہے۔
یرقان اورام جگرورحم کیلئے بھی نافع ہے۔استسقاء لحمی اور دماغی کو تقویتدینے کیلئے بھی مستعمل ہے۔

بیرونی استعمال:-
مطیب عرق وجالی ومحسن لون ہونے کی وجہ سے ضماد چہرے اور بدن کے داغ دھبے دور کرکے چہرے کو بارونق بناتاہے۔نیزابٹنوں میں شامل کرکے پسنہ وبغلکی بدبو کو دور کیا جاتاہے۔اور یہ یرقان اورام جگر ورحم کیلئے بھی نافع ہے۔

نفع خاص :-
مقوی جگر ودماغ۔

مضر :-
گردے کیلئے ۔

مصلح :-
روغن گل۔

بدل :-
اذخر مکی۔

مزید تحقیقات :-
اس میں ایک ہلکا روغن اڑنے والا ہوتا ہے۔اس میں روغن ویلری ،اے ٹک ایسڈ ،پانی نین ٹک ٹرپین اور بورنیوال کے ساتھ ملی ہوئی حالت میں پایاجاتا ہے
جبکہ ایک فیصدی رال جیسا کالا مواد چھ سات فیصدی کافور گوند ،خوشبو والا مواد اور دیگر اشیاء ۔

مقدار خوراک :-
تین سے پانچ گرام۔

مشہور مرکبات :-
حب ارياح انوشدارو، برشعشا،جوارش، جالینوس، معجون، بیدالورد ،دوالمسک، معتدل ، خمیرہ ابریشم، مفرح یا قوتی تریاق بطن ۔
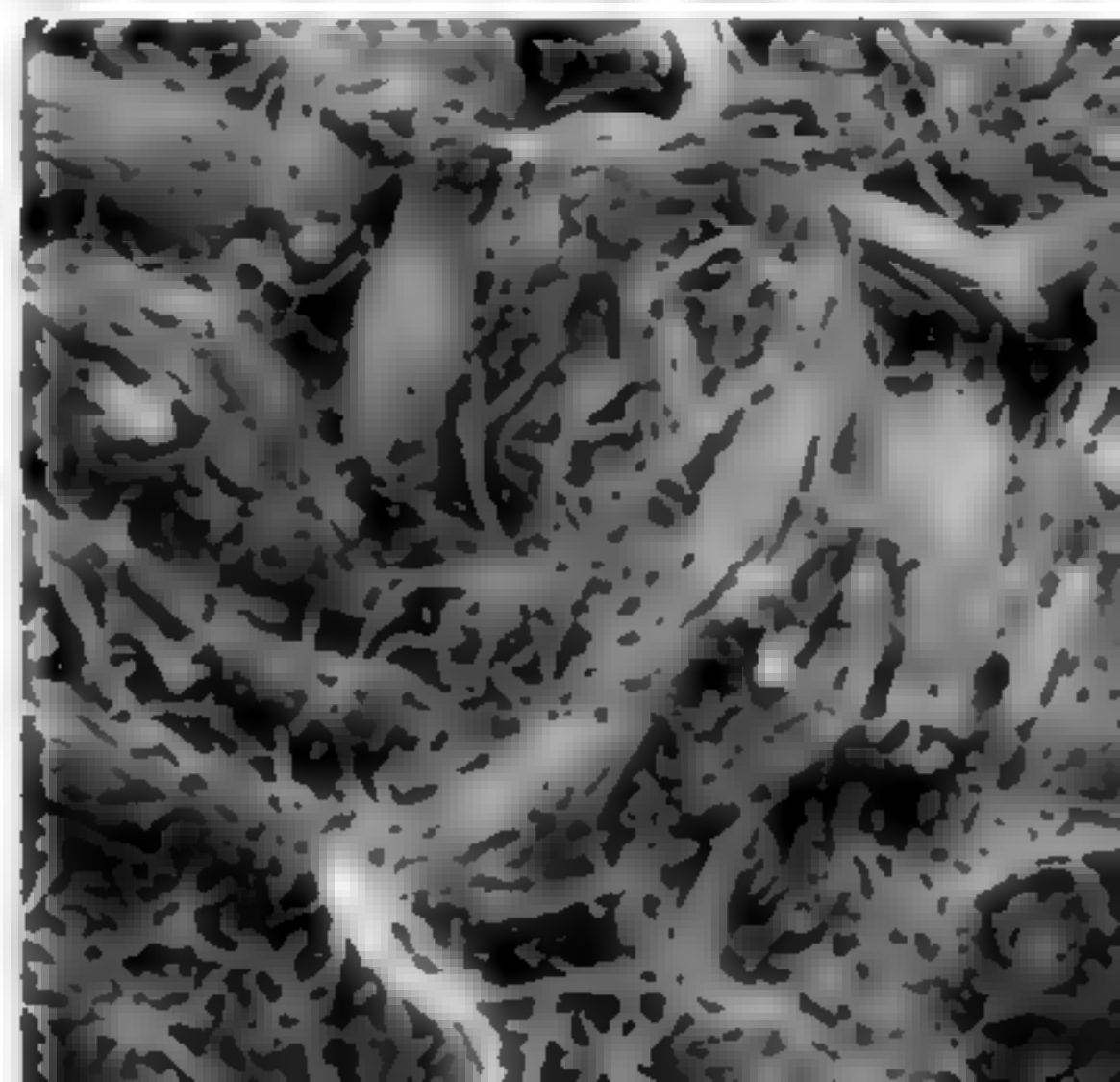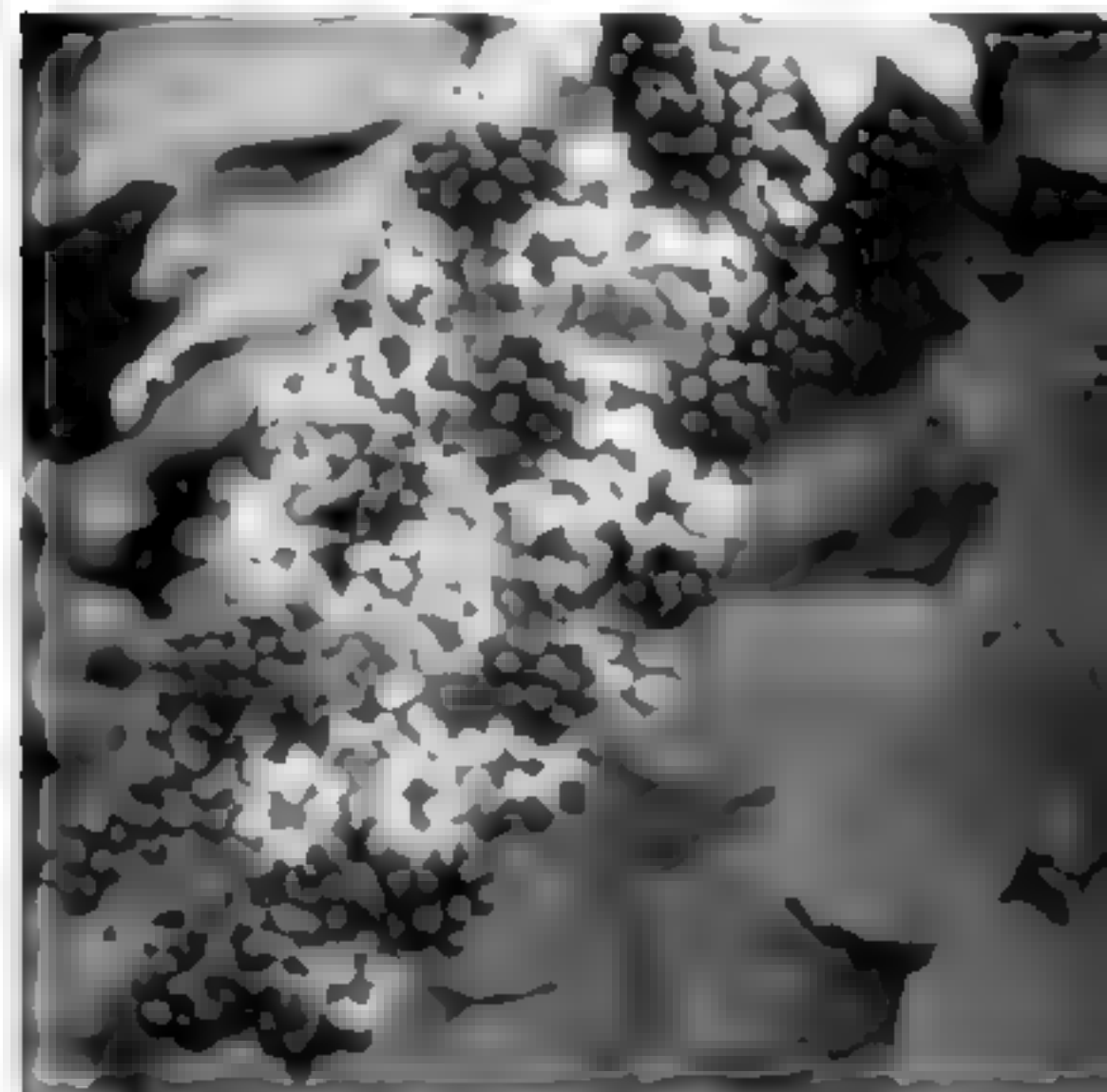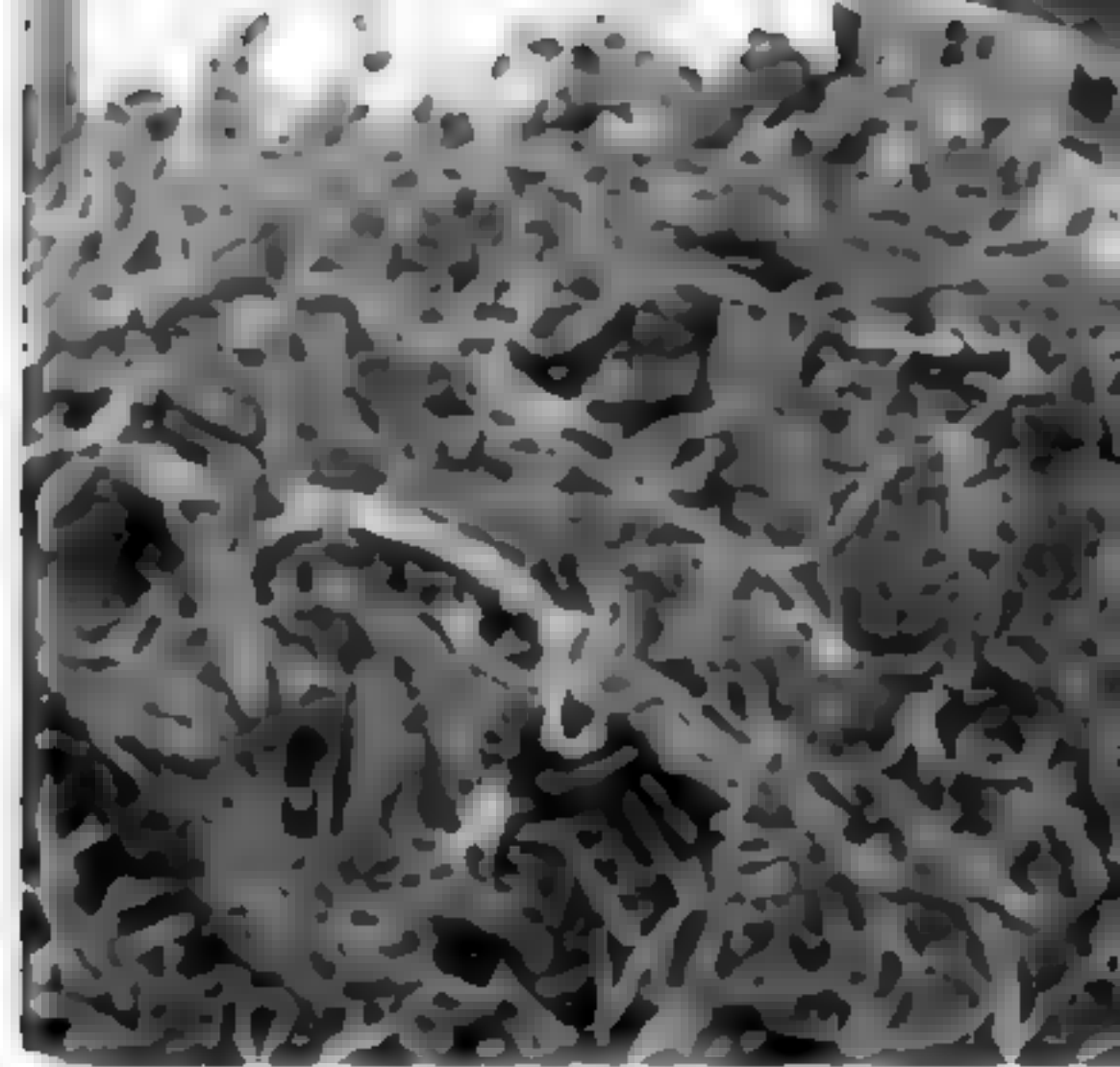
چیکو (Manikara Zapota) :-

چیکو کا نباتاتی نام manilkara zapota ھے ۔ اسے انگریزی میں sapodilla کہتے ہیں ۔ اس کا چھلکا آلو کی طرح ھوتا ھے ۔
اس میں دو سے لے کر 4 تک کالے بیج ھوتے ہیں ۔ یہ گول یا بیضوی، یعنی ایک طرف سے نوکدار شکل میں ھوتے ہیں ۔ چیکو کا درخت سال میں دو مرتبہ پھل دیتا ھے۔ اس کا ذائقہ میٹھا اور لذیذ ھوتا ھے ۔ جب کہ شکل اس کی تصویر میں ملاحظہ فرمائیں ۔چیکو کا ایک درخت سال میں دو ہزار پھل دیتا ھے ۔
قانون مفرد اعضاء کے مطابق اس کا مزاج غدی اعصابی اور بعض اطباء نے اعصابی غدی کہا ہے ۔ اگر یہ کچا ھوتا ھے ۔ تو اس کا ذائقہ کسیلا ھوتا ھے ۔
جو کہ عضلاتی اعصابی ہوتا ہے ۔ جب کہ مکمل پکے ھوئے چیکو میٹھے ھوتے ہیں ۔ چیکو غذائی ریشے سے بھرپور ھوتے ہیں ۔ ایک سو گرام چیکو میں 5.6 گرام ریشے ھوتے ہیں ۔ چیکو میں وٹامنز مثلاً فولیٹ (folate) اور نیاسین معدنیات مثلاً پوٹاشیم (potassium)، جست، فولاد اور صحت بخش غیر تکسیدی اجزاء شامل ھوتے ہیں ۔ چیکو میں وٹامن سی (vitamin C) کی بڑی مقدار ھوتی ھے ۔ جب کہ وٹامن اے (vitamin A) بھی اس میں بڑی مقدار میں پایا جاتا ھے ۔

چیکو نامیاتی اجزاء کے ساتھ مکمل غذا ھے ۔
جو صحت کو بہتر بنانے کے لیے انتہائی بہترین ھے ۔
اس میں کولیسٹرول اور سوڈیم (Cholesterol And Sodium) بہت کم ھوتے ہیں ۔
اس کے استعمال سے وزن میں کمی ھوتی ھے ۔
چیکو دسمبر سے لے کر مارچ تک آسانی سے دستیاب ھوتے ہیں - جب کہ اس کے عروج کا موسم فروری سے اپریل اکتوبر اور دسمبر کا ھوتا ھے ۔

چیکو کے چند قیمتی فوائد :-
ماہرین کی جانب سے چیکو نظر میں بہتری کے لیے انتہائی مفید قرار دیا گیا ھے - کیونکہ اس میں وٹامن اے موجود ھے - چیکو جسم کو بھرپور توانائی فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ھے - کیونکہ اس میں گلوکوز کی بھاری مقدار موجود ھوتی ھے - ایتھلیٹ کو چیکو کا استعمال ضرور کرنا چاہیے ۔
عمل انہضام کے نظام میں بہتری لاتا ھے ۔
ساتھ ہی ہر قسم کے درد سوزش کو کم کرنے میں بھی مدد گار ثابت ھوتا ھے ۔

چیکو میں پایا جانے والے غذائی اجزا اور غذائی ریشہ بہت سے اقسام کے کینسر سے محفوظ رکھتا ھے ۔

ہڈیوں کو مضبوطی فراہم کرتا ھے ۔
کیونکہ اس میں کیلشیم - آئرن اور فاسفورس کی اضافی مقدار پائی جاتی ھے ۔

چیکو قبض کے مرض سے بھی نجات دلاتا ھے۔
اور ساتھ دیگر انفیکشن سے بھی محفوظ رکھتا ھے ن۔

چیکو خون کو روکنے کی خصوصیات بھی رکھتا ھے۔
اور اس کا استعمال بواسیر اور زخموں سے رسنے والے خون میں کمی لانے کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہیں۔

چیکو سے نکلنے والے بیج کا اگر پیسٹ بنا کر کیڑے کے کاٹے کی جگہ پر لگایا جائے تو آرام ملتا ھے۔

چیکو انسانی جسم میں داخل ھونے والے متعدد جراثیموں سے بھی محفوظ رکھتا ھے۔ اور اس میں پایا جانے والا وٹامن سی پوٹاشیم۔ فولیٹ اور فاسفورس کے آزاد زرات کو خارج کرنے کی صلاحیت رکھتا ھے۔

یہ پھل اسہال کے مرض کے لیے بھی انتہائی مفید ھے ۔اور اس سے پیچش کے خاتمے کے لیے بھی کافی مدد ملتی ھے۔

اس پھل کے کھانے سے اعصاب پرسکون ھو جاتے ہیں۔ اور دباؤ کا خاتمہ ھو جاتا ھے۔ جس کے باعث ذہنی سکون حاصل ھوتا ھے۔

چیکو گردے اور مثانے کی پتھری کی خارج کرنے میں بھی مدد فراہم کرتا ھے - اور گردوں کے دیگر بیماریوں سے بھی تحفظ فراہم کرتا ھے -

یہ پھل وزن میں کمی لاتا ھے - جس کے باعث انسان موٹاپے کا شکار ھونے سے بچ جاتا ھے -

چیکو میں پایا جانے والا میگنیشیم خون اور خون کی نسوں کے لیے انتہائی مفید ھے - جبکہ اس میں موجود پوٹاشیم بلڈ پریشر کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ھوتا ھے -
زمین پر لگے یہ قدرت کے انمول تحفے انسان کی پیدائش سے قبل ہی رب العالمین نے زمین پر اگا دیۓ تھے -
ہم ان سے مستفید ہونے کے بجائے اپنی ہی مثنوعی اشیاء اور زبان کے چٹخاروں گم پیزا. بر گر. پکوڑے کھا کھا کر خود پکوڑا بن گئے ہیں - کاش ہم سمجھ سکیں.

احتیاطی تدابیر :-
چیکو سے بہترین فوائد تب ہی حاصل ھو سکتے ہیں -
جب اسے پکا ھوا کھایا جائے - کچا پھل کھانا انتہائی نقصان دہ ثابت ھو سکتا ھے - کچا چیکو کھانے سے منہ کا السر، گلے میں کھجلی کا احساس اور سانس لینے میں دشواری کا سامنا ھو سکتا ھے -
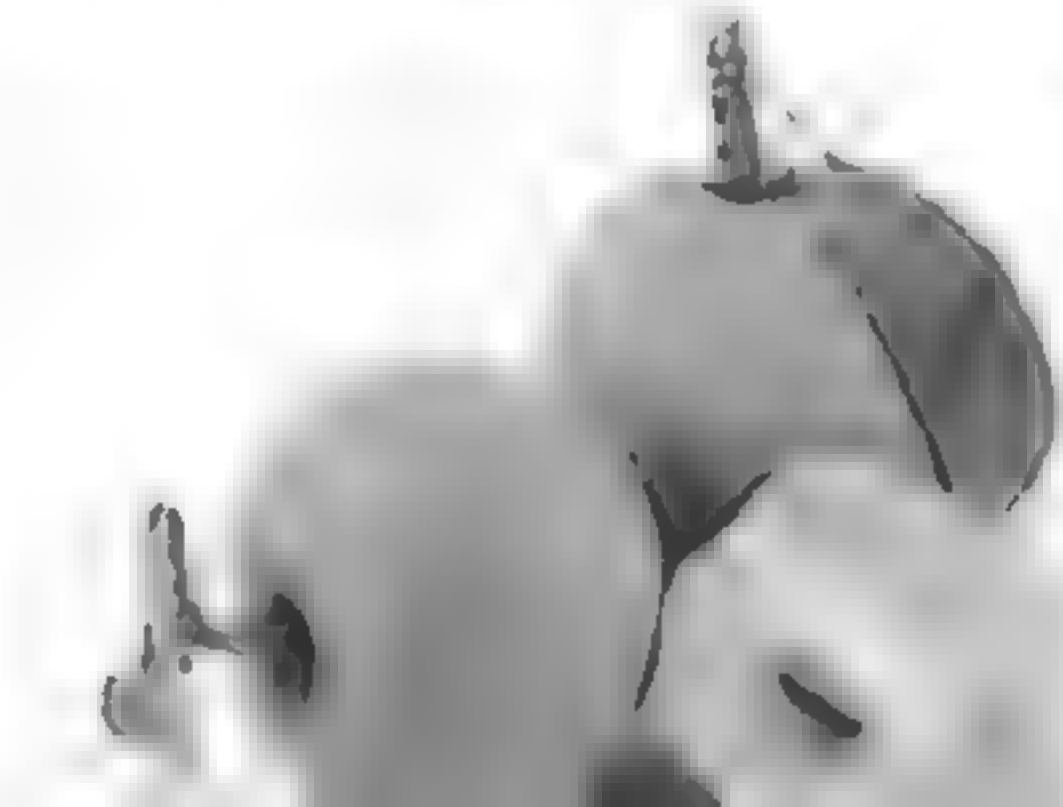
پرسیاؤشان "ہنس راج" (Maiden Hair Feru) :-

دیگر نام :-
شعرالارض یا شعرالجبال ہندی میں ہنس راج، پنجابی میں کھوہ بوٹی بنگالی میں گوپائے لتا کہتے ہیں۔

ماہیت :-
یہ بوٹی عموماً نمناک زمین مثلاً تالاب کنوئیں کے کنارے پر سایہ دار درختوں کے نیچے پیدا ہوتی ہے اور پہاڑی علاقہ کی نمناک جگہوں پر کثرت سے ہوتی ہے۔ پتے گہرے سبز رنگ کے ہنس کے پنجوں کی طرح کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ پتوں کی پچھلی طرف غور سے دیکھیں تو سیاہ رنگ کے دھبے یا ذرے لگے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ دراصل یہ کالے رنگ کے ذرے ہنس راج کے بیج ہوتے ہیں۔ جو زمین پر گر جاتے ہیں۔ اور ان سے نئے پودے پیدا ہوتے ہیں۔ ان پتوں کے درمیان ایک ڈنڈی سیاہ سرخی مائل اور باریک ہوتی ہے۔

اقسام :-
یہ کئی قسم کی ہوتی ہے جس میں ایک کا نام Adiantum Capallus اور دوسری کا نام Adiantum Venustum ہوتا ہے۔ جس کے پتوں اور پودوں میں تھوڑا فرق ہوتا ہے۔

مقام پیدائش :-
یہ عموماً پاکستان ہندوستان ایران اور
افغانستان ہے کے بیشتر علاقوں میں پیدا ہوتی ہے۔

مزاج:-
معتدل۔
بعض کے بقول گرمی خشکی کی طرف مائل۔

افعال :-
محلل ملطف مفتح منفج بلغم جالی
مدربول مدرحیض و نفاس۔

استعمال :-
مدربول و حیض ہونے کی وجہ سے اورار بول و حیض کے علاوہ نفاس اور اخراج مشیمہ کیلئے دیگر ادویہ کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔محلل ، مفتح اور منفج بلغم ہونے سبب سے ذات الصدر ،ذات لریہ نزلہ کھانسی اور ضیق النفس میں استعمال کیاجاتاہے۔اور حمیات بلغمی میں بطور منفج دیگر ادویہ منفنج کے ہمراہ استعمال کراتے ہیں۔جالی اور مجفف ہونے کی وجہ سے قروح رطبہ داءِ الثعلب داءطیہ میں نافع ہے۔اسی وجہ سے اس کو باریک پیس کر قلاع ثبوردہن اطفال میں چھڑکن مفید ہے۔محلل ہونے کی وجہ سے بطور ضماد صلابات خنازہر اور دیگر اورام کو تحلیل کرتا ہے خاکستر پر سیاؤشان سے سردھونے سے سبوسہ سر زائل ہوتا ہے۔
تریاق ہونے کی وجہ سے سانپ اور پاگل کتے کے کاٹنے کے زہر میں اس کا جوشاندہ
مفید ہے۔
پرساؤشان خلطون کو لطیف کرتا ہے۔سدہ کھولتا ہے۔بادہ پختہ کرکے معتدل القوام بناتا ہے۔خشکی کو لاتا ہے دردسینہ کھانسی اور دمہ کو مفید ہے۔

خصوصی ہدایات :-اس کو سفوفاً تنہا استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔عام طور پر اسکا جوشاندہ مستعمل ہے۔

مدت اثر :-
اسکی قوت ایک سال تک رہتی ہے۔

نفع خاص :-
سوداصفراء بلغم کا مسہل اور دافع نزلہ ہے۔

مضر :-
امراض طحال۔

مصلح :- مصطگی اور گل بنفشہ ۔

بدل :-بنفشہ اور اصل السوس۔

مقدار خوراک :-پانچ سے سات گرام تک۔

مشہور مرکب :- مطبوخ بخار لعوق سپستان شربت مدر حیض.
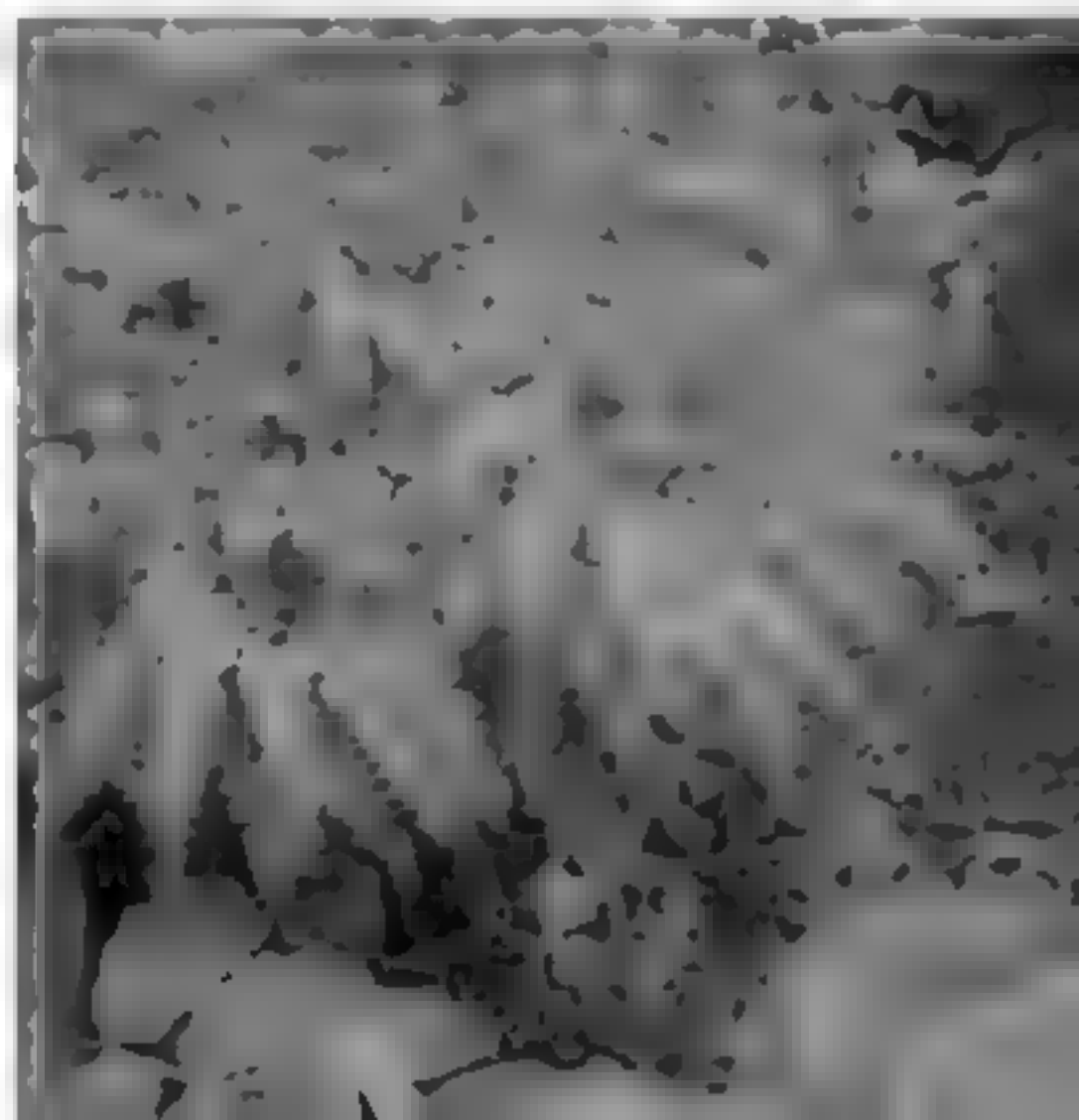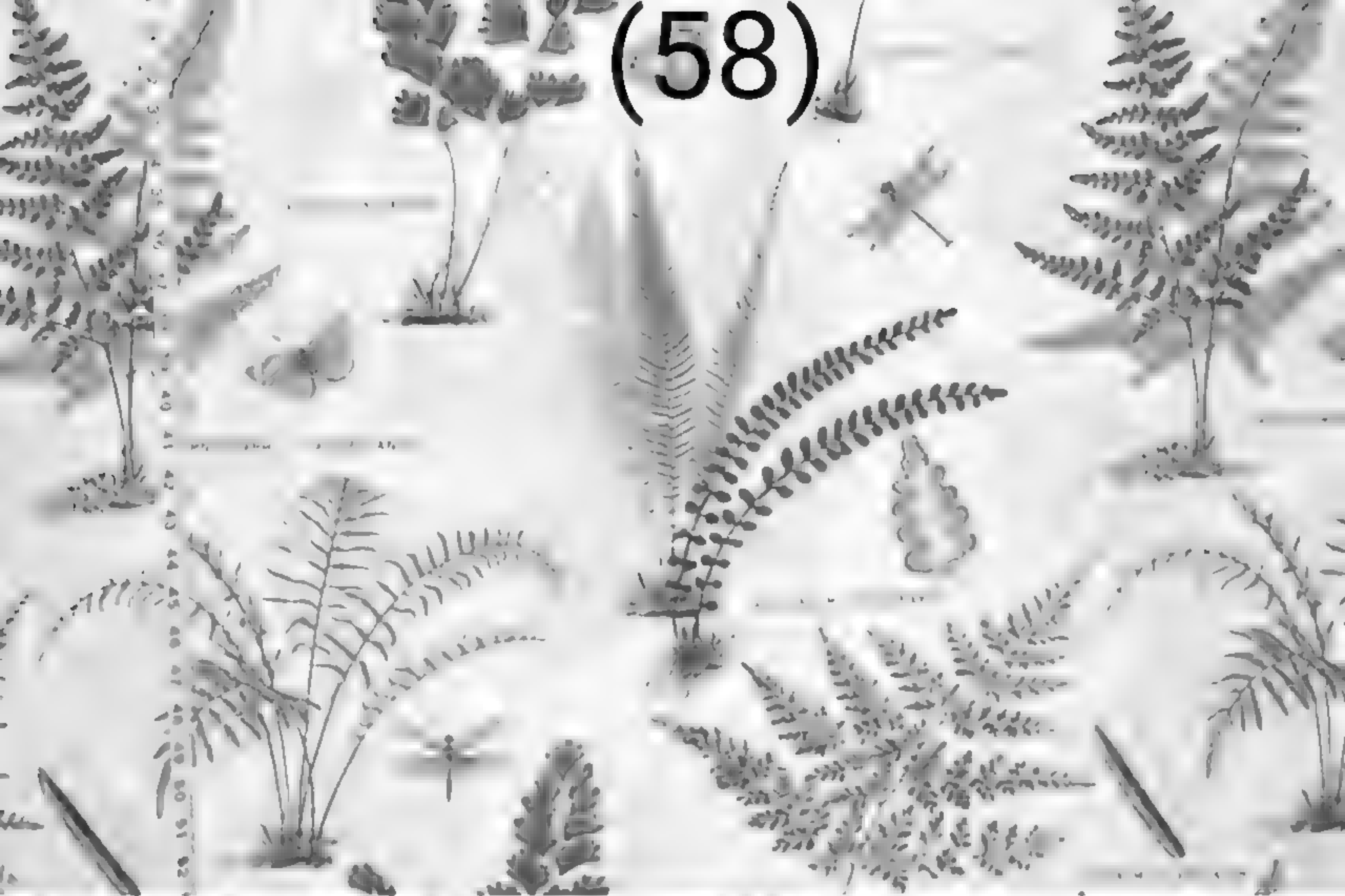
عنبر / عنبر اشہب /ایمبر گرس (Ambergris) :-

ماہیت :-
اس کی اہمیت میں اختلاف ہے یہ مشہور قسم کی خوشبودار دوا ہے۔خیال کیا جاتاہے کہ بعض جزیروں میں خاص قسم کی مکھی کے شہد کی طرح کا چھتہ ہے جو بارش اور طوفان وغیرہ سے ٹوٹ کر سمندر میں آجاتاہے۔اس کا شہد پانی میں حل ہو جاتاہے۔اور موسم سمندر کے کناروں تک آلگتا ہے۔
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ایک سمندری جانور اسفرم ویل کے شکم سے نکلتاہے۔یہ مومی مادہ ہے ۔جو سرد پانی میں حل نہیں ہوتا اور سمندر میں سطح آب پر تیرتا ہوا ساحل پر آجاتاہے۔یہ تین قسم کا ہوتاہے۔لیکن رنگت کے لحاظ سے بہترین عنبراشہب ہوتاہے۔جوکہ سفید زردی مائل اور بہت خوشبودار ہوتاہے اور اشہب اس سیاہ رنگ کو کہتے ہیں جس کی سفیدی غالب ہو۔
مزاج :-
گرم دو۔۔۔خشک درجہ اول۔
افعال :-
مفرح و مقوی قلب و دماغ محرکب باہ ،محرک حرارت غریزی میں مقوی اعصاب ہے۔
استعمال :-
عنبر کو زیادہ تر اعصاب دماغ اور قلب کے امراض باردہ میں استعمال کیاجاتاہے۔چنانچہ فالج لقوہ رعشہ کزاز خدر ضعف دماغ واعصاب ضعف قلب خفقان وغیرہ میں مفرحات میں شامل کرکے کھلایا ہے۔محرک باہ ہونے کے باعث ضعف باہ مبہی دواؤں میں شامل کرتے ہیں ۔حرارت غریزی کے ضعف کے وقت اس کو برانگیختہ کرنے کیلئے کھلایا جاتاہے۔عنبر کا کھانا بوڑھوں کیلئے مفید ہے۔
ضعف اور زخم معدہ کو زائل کرنے کیلئے بھی استعمال کرایا جاتاہے۔

خالص عنبر پہچان :-

ا۔

ملانفیس نے بتائی ہے کہ عنبر کو شیشی میں ڈال کر کوئلوں کی آگ پر رکھیں اگر تیل یا موم کی طرح پگھل جائے تو اصلی ہے ورنہ نہیں ۔

۲۔

ذراسا آگ پر ڈالیں تو خوشبودار دھواں دے گا۔

نفع خاص۔

محرک باہ، محافظ غریزی ۔

مضر۔

آنتوں اور جگر کے لئے ۔

مصلح۔

صمغ، عربی ،طباشیر ۔

بدل۔

مشک اور زعفران ۔

مقدار خوراک۔

ایک رتی سے تین رتی تک۔

مشہور مرکب۔

حب عنبر مومیائی خیرہ گاؤزبان عنبری خمیرہ ابریشم.

اضافہ :-

عنبر جعفر کے وزن پر عربی زبان کا لفظ ہے(۱)

لکھنے میں عین کے بعد نون آتا ہے لیکن پڑھتے وقت اسے میم (عمبر) پڑھاجاتا ہے(۲)۔ اس کی جمع عنابر آتی ہے۔ انگریزی نام (Ambergris) "ایمبر گرس" ہے۔ایک اورنام (AmbraGrasea) ہے۔

عنبر کیا ہے؟ معروف ومشہور یہ ہے کہ خاکستری رنگ کا ایک خوشبو دار مادہ ہے.
یہ مادہ ایک بڑی جسامت والی مچھلی کے پیٹ سے نکل کر سطح آب پر جمع ہو جاتا ہے اس وجہ سے اس مچھلی کو بھی عنبر کہتے ہیں جو عنبر کو نگلتی اور اگلتی ہے۔ یہ مچھلی اپنے بڑے سر کی وجہ سے دیگر مچھلیوں سے ممتاز ہوتی ہے۔ بعض اوقات اس مچھلی کا شکار کرکے اس کے پیٹ سے بھی عنبر نکال لیتے ہیں۔چنانچہ امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا کہ میں نے سمندر میں اگا ہوا عنبر دیکھا جو بکری کی گردن کی طرح مڑا ہوا تھا، ادھر سمندر میں ایک جانور ہوتا ہے جو اس عنبر کو کھالیتا ہے مگر عنبر اس کے لیے زہر قاتل ہوتا ہے اس لیے نگلتے ہی مر جاتا ہے، پھر وہ مردہ جانور سمندر کی لہروں سے ساحل پر آجاتا ہے اور اس کے پیٹ سے عنبر نکال لیا جاتا ہے۔ (۳)
عنبر مختلف قسم کا ہوتا ہے لیکن رنگت کے لحاظ سے بہترین عنبر اشہب (Black ambergis) ہوتا ہے جو کہ سفید زردی مائل اور بہت خوشبودار ہوتا ہے اور اشہب اس سیاہ رنگ کو کہتے ہیں جس کی سفیدی غالب ہو۔
خوشبویات (Fragrances) میں عمدہ اور قیمتی ہونے کی وجہ سے مشک کے بعد عنبر کا درجہ ہے۔ اس کی کئی انواع واقسام ہیں جن میں سب سے اعلی اشہب رنگ کی طرح پھر نیلا پھر زرد اور سب سے ادنی نوع سیاہ رنگت کا ہوتا ہے۔ (۴)
بعض ماہرین کی رائے ہے کہ سمندر میں ایک خاص قسم کا پودا اگتا ہے جس کو سمندری مخلوق کھالیتی ہے اور بطور فضلہ کے خارج کر دیتی ہے، مشہور مسلم طبیب اور سائنسداں ابن سینا سے منقول ہے کہ عنبر سمندری مادہ ہے، بعض نے کہا کہ سمندری گھاس ہے اور بعض نے سمندری پودا لکھا ہے، ایک مشہور قول یہ ہے کہ مچھلی کی قے (Vomit) ہے۔ (۵)۔

جدید تحقیق :-

عنبر پر جو جدید تحقیق ہوئی ہے وہ ان آراء سے مختلف نہیں ہے جو بہت پہلے علماء اسلام ظاہر کر چکے ہیں چنانچہ امام زمخشری کے حوالے سے تاج العروس میں منقول ہے کہ عنبر سمندر کی سطح پر تیرتا ہوا مادہ ہے جس میں بسااوقات پرندوں کی باقیات بھی ملتی ہیں۔

امام زمخشری کی رائے کو اگر موجودہ تحقیقات کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان کی رائے کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ عنبر کے متعلق ایک تحقیق یہ ہے کہ عنبر دراصل درختوں سے بہنے والی رال اور گوند ہے۔ جب حشرات اسے کھانے کے لیے قریب آتے ہیں تو اس میں چپک جاتے ہیں اور ہوا بند (Airtight) ہونے کے باعث ہمیشہ کے لئے اس میں مقید ہو جاتے ہیں۔

عظیم یونانی ماہر حیاتیات اور فلاسفر "تھیوفہارسٹس" (Theophrastus) وہ پہلا شخص تھا جس نے لگ بھگ چار سو سال قبل مسیح میں عنبر کے خواص کے بارے میں تحقیق کی تھی ۔ تحقیق سے ثابت ہوا کہ عنبر زیادہ تر ان ساحلی علاقوں میں پایا جاتا ہے جہاں ماضی میں صنوبری جنگلات کی بہتات تھی بعد ازاں یہ درخت زیر آب آگئے اور ان کی رال یا گوند درختوں سے علیحدہ ہو کر دلدلی پانی اور ساحلی پہاڑیوں میں پھیل گئی اور مخصوص کیمیائی عوامل کے بعد نیم دائروی شکل کے ٹھوس عنبروں میں تبدیل ہو گئی جنہیں غوطہ خور اور تاجر حضرات تلاش کر کے فروخت کرتے ہیں۔(٦)

اب تک کی گفتگو کی حاصل یہ ہے کہ عنبر ایک خوشبودار مادہ ہے، اگر یہ مادہ خود کیا ہے ؟اس بارے میں مختلف آراء ہیں ، مثلا:

١۔ درختوں کی رال اور گوند ہے۔

٢۔ سمندر کی تہہ میں اگنے والا پودا ہے۔

٣۔ سمندری جڑی بوٹی ہے۔

٤۔ مچھلی کی قے ہے۔

٥۔ مچھلی کا فضلہ ہے۔

٦۔ تارکول کی طرح سمندری چشمے سے نکلنا والا مادہ ہے۔

٧۔ ایک خاص قسم کی مکھی کا شہد کی طرح چھتہ ہے جو بارشوں اور طوفانوں سے ٹوٹ کر سمندر میں آجاتا ہے۔

عنبر کے متعلق طب یونانی میں تفصیلات :-

عنبر کے متعلق طبیبوں اور حکیموں نے جو کچھ طب کی کتابوں میں لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ عنبر گرم خشک ہے ، مفرح قلب ، مقوی دماغ اور محرک حرارت غریزی ہے۔اعصاب کو تقویت بخشتا ہے۔ عنبر کو زیادہ تر اعصاب اور قلب کے امراض باردہ میں استعمال کیاجاتاہے۔ حرارت غریزی کے ضعف کے وقت اس کو برانگیختہ کرنے کیلئے کھلایا جاتاہے۔ عنبر کا کھانا بوڑھوں کیلئے مفید ہے۔ ضعف اور زخم معدہ کو زائل کرنے کیلئے بھی استعمال کرایا جاتاہے۔ عنبر کی خاص خصوصیت بطور دوا یہ ہے کہ محرک باہ اور محافظ غریزی ہے لیکن آنتوں اور جگر کے لئے مضر ہے اور اس کے لیے مصلح صمغ، عربی ، طباشیر ہے، مشک اور زعفران کو اس کے بدل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ عنبر سے جو مرکبات تیار ہوتے ہیں ان میں خمیرہ ابریشم ، حب عنبر مومیائی اور خمیرہ گاؤ زبان عنبری مشہور ہیں۔ (۷)

عنبر چونکہ ایک قدرتی نعمت ہے اور بڑی قدر و قیمت رکھتی ہے اس لیے علماء کے درمیان یہ نکتہ بھی زیر بحث آیا ہے کہ دیگر معدنیات کی طرح عنبر پر بھی محصول عائد ہوگا یا نہیں اور اگر ہوگا تو اس کی مقدار کیا ہوگی ، اس بارے میں ائمہ کے آراء مختلف ہیں ۔ علماء کی اکثریت کے نزدیک عنبر میں سے حکومت وقت کو محصول وصول کرنے کا حق نہیں ۔یہی رائے مالکیہ ، شافعیہ اور احناف میں سے امام ابوحنفیہؒ اور امام محمد کی ہے۔ تابعین میں سے حضرت عطاء، امام سفیان ثوری، ابن ابی لیلیٰ، حسن بن صالح اور ابو ثورؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔جب کہ بعض حنابلہ اور احناف میں سے امام ابو یوسف کی رائے یہ ہے کہ عنبر میں خمس سے یعنی پانچواں حصہ واجب ہے۔ (۸)۔

عنبر قرآن وحدیث کی روشنی :-

قرآن کریم میں سمندری عجائبات اور معدنیات کا ذکر ہے مگر نام کے ساتھ عنبر کا ذکر نہیں البتہ احادیث میں عنبر کا بطور خوشبو بھی ذکر موجود ہے چنانچہ نسائی شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت ﷺ خوشبو لگاتے تھے ؟انہوں نے جواب دیا: "جی ہاں" مردانہ خوشبو یعنی مشک اور عنبر

وعن محمد بن علي قال: «سألت عائشة - رضي الله عنها - أكان رسول الله - صلى الله عليه وسلم - يتطيب؟ قالت: نعم بذكارة الطيب المسك والعنبر» . رواه النسائي والبخاري في تاريخه) . نيل الأوطار (1/ 165)

حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حائضہ عورت کو کپڑوں کو خون کے دھبے لگ جائیں تو انہیں دھولے اور پھر خوشبودار گھاس یا زعفران کو یا عنبر کو اس پر مل لے۔ اس کے علاوہ کچھ اور روایات بھی ہیں جن میں عنبر پر زکوۃ واجب ہونے یا نہ ہونے کی بحث ہے۔

حدثنا ابن فضيل، عن ليث، عن سعيد بن جبير، في الحائض يصيب ثوبها من دمها، قال: «تغسله ثم يلطخ مكانه بالورس والزعفران، أو العنبر۔ مصنف ابن أبي شيبة (1/ 91)

مشہور تابعی حضرت عطاء بن رباح سے سوال ہوا کہ میت کو مشک لگا سکتے ہیں تو منع فرمایا لیکن عنبر کے متعلق جب پوچھا گیا تو اس کی اجازت دی۔

6143 - عن ابن جريج قال: قلت لعطاء: أيكره المسك حنوطا؟ قال: نعم قال: قلت: فالعنبر؟ قال: «لا، إنما العنبر والمسك قطرة دابة»

مصنف عبد الرزاق الصنعاني (3/ 415)

عنبر کے پاک وحلال ہونے متعلق مذاہب فقہاء :-

فقہ حنفی :-
عنبر کے متعلق فقہ حنفی میں بھی وہی اقوال منقول ہیں جن کا پہلے تذکرہ ہوچکا ہے۔علامہ کاسانی نے عنبر کو اپنی اصل کے لحاظ سے خوشبو قرار دیا ہے۔علامہ شامیؒ نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ عنبر اصل میں سمندر میں نکلنا والا چشمہ ہے اور پاک ہے اور فیصلہ یہ کیا ہے کہ عنبر پاک بھی ہے اور حلال بھی ہے۔ایک دوسرے مقام پر علامہ شامی نے عنبر کے استعمال کو دو شرطوں کے ساتھ جائز قرار دیا ہے ،ایک یہ کہ اتنی مقدار استعمال نہ کیا جائے کہ جس سے نشہ پیدا ہو یا جو صحت کے مضر ہو۔بہر حال فقہ حنفی کی رو سے عنبر کا بطور خوشبو خارجی استعمال اور بطور دوا یا کھانے کے داخلی استعمال جائز ہے کیونکہ پاک بھی ہے اور حلال بھی ہے۔ محقق علامہ شامی لکھتے ہیں :

وَاَمَّا الْعَنْبَرُ فَالصَّحِيحُ اِنَّهٗ عَيْنٌ فِى الْبَحْرِ بِمَنْزِلَةِ الْقِيرِ وَكِلَاهُمَا طَاهِرٌ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيبِ. اھ

(رد المحتار) (1/ 209)

اقول: المراد بما اسکر کثیره الخ من الاشربة، وبه عبر بعضهم وإلا لزم تحریم القلیل من کل جامد إذا کان کثیره مسکرا کالزعفران والعنبر، ولم ار من قال بحرمتها، ۔۔۔۔۔ وإن البنج ونحوه من الجامدات إنما یحرم إذا اراد به السکر وهو الکثیر منه، دون القلیل المراد به التداوی ونحوه کالتطیب بالعنبر وجوزة الطیب، ونظیر ذلک ما کان سمیا قتالا کالمحمودة وهی السقمونیا ونحوها من الادویة السمیة فإن استعمال القلیل منها جائز، بخلاف القدر المضر فإنه یحرم، فافهم واغتنم هذا التحریر

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/4)

فقہ شافعی :-

فقہ شافعی میں خود بانی مذہب حضرت امام شافعی سے منقول ہے عنبر پاک ہے۔ایک کمزور قول یہ ہے کہ عنبر نجس ہے مگر امام زین الدین عمر بن مظفر الوردی الشافعی نے عنبر کے پاک ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اسی وجہ سے فقہ شافعی میں عنبر کی خرید و فروخت اور بیع سلم جائز لکھا ہے ورنہ ناپاک اشیاء کی تجارت مذہب شافعی میں جائز نہیں ہے۔امام ماوردی نے عنبر کا تذکرہ ان اشیاء میں کیا ہے جو کبھی خوراک کے طور پر بھی استعمال کی جاتی ہیں ۔پاک ہونے کی وجہ سے عنبر کا داخلی استعمال بھی جائز ہے کیونکہ مذہب شافعی کی رو سے ہر پاک شے کا کھانا جائز ہے ماسوائے ان اشیاء کے جو انسانی صحت یا عقل کے لیے مضر ہوں یا نشہ آور ہوں یا مردار کی دباغت دی ہوئی کھال ہو۔

عنبر کی ماہیت کے متعلق شافعی مذہب میں تین قول ملتے ہیں ،ایک یہ کہ سمندری پودا ہے،دوسرے یہ کہ سخت اور ٹھوس قسم کی شے ہے جسے جانور نگلنے کے بعد ہضم نہیں کرپاتا اور اگل دیتا ہے اور تیسرے یہ کہ جانور کا فضلہ ہے۔ خشکی کے نباتات کی طرح سمندر کے نباتات بھی حلال ہیں اس لیے پہلے قول کے مطابق عنبر کی حلت وطہارت کے متعلق کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا اور اگر یہ قول اختیار کیا جائے کہ عنبر مچھلی کی قے ہے تو ہاضمہ کے اندرونی عمل سے اس کی ساخت تبدیل ہوجاتی ہے اور ساخت کی تبدیلی سے تو ناپاک شے بھی پاک ہوجاتی ہے اور جس صورت میں مچھلی اسے جوں کا توں اگل دیتی ہے اس صورت میں عنبر کا حکم وہی رہے گا جو نگلنے سے پہلے تھا اور یہ واضح ہے کہ نگلنے سے پہلے وہ پاک اور حلال تھا ،زیادہ سے زیادہ ان آلائشوں کو صاف کردیا جائے گا جو اس سے لگی ہوں۔امام شافعی نے اس موضوع پر اپنی عادت کے مطابق بڑی فاضلانہ بحث کی ہے جو کتاب الام میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے اور اس سے موجودہ دور میں حلال وحرام کے متعلق بڑی زریں اصولوں کی طرف رہنمائی ملتی ہے۔

مذہب مالکی :-
مالکی فقہ میں عنبر کے بارے میں تین قول منقول ہیں : خوشبودار مادہ ہے، مچھلی کی قے ہے یا اس کا فضلہ ہے۔ پہلے قول کو بعض نے صحیح قرار دیا ہے۔ محقق مالکی علماء کے نزدیک عنبر سمندر جڑی بوٹی ہے جس کی سب سے اعلی اور برتر قسم وہ ہے جو لہروں کی مدد سے ساحل پر آ پہنچتی ہے اور جسے مچھلی کھانے کے بعد اگل دیتی ہے وہ درمیانی نوعیت کا عنبر ہے اور اگر مچھلی کے گلنے سڑنے کے بعد اس کا پیٹ چاک کرکے عنبر نکالا جائے تو وہ سب سے ادنی قسم ہے۔
عنبر کے خارجی استعمال کے متعلق فقہ مالکی میں صراحت کے ساتھ اجازت منقول ہے چنانچہ امام ابن قاسم کہتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ سے پوچھا کہ میت کو مشک و عنبر لگا سکتے ہیں ؟ تو جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ۔اس سے معلوم ہوا کہ عنبر پاک ہے کیونکہ کسی چیز کا بیرونی استعمال اسی وقت جائز ہوتا ہے جب وہ پاک ہو۔ جہاں تک عنبر کے داخلی استعمال کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں وہی عام شرائط لاگو ہیں جو کسی بھی حلال شے کے متعلق لاگو ہوتی ہیں یعنی یہ کہ اس کا اتنی مقدار میں استعمال نہ ہو جو ضرر کا باعث ہو یا جس سے نشہ پیدا ہو.

فقہ حنبلی :-

فقہ حنبلی میں بھی عنبر کی حقیقت کے متعلق وہی اقوال منقول ہیں جن کا ماقبل میں تذکرہ ہوچکا ہے۔ مستند حنبلی کتابوں کا رجحان اس طرف ہے کہ عنبر سمندری جڑی بوٹی ہے جو مختلف ذرائع سے انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کا خوردنی استعمال بھی ہوتا ہے مگر اصل میں خوشبودار مادہ ہے اور خوشبو کے مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ عنبر کو فقہ حنبلی میں پاک لکھا ہے، لیکن پاک ہونے کے ساتھ حلال بھی ہے کیونکہ حنابلہ کے نزدیک ہر پاک چیز حلال ہے جب تک ضرررساں یا نشہ آور نہ ہو۔ اس لیے پاک وحلال ہونے کی وجہ سے اس کا خارجی اورداخلی استعمال جائز ہے۔
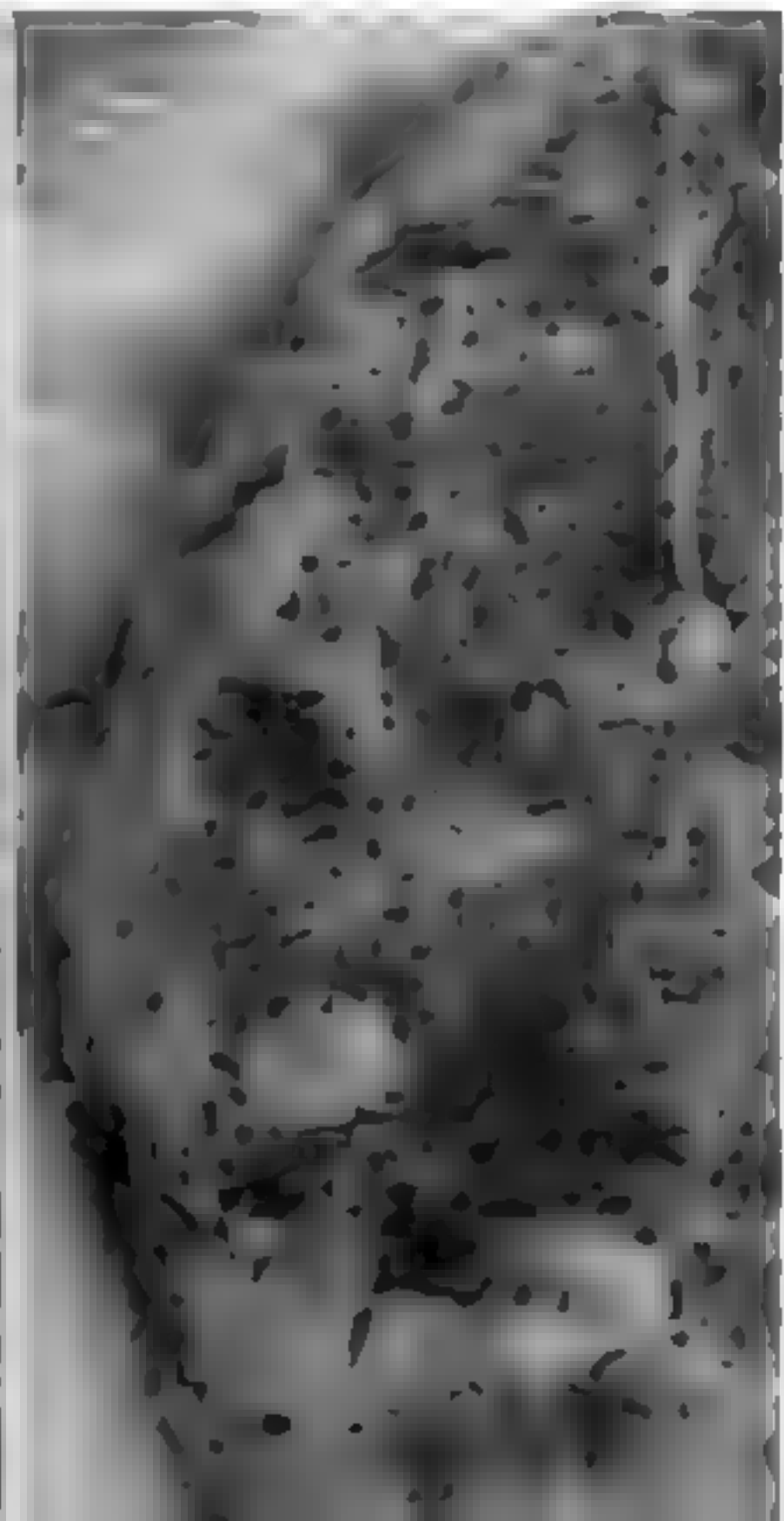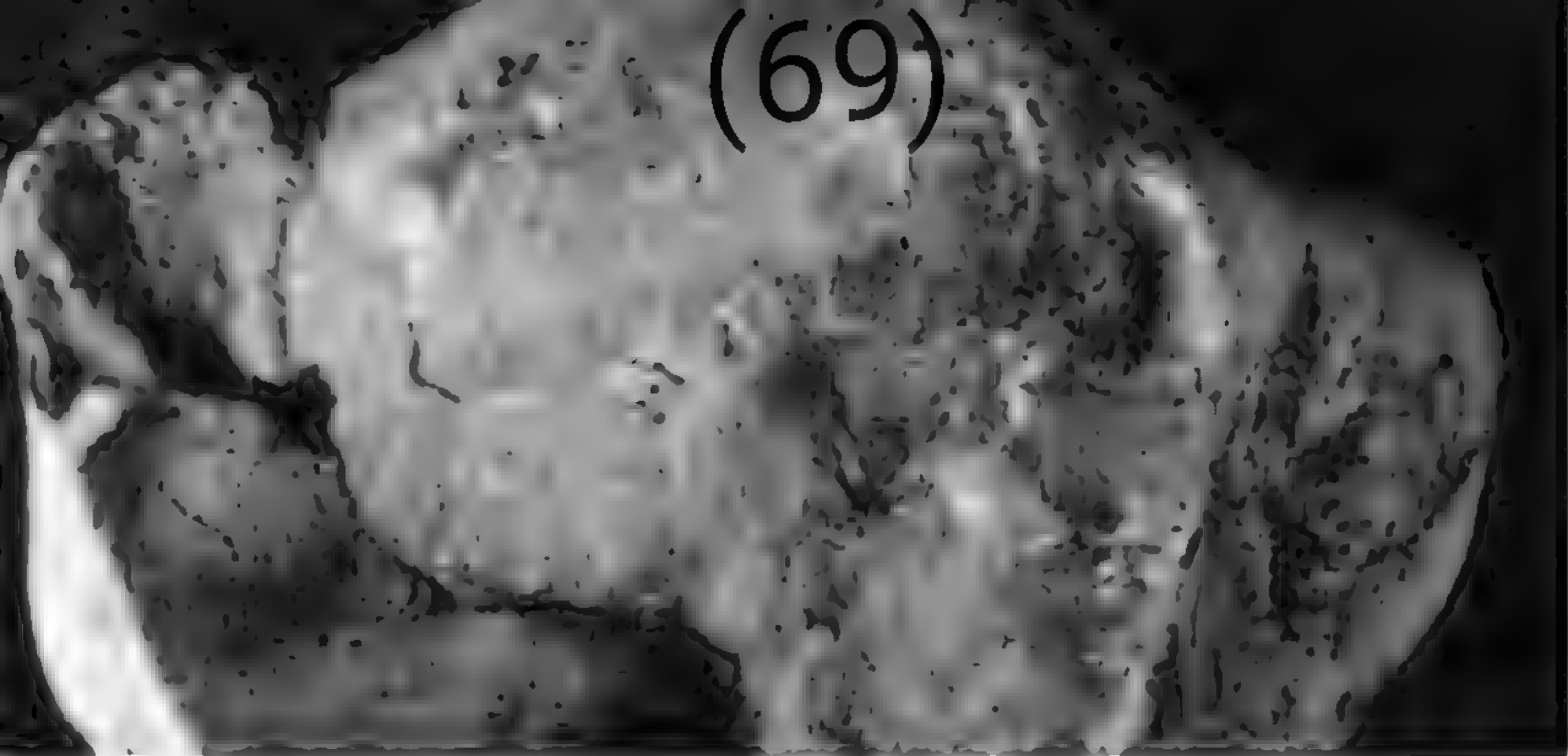
روز میری / رومارن / اِکلیل کوہستانی / یا رُزماری اور لاطینی نام

(Rosmarinus officinalis)

تعارف:-

اکلیل کوہستانی ایک سدابہار اور خوشبودار جھاڑی ہے۔ اس کے پتّے سوئی کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ سمندر سے دور دراز کے علاقوں میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ پودینہ کے گروہ Lamiaceae سے تعلق رکھتا ہے جس میں بہت سی دوسری جڑی بوٹیاں شامل ہیں۔ اکلیل کوہستانی کے پتّے تازہ اور خشک دونوں صورتوں میں روایتی کھانے تیار کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس کا ذائقہ کڑوا اور تیز ہوتا ہے لیکن یہ نہایت خوشبودار جھاڑی ہے ۔ یہ مختلف کھانوں میں اضافی مسالوں کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

روز میری کی خصوصیات اور فوائد:-

روزمیری سدا بہار جھاڑی ہے جس کے پتے لمبے پتلے اور خوشبودار ہوتے ہیں جو گرم اور معتدل موسم میں کھلتے ہیں اور لکڑی کی ایک بڑی جھاڑی پر اس کے پھول اگتے ہیں، یہ طاقتور جڑی دیکھنے میں بے انتہا خوبصورت ہوتا ہے اس چھوٹے نیلے رنگ کے پھول دل کو بہت بھاتے ہیں،

روزمیری کے بے شمار فوائد ہیں آپ صرف اس کے پھول کو انگلی سے رگڑیں اور پھر اسے سونگھیں آپ کے سانس مہک جائے گی اور ایک انتہائی خوشگوار احساس پیدا ہوگا، روزمیری صحت کے لئے بھی بے شمار فوائد ہیں کچھ ذائقے اس کے نسل در نسل منتقل ہوتے چلے آرہے ہیں اور کچھ سائنسی طور پر دریافت کئے گئے ہیں قدرتی جڑی بوٹی ہونے کے ناطے روز میری کو دیگر جڑی بوٹیوں پر فوقیت حاصل ہے یہ خدا کا ایک ایسا تحفہ ہے جس کے بغیر آپ کا گھر ادھورا ہے۔روزمیری کے پھول اور پتے دونوں ادویات میں مستعمل ہے.

روزمیری چھوٹی چھوٹی جھاڑیوں پر اُگتی ہے جو بعد میں لمبے لکڑی کے تنے میں تبدیل ہوجاتی ہیں اس کا تعلق Labiatae فیملی سے ہے جو کہ پودینہ کی فیملی میں کہلاتی ہے۔

روز میری کے پتوں کو سونگھنے سے پروسپیکٹیو میموری بہتر ہوتی ہے جو کوئی بھی بات یاد رکھنے کا کام کرتی ہے۔ سدا بہار کے پتوں کو سونگھ کر طالبعلم امتحانات کے دوران اپنی یادداہشت کو بہتر بناسکتے ہیں اور خاص طور پر 60 سال سے زائد عمر کے افراد کے لئے سدا بہار کے پتوں کی خوشبو انتہائی مفید ہے.
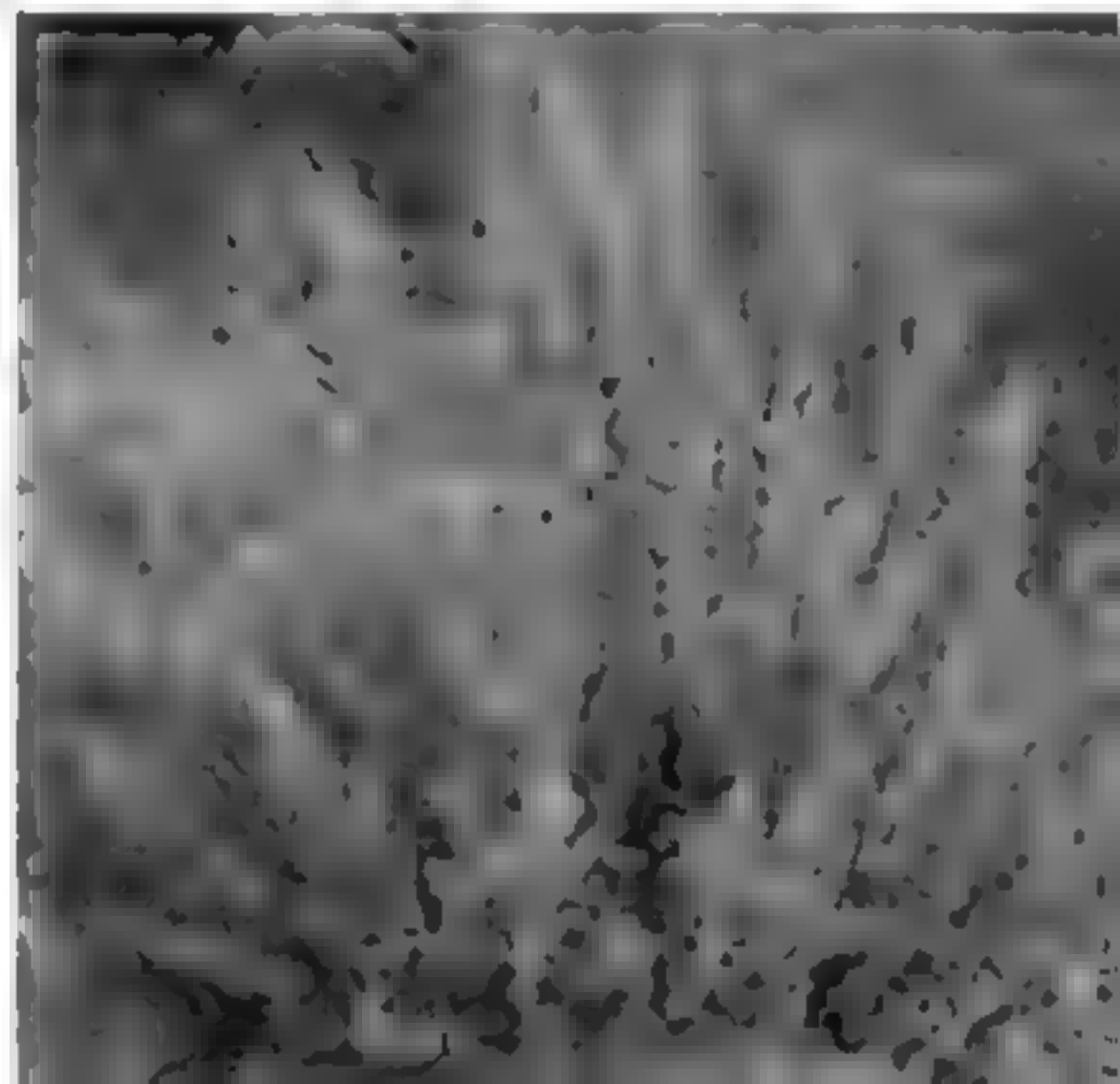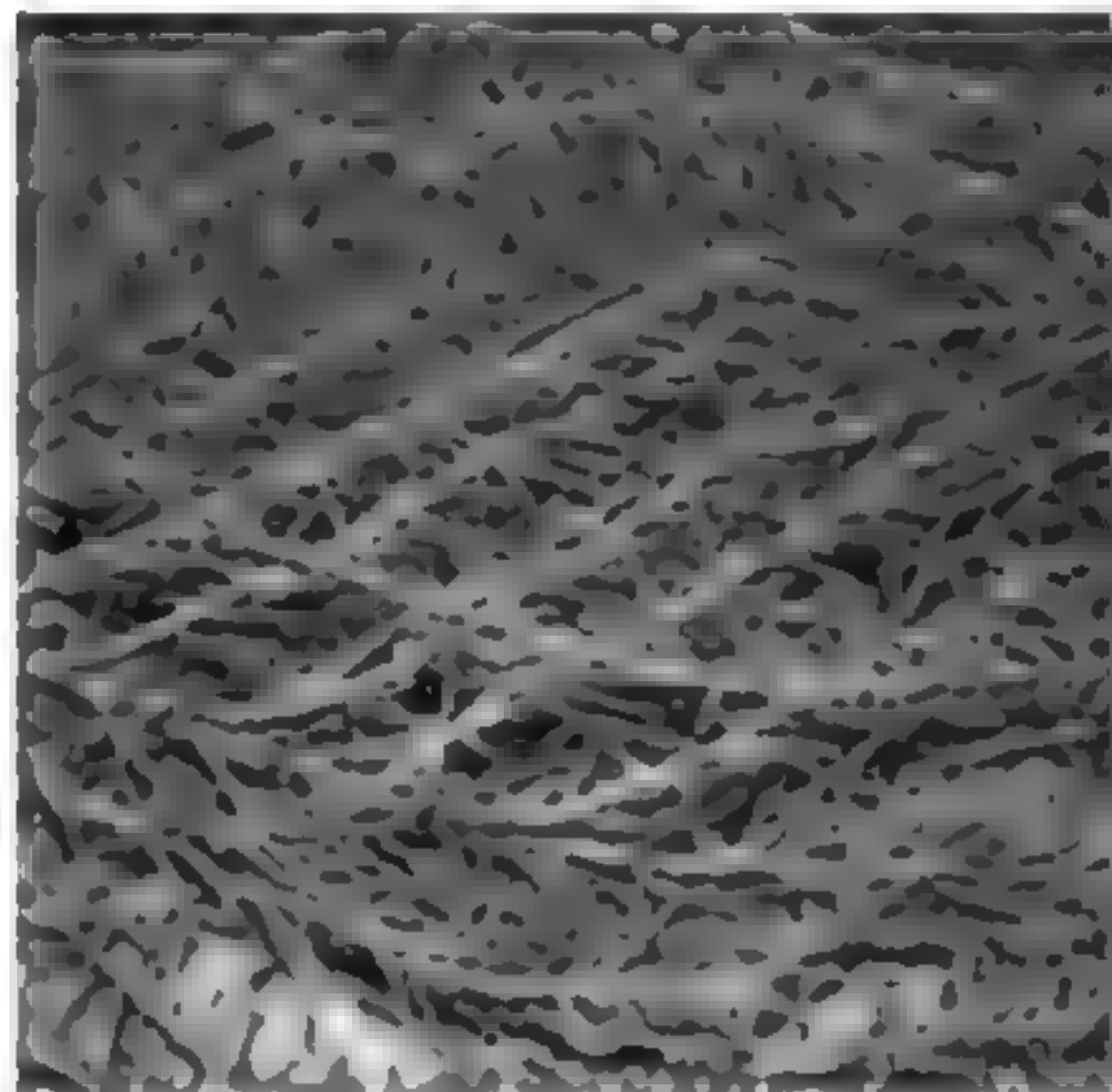
تانبا/ مس / کوپر (Cooper) :-

دیگر نام:-
عربی میں نحاس۔فارسی میں مس، بنگالی میں تامزہ ہندی میں تانبا گجراتی میں ترانبو' سنسکرت میں تامیرا، سندھی میں ٹامون تامل میں سمبو یونانی میں کالکوس اور انگریزی میں کاپر کہتے ہیں۔

ماہیت:-
تانبا مفید اور سفید دھات ہے۔یہ معدنی کانوں سے خالص حالت میں بھی دریافت کی جاتی ہے۔اور حاصل بھی کی جاتی ہے۔اور لوہے و گندھک کے ساتھ یا صرف گندھک یا آکسیجن کے ہاں موجود ہوتی ہے۔اور کاربونیٹ کی شکل میں بھی پائی جاتی ہے۔خالص تانبا کا کشتہ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔

مقام پیدائش:-
یہ جاپان میں بہت اچھا اور خالص ملتا ہے۔ایران میں کرمان سے نکلتا ہے۔لیکن وہ زیادہ اچھا نہیں ہوتا ہے۔اسکے علاوہ آذربائی جان میں اضان سے تانبہ نکلتا ہے۔

رنگ:-
تانبے کے کئی رنگ ہوتے ہیں۔زرد سرخی مائل، خالص سرخ سیاہی مائل لیکن جو سرخ چمکدار ہو وہ اچھا اور عمدہ یعنی خالص ہوتا ہے تانبا پانی سے نوگنا بھاری ہوتا ہے۔

مزاج:- گرم خشک درجہ سوئم۔

افعال:- مقوی باہ دافع امراض بلغمی مصفیٰ خون قابض۔

استعمال:-
تانبے کا کشتہ داخلی طور پر کھانسی دمہ تپ بلغمی امراض جگر معدہ وجع المفاصل سلسل البول بھگندر جذام برص اور تقویت باہ کیلئے استعمال کیاجاتا ہے۔
تانبہ کے برتن میں کئی روز کئی سرکہ رکھیں روز اس میں مہندی گھول کر لگانا نزلہ کو دور کرتا ہے۔

نفع خاص:- مقوی نور قروح۔

مضر:- متلی اور قے لاتا ہے۔

مصلح:-تازہ دودھ اور روغنیات ،

بدل:-سوہن مکھی۔

مقدار خوراک:-کشتہ ایک چاول سے دو چاول تک۔

نوٹ:-
مذکورہ امراض میں کشتہ بے حد مفید ہی کیوں نہ ہو مگر خطرے سے خالی نہیں۔
یہ کشتہ چالیس سال کی عمر سے پہلے استعمال کرنا شدید خطرناک ہے۔
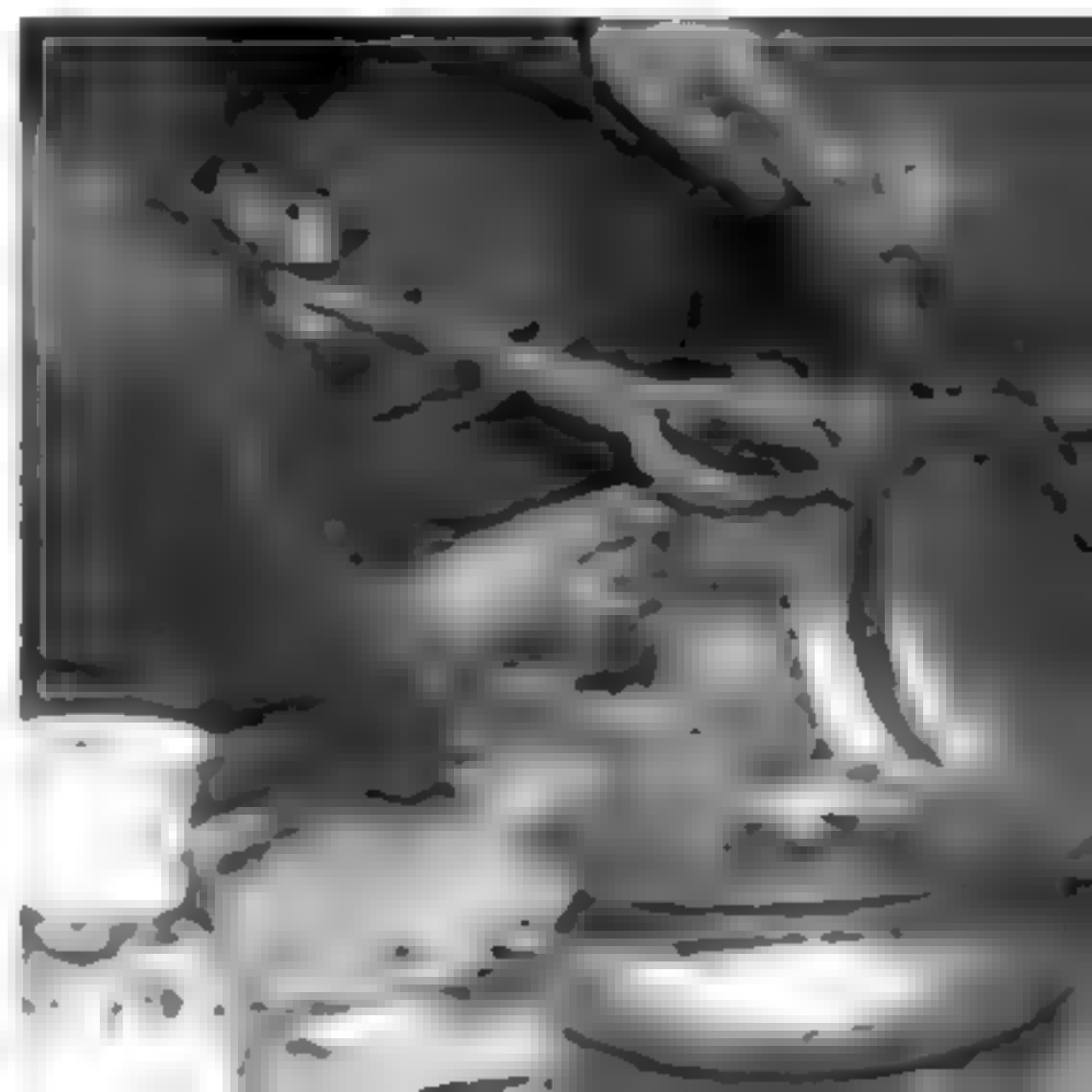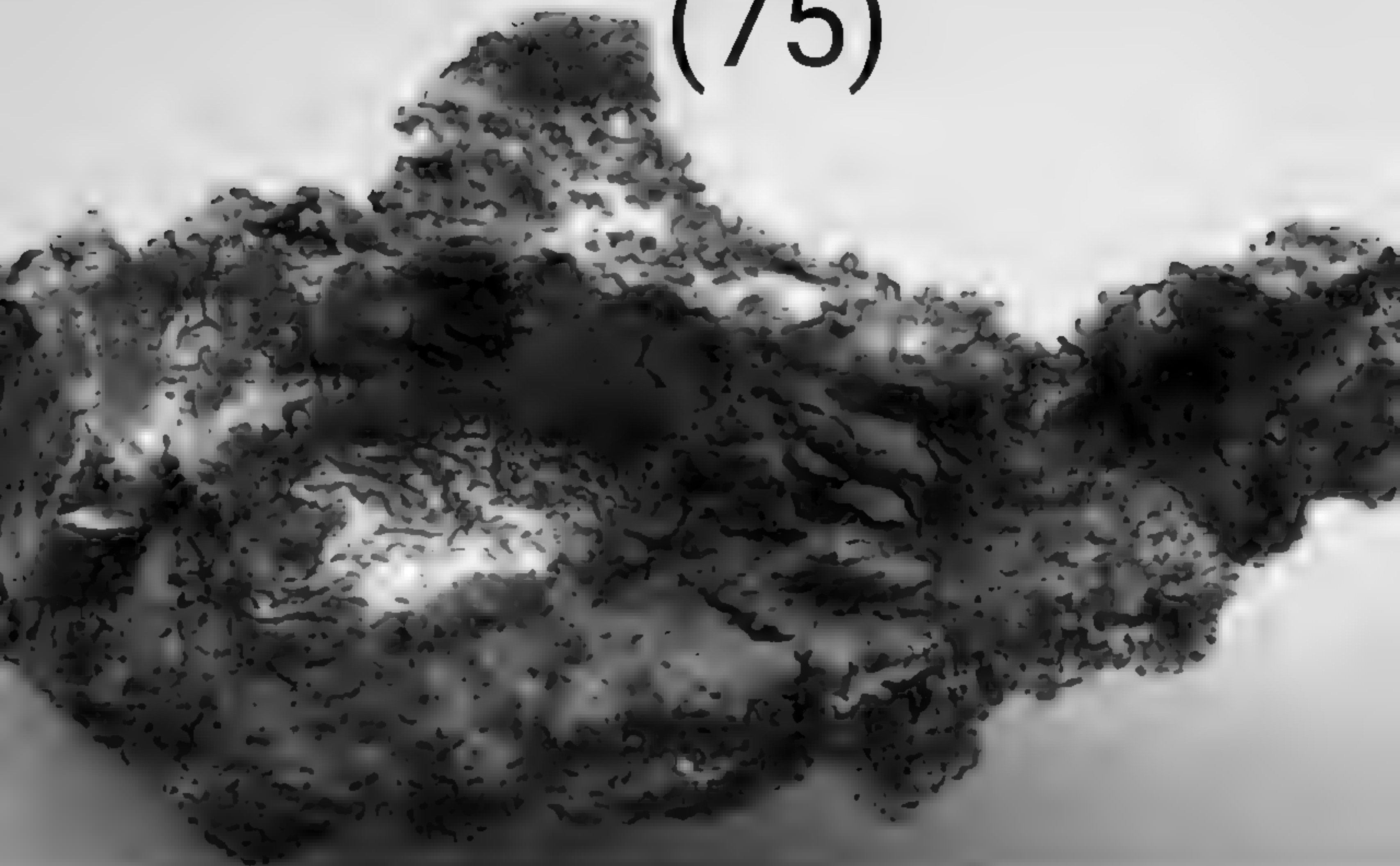
اونٹ کٹارا / (Thistle) :-

دیگر نام :-
عربی میں اشوک الجمل ،فارسی میں شتر ،گجراتی میں ان کنٹو.
سندھی میں کانڈیری وڈی۔ ہندی میں اٹ کٹ نکا کہتے ہیں۔

ماہیت :-
اس کا پودا اکثر ایک فٹ سے ڈھائی فٹ تک اونچا دیکھا گیا ہے۔ سردیوں میں ایسے پودے سبز ہوتے ہیں۔ جب تک اس کے پھل نہیں لگتے۔ اس وقت تک اس کا پودا ستیاناسی پودے کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ اس کی جڑ گاؤ دم کی طرح چار سے چھ انچ لمبی ہوتی ہے۔ پتے ستیاناسی سے کچھ چھوٹے لیکن لمبے اور نیچے سے سفید رنگ کے روئیں دار ہوتے ہیں۔ پھول پانچ پنکھڑیاں والے سفید رنگ کے جن کے اندر سے سفید روئی کی طرح مواد نکلتا ہے۔

پہچان :-
ہندوستان کی قدیم بوٹی ہے جس کا ذکر جرک اور سشرت میں بھی آیا ہے۔ بعض اطباء اس کو برہم ڈنڈی کی قسم مانتے ہیں۔ اور بعض ستیاناسی کی لیکن اونٹ کٹارہ ان دونوں سے بالکل مختلف ہے۔ جیسا کہ ماہیت سے ظاہر ہے کہ ایسا دھوکا اس لئے ہوتا ہے کہ ستیاناسی کے پودے کی طرح اس میں بھی ہر جگہ کانٹے ہوتے ہیں۔ جو کہ اوپر کو اٹھے ہوتے ہیں۔

رنگ :-
پھول زرد و سفید کانٹے دار۔

ذائقہ :-
تلخ۔

مقام پیدائش :-
پاکستان اور ہندوستان کی ریتلی زمین سے بکثرت پیدا ہوتی ہے۔

مزاج :-
گرم خشک درجہ دوم۔

افعال :-
مقوی معدہ، محلل اورام باردہ ،مدر بول ،مقوی باہ، دافع بخار ، نقرس میں مفید ہے۔

استعمال :-

اونٹ کٹارا کے تخم، پتے اور جڑ کا چھلکا عموماً استعمال ہوتا ہے۔ تخم بھوک کی کمی کو دور کرنے کے علاوہ بد ہضمی، یرقان، حبس، صفراوی مادوں اور یورک ایسڈ کو پیشاب اور پاخانے کے ذریعے نکال دیتا ہے۔ جڑ کا چھلکا ضعف باہ میں کافی استعمال کیا جاتا ہے۔ جڑ کا چھلکا بطور جوشاندہ بخار سنگ گردہ، تقطیر البول، مصفی خون اور پیاس کم کرتا ہے۔ اس کی جڑ پان کی جڑ کے ساتھ کھانا کھانسی میں مفید ہے۔ اس کی جڑ اور سونف کو باریک پیس کر سر پر لیپ کرنا درد سر بارد میں مفید ہے۔ اس کی جڑ سونٹھ کو باریک پیس کر شہد میں ملا کر قضیب پر لیپ کرنے سے شہوت زیادہ آتی ہے۔ اور سختی بڑھ جاتی ہے۔ پتے کے رس کو شہد کے ہمراہ دینا کھانسی اور دمہ میں مفید ہے۔

کانٹوں کو صاف کر کے پتوں کو خنازیر پر باندھنے سے گلٹیاں تحلیل ہو جاتی ہیں۔

پودے کے تمام اجزاء کو شہد یا شکر کے ساتھ استعمال کرنا پیشاب لاتا اور مصفی خون ہے۔

نامردی اور ضعف باہ میں اس کی جڑ شکم کو استعمال کرنا مفید ہے۔ جموں کے شاہی روح جیون بوٹی کے نام سے ایک ضعف باہ کی اکسیر دوائی بنا کر استعمال کرتے تھے

باری کے بخار خصوصاً چوتھیا بخار (ملیریا) اور وجع المفاصل میں خاص مفید ہے۔

نفع خاص :-

ہاضم، مشتہی اور باہ،

مضر :-

دماغ اور گردوں کو (زیادہ استعمال سے)

مصلح :-

شربت غورہ (شراب انگور)۔

بدل :-

انجدان۔

مقدار خوراک :-

تین سے پانچ گرام (ماشے)
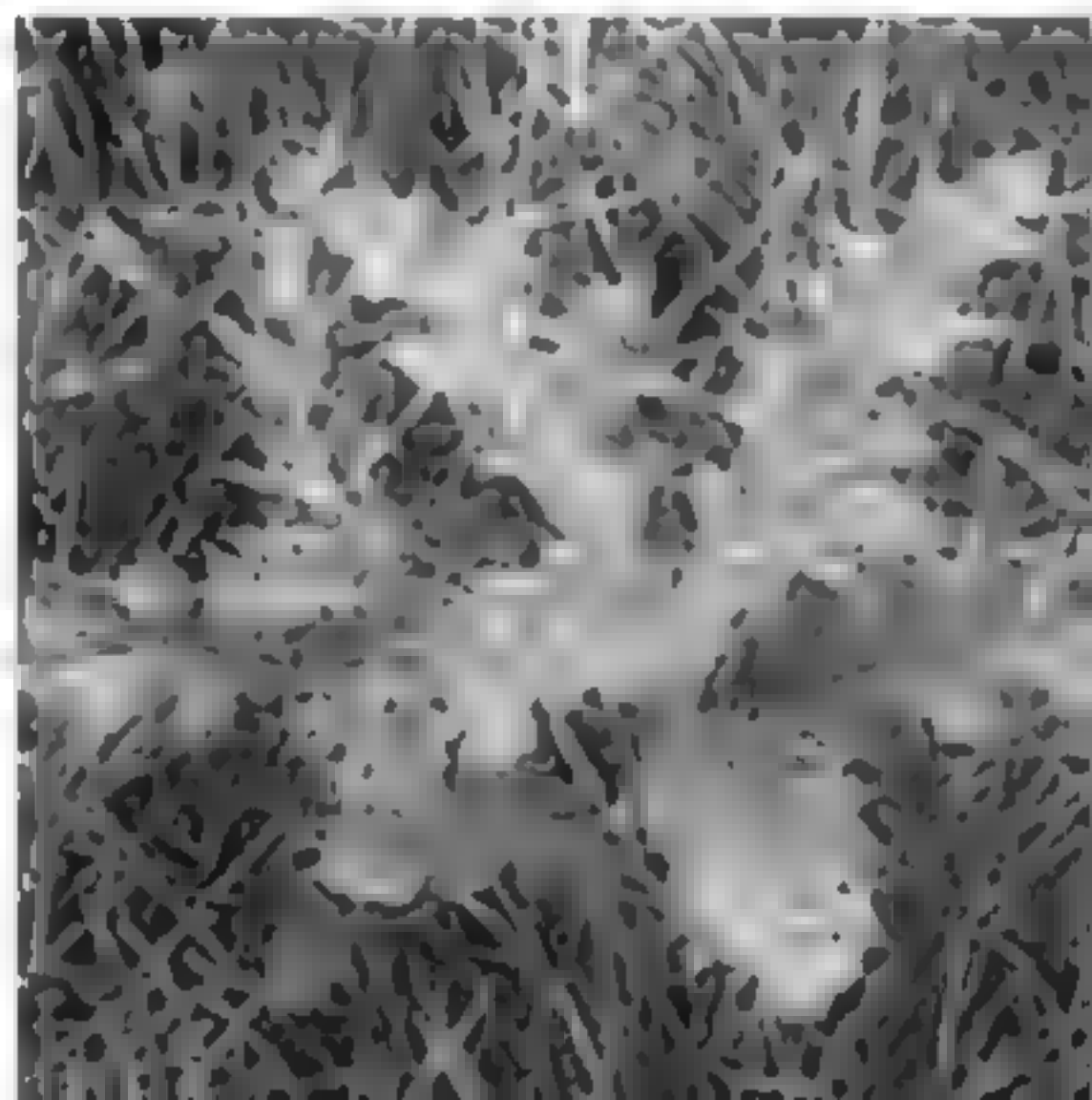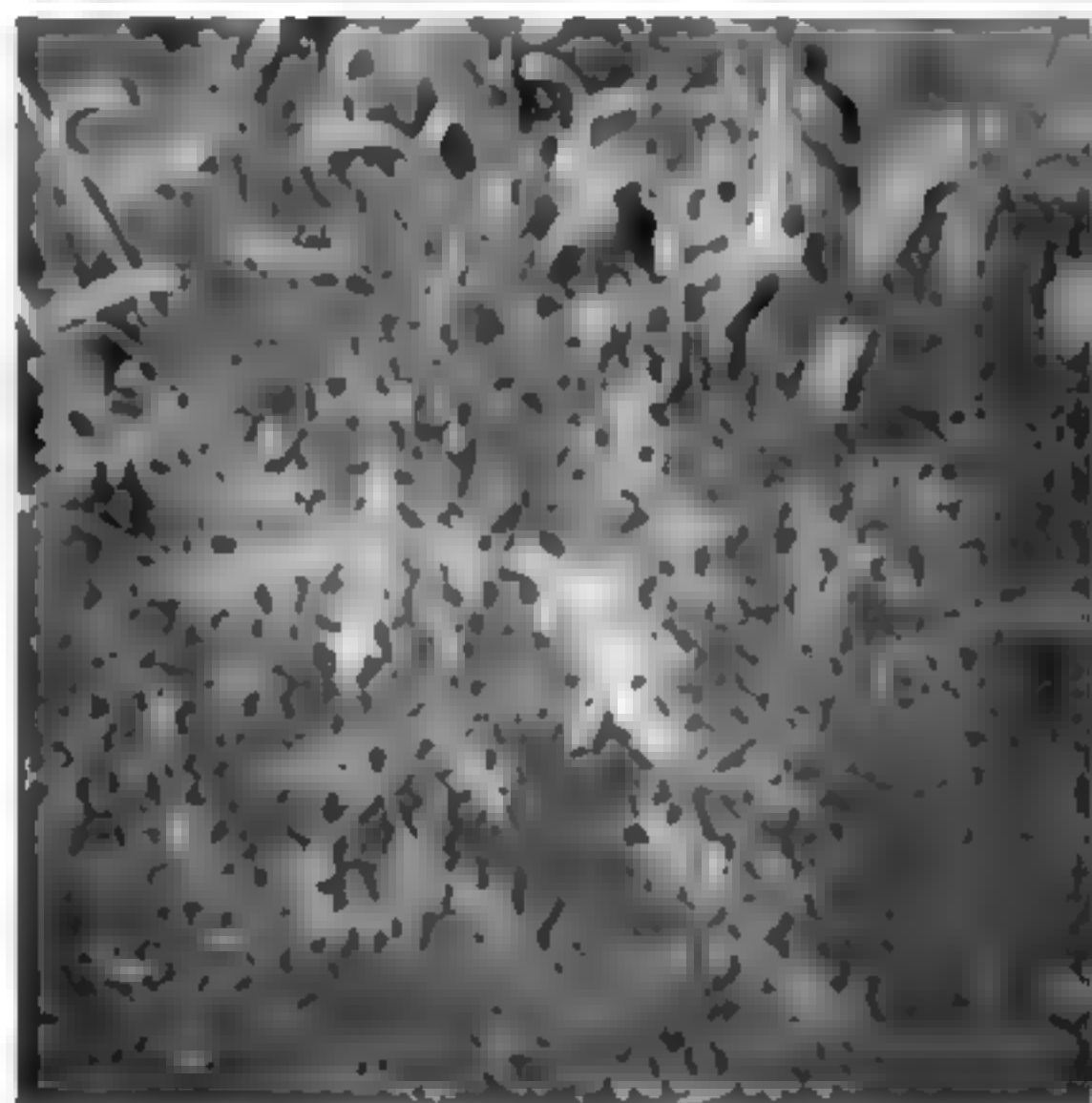
چاندی / نقرہ / فضہ / Silver (سلور) :-

دیگر نام۔
عربی میں فضہ فارسی میں نقرہ یا سیم ، بنگالی میں روپ یا روپا، ہندی میں چاندی اور انگریزی میں سلور کہتے ہیں۔کیمیادان اس کو قمر درب ،رکنی وغیرہ کہتے ہیں۔
ماہیت۔
چاندی سفید چمکدرار قیمتی دھات ہے۔یہ دھات خالص بھی ملتی ہے لیکن دیگرچیزوں مثلاً گندھک سنکھیایا سرمہ کے ساتھ ملی ہوئی پائی جاتی ہے جس سے اس کو علیحدہ کرلیاجاتاہے
۔مزاج۔
سردخشک درجہ اول۔
افعال۔
مقوی بدن، مفرح و مقوی قلب، مقوی دماغ و جگر معدہ اور ،مغلظ منی خیال کی جاتی ہے۔
استعمال۔
چاندی کو عموماً کشتہ یا ورق بناکر تقویت و تفریح کیلئے اکثر امراض قلب و دماغ میں استعمال کرتے ہیں چاندی کوتپاکرپانی میں بجھاتے ہیں اور اس کو بھی تقویت و تفریح کیلئے پلاتے ہیں۔
کشتہ نقرہ اعضائے رئیسہ کو تقویت دینے خفقان حار ،وسواس مالیخولیاجنوں اور سرعت رقت منی احتلام اور تقویت باہ کے لئے کھلاتے ہیں۔چاندی کی سلائی بینائی کو تقویت دیتی ہے۔اور چاندی کے برتنوں کو کھانا پینامفرح ہے چاندی کا میل قابض مجفف ہونے کی وجہ سے دافع امراض چشم اور کئی سرموں کا جزو ہے۔
مصلح۔
کتیرا اور شہد۔
بدل۔
فیروزہ۔
مقدار خوراک۔
کشتہ دو چاول سے ایک رتی تک۔
ورق نقرہ ایک سے عدد۔
حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔
سونے اور چاندی کے برتنوں میں جو پانی پیتا ہے وہ اپنے شکم میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔
اس حدث کی راوی ام سلمہ ہے۔

چاندی کا رنگ دودھیا سفید ہوتا ہے۔یہ ایک ملائم قسم کی دھات ہے۔یہ زمین سے دیگر دھاتوں کے ساتھ ملی ہوئی ذرات کی صورت میں برآمد ہوتی ہے. جسے بعد ازاں ریفائنری میں دیگر دھاتوں سے جدا کیا جاتا ہے۔چاندی پہ موسمی اثرات جلد اثر انداز نہیں ہوتے۔تاہم میک اپ اور پرفیومز وغیرہ میں استعمال ہونے والے کیمیکلز سے اس کا رنگ سیاہ ہوجاتا ہے۔ اس کو پانی کی صورت میں تحلیل کرنے کے لئے نائٹریک ایسڈ (شورے کا تیزاب) استعمال کیا جاتا ہے۔یہ باقی سب دھاتوں کے ساتھ مکس بھی ہوسکتی ہے اور بعد ازاں ان کو جداجدا کرنا بھی ممکن ہے۔چاندی اور دیگر دھاتوں کے مرکب کو اگر تیز آگ میں پگھلایا جائے توآہستہ آہستہ دیگر تمام دھاتوں کے ساتھ ساتھ چاندی بھی جل جاتی ہے۔اس کا ایٹمی وزن 108 ہے اور اس کا ایٹمی نمبر47 ہے۔سونا کی طرح چاندی بھی اتنی ہی قدیم ہے جتنا کہ علم تاریخ۔کیوں کہ قرآن میں اور دیگر مذہبی اور تاریخی کتابوں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔دنیا کہ مختلف علاقوں میں آثار قدیمہ سے بھی اس کی موجودگی کے شواہد ملتے ہیں اور ہر دور میں اس کی اہمیت مسلم رہی ہے۔سونا کی طرح چاندی بھی دنیا کے کئی ممالک میں پائی جاتی ہے جن میں اکثریت مسلم ممالک کی ہی ہے اور ان میں پاکستان بھی شامل ہے۔پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں تیل اور تانبہ کے علاوہ سونے اور چاندی کے بھی وسیع ذخائر ہیں تاہم ابھی تک اس کو نکالنے کا باقاعدہ آغاز نہیں کیا گیا۔

چاندی پانی سے10.50 گنا بھاری ہوتی ہے یعنی کہ اس کی سپیسیفک گریوٹی 10.50 ہے۔
چاندی960.50 سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر پگھلتی ہے یعنی کہ اس کا میلٹنگ پوائنٹ 960.50 سینٹی گریڈ ہے۔
چاندی 1950 سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر ابلنے لگتی ہے یعنی کہ اس کا بوائلنگ پوائنٹ 1950 سینٹی گریڈ ہے۔

چاندی کو زیورات کے علاوہ طب،ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں دوائیوں کے طور پہ استعمال میں لایا جاتا ہے۔ چاندی کے ورق عام کھانے والی چیزوں پہ لگائے جاتے ہیں۔دور جدید میں اس کا استعمال الیکٹرونکس کے پرزہ جات کی تیاری میں بھی کیا جاتی ہے جیسے موبائل،گھڑیوں اور کمپیوٹر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔زمانہ قدیم میں اس کے برتن،آرائشی سامان،بادشاہوں کے تخت،اسلحہ کے اوپر نقش نگار،مورتیوں اور بت وغیرہ بنانے کے آثار ملتے ہیں۔عرب ممالک میں اب بھی چاندی کے خنجر تلواریں اور چھڑیاں بنائی جاتیں ہیں ماضی بعید اور قریب میں سکہ اور کرنسی کے طور پہ چاندی بھی استعمال کیا جاتی تھی اور دیگر ملکوں سے لین دین میں سونا کے ساتھ ساتھ اس کا بھی استعمال ہوتا تھا۔
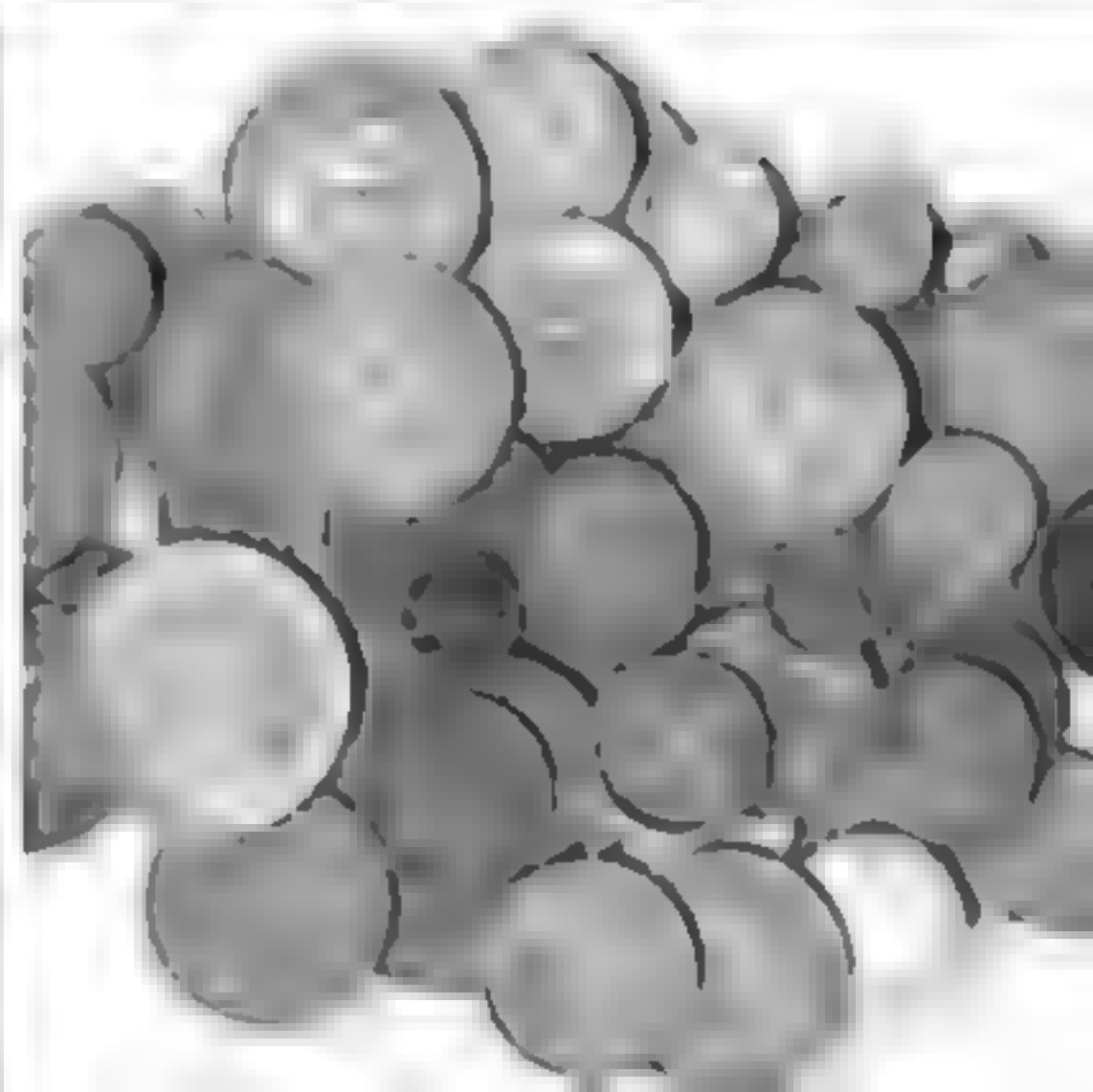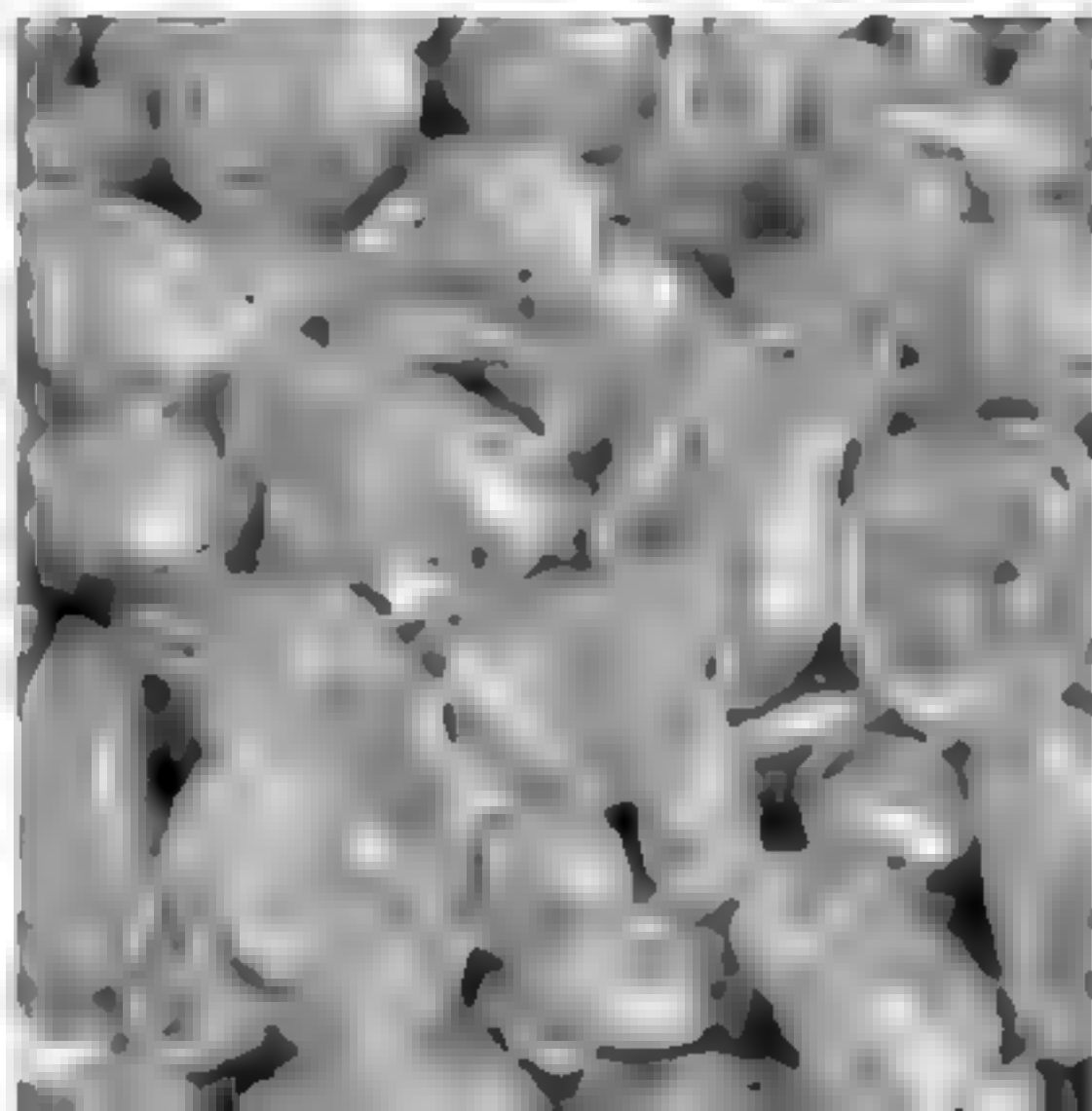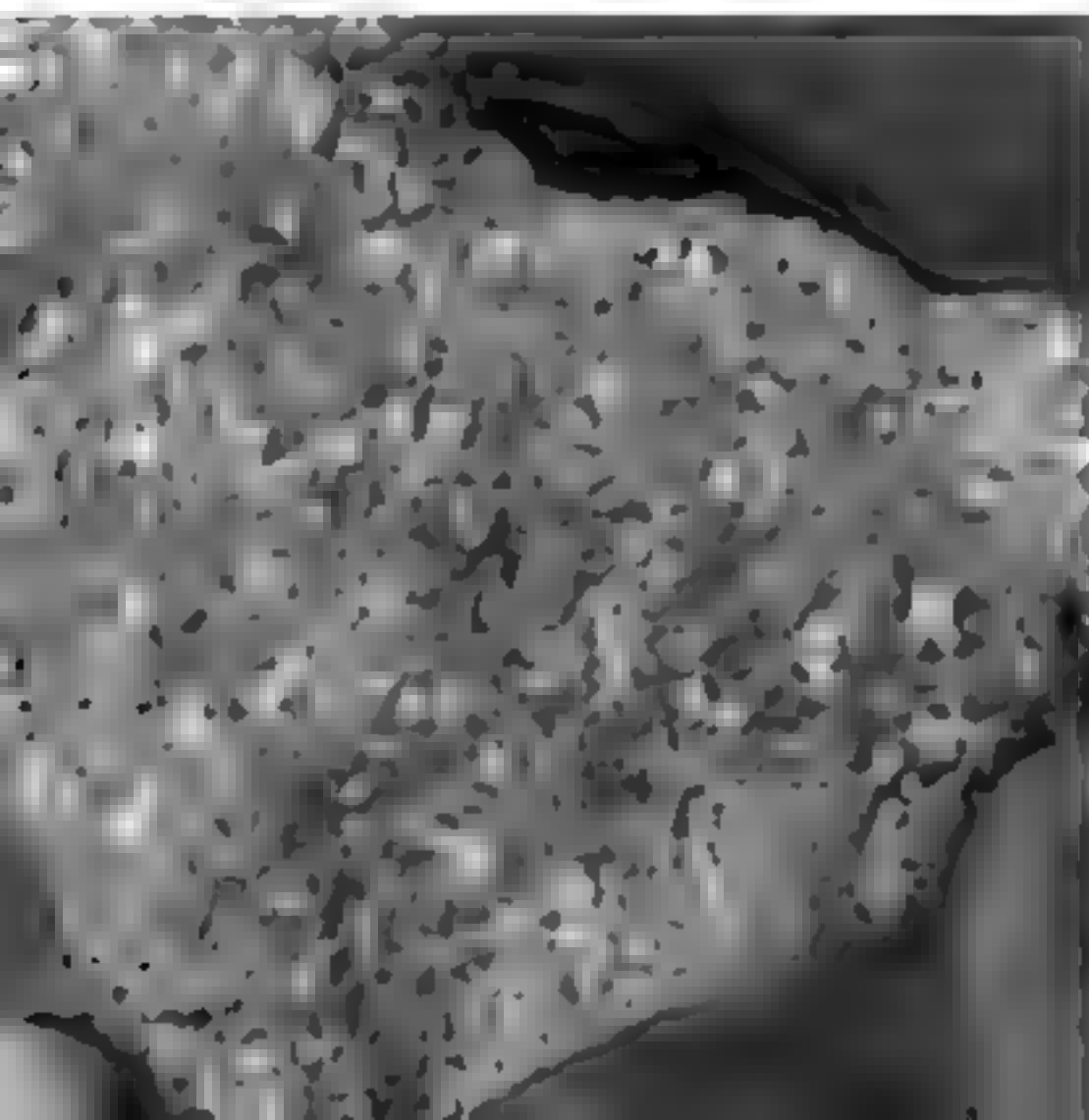
سونا / طلا / ذہب / گولڈ (Gold) :-

سونا کو انگریزی میں گولڈ عربی میں ذہب اور لاطینی زبان میں اورم کہا جاتا ہے۔اس کا رنگ شوخ سنہری ہوتا ہے۔ یہ ایک ملائم قسم کی دھات ہے۔ یہ زمین سے دیگر دھاتوں کے ساتھ ملاہوا ذرات کی صورت میں پایا جاتا ہے جسے بعد ازاں ریفائنری میں دیگر دھاتوں سے جدا کیا جاتا ہے۔یہ ایک ایسی نفیس قسم کی دھات ہے جس پہ موسمی اثرات اثر انداز نہیں ہوتے۔اس پر عام تیزابات اور الکلی اثرانداز نہیں ہوتے۔اس کو پانی کی صورت میں تحلیل کرنے کے لئے ایکواریجیا کو استعمال کیا جاتا ہے جو کہ دو مختلف "نائٹرک ایسڈ" (شورے کا تیزاب) "ہائیڈرکلورک" (نمک کا تیزاب) تیزابوں کا مرکب ہوتا ہے۔
یہ باقی سب دھاتوں کے ساتھ مکس بھی ہوسکتا ہے اور بعد ازاں ان کو جداجدا کرنا بھی ممکن ہے۔سونا اور دیگر دھاتوں کے مرکب کو اگر تیز آگ میں پگھلایا جائے توآہستہ آہستہ سونے کے علاوہ دیگر تمام دھاتیں جل جاتیں ہیں۔
اس کا ایٹمی وزن 196.97 ہے اور اس کا ایٹمی نمبر79 ہے۔سونا اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ علم تاریخ۔ کیوں کہ قرآن میں اور دیگر مذہبی اور تاریخی کتابوں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔دنیا کہ مختلف علاقوں میں آثار قدیمہ سے بھی اس کی موجودگی کے شواہد ملتے ہیں اور ہر دور میں اس کی اہمیت مسلم رہی ہے۔سونا دنیا کے کئی ممالک میں پایا جاتا ہے جن میں اکثریت مسلم ممالک کی ہی ہے اور ان میں پاکستان بھی شامل ہے۔پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں تیل اور تانبہ کے علاوہ سونے کے بھی وسیع ذخائر ہیں تاہم ابھی تک اس کو نکالنے کا باقاعدہ آغاز نہیں کیا گیا۔
سونے میں موجود چاندی کو الگ کرنے کو انگریزی میں gold parting کہتے ہیں۔ انسان نے سونے میں سے چاندی الگ کرنے کا فن لگ بھگ 2,600 سال پہلے لیڈیا (ترکی) میں دریافت کرلیا تھا اور سونے کے سکے بنانے شروع کیئے۔

سونا 1064 ڈگری سنٹی گریڈ پر پگھلتا ہے۔ جب سونے کو پگھلایا جاتا ہے تو اس میں موجود بہت ساری دھاتیں جیسے زنک اور قلعی وغیرہ ہوا کی آکسیجن سے مل کر آکسائیڈ میں تبدیل ہو جاتی ہیں، جو اوپر تیرنے لگتا ہے اور بآسانی الگ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اتنی سخت حرارت پر بھی سونا آکسائیڈ بناتا ہے، نہ ہی چاندی۔ یعنی سونے کو جلانے سے کئی دوسری کثافتیں تو الگ ہو جاتی ہیں، مگر چاندی الگ نہیں ہوتی۔ کُپی کے طریقے (Cupellation) سے سیسہ بھی الگ کیا جا سکتاہے، مگر چاندی پھر بھی الگ نہیں ہوتی۔

سونا پانی سے 19.32 گنا بھاری ہوتا ہے یعنی کہ اس کی سپیسیفک گریوٹی 19.32 ہے۔ سونا 1065 سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر پگھلتا ہے یعنی کہ اس کا میلٹنگ پوائنٹ 1065 سینٹی گریڈ ہے۔ سونا 2600 سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر ابلنے لگتا ہے یعنی کہ اس کا بوائنگ پوائنٹ 2600 سینٹی گریڈ ہے۔

اسی سونے کو پلاٹینیم کے ساتھ ایک مخصوص مقدار میں ملا کر سفید سونا یا وائٹ گولڈ کا نام دیا جاتا ہے۔ دنیا کے کچھ ممالک میں وائٹ گولڈ کے زیورات کا رواج ہے۔

سونا کو زیورات کے علاوہ طب، ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں دوائیوں کے طور پہ استعمال میں لایا جاتا ہے۔
دور جدید میں اس کا استعمال الیکٹرونکس کے پرزہ جات کی تیاری میں بھی کیا جاتا ہے جیسے موبائل، گھڑیوں اور کمپیوٹر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔
زمانہ قدیم میں اس کے برتن، آرائشی سامان، بادشاہوں کے تخت، اسلحہ کے اوپر نقش نگار، مورتیوں اور بت وغیرہ بنانے کے آثار ملتے ہیں۔
ماضی بعید اور قریب میں سکہ اور کرنسی کے طور پہ سونا استعمال کیا جاتا تھا اور دیگر ملکوں سے لین دین میں سونا کا ہی استعمال ہوتا ہے۔ دنیا کی قیمتی دھات ہونے کی وجہ سے آج بھی بینک ممالک اور حکومتیں اپنے اثاثہ میں سونے کی موجودگی کو یقینی بناتی ہیں۔

مصنوعی سونا اور چاندی :۔
سونا اور چاندی دونوں قدرتی دھاتیں ہیں۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو ان دونوں دھاتوں کو مصنوعی طریقہ کار یا مزید دھاتوں کی ہیئت کو بدل کر سونا اور چاندی بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ان کو کیمیا گر کہا جاتا ہے ایسے لوگ تقریباً ہر معاشرے میں پائے جاتے ہیں۔ اس طبقہ میں سونا کو عموماً شمس اور چاندی کو قمر کہا جاتا ہے ان کے متعلق مزید تفصیل ان کا حاصل اور اس حوالے سے اپنے اور اپنے آباء کے ذاتی تجربات اور دیگر بہت کچھ ان شاء اللہ جلد ہی قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

(84)
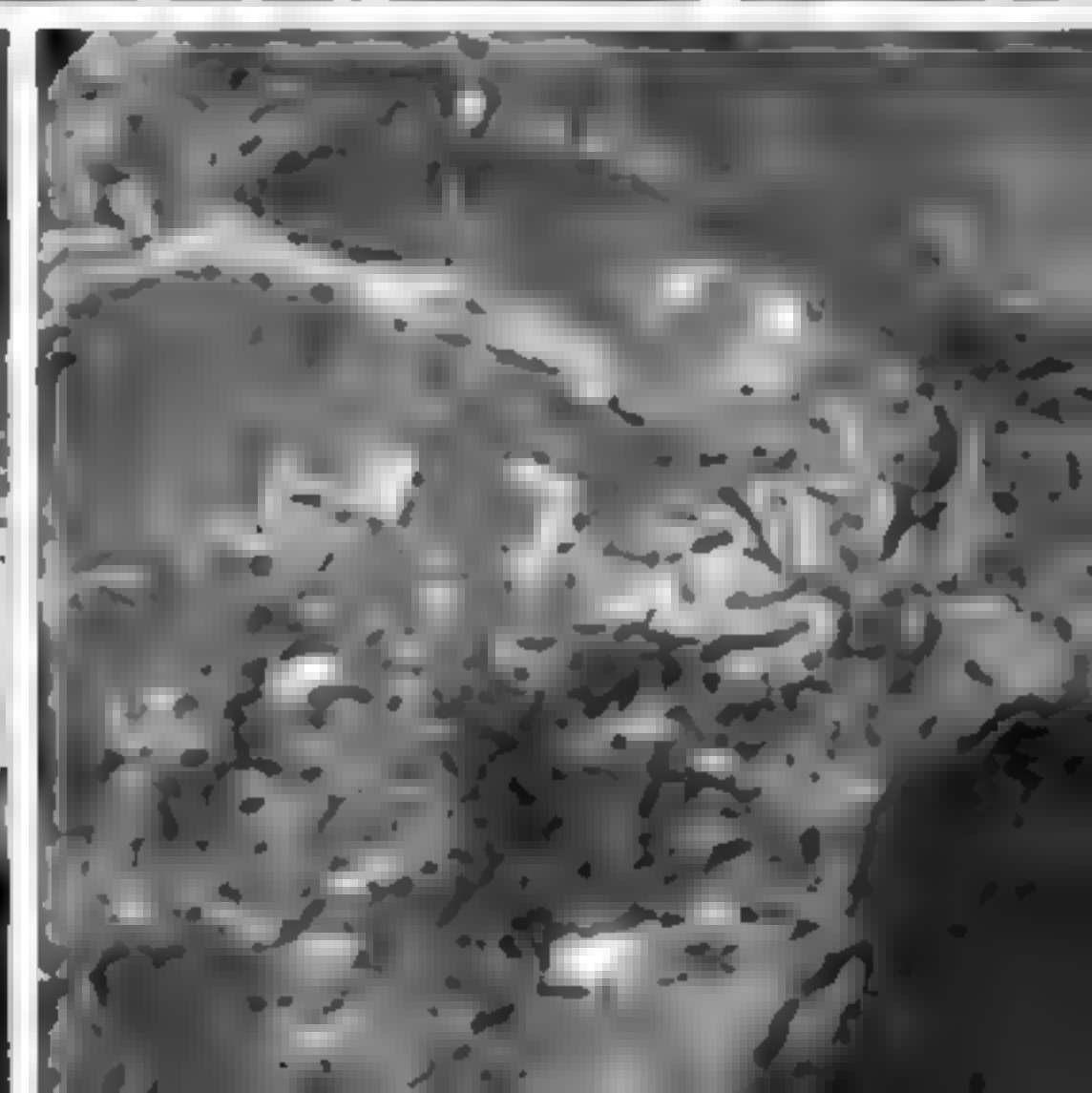
املتاس / خیار شنبر / (Purging Cassia) :-

دیگر نام۔
عربی اور فارسی میں خیار شنبر ، سندھی میں سونڈالی ، بنگالی میں چمکنی ، سنسکرت میں سورنکا ،نیپالی میں راج برکش اور انگریزی میں پرجنگ کیسیا کہتے ہیں۔

ماہیت۔
املتاس کادرخت دو قسم کاہوتا ہے۔ایک درمیانے قد کا خوبصورت درخت جو لگ بھگ پندرہ فٹ کا ہوتا ہے۔اور دوسرا 25سے30فٹ کے قریب پہاڑی علاقوں میں ہوتا ہے۔اس کی شاخیں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔شاخوں سے ایک طرح کا رس نکلتا ہے۔جو سرخ رنگ کااور جم جاتا ہے۔اس کے پتے ہوتے ہیں جو سردیوں میں جھڑ جاتے ہیں۔اس کا اگلاسرانوکدار ہوتا ہے۔ پھلی کے اندر سیاہ رنگ کے روپے کے برابر ٹکیاں جن کو گودو کہا جاتا ہے۔گودا اور پوست دواًاستعمال کیا جاتا ہے۔

رنگ ۔
گودا سیاہ بدبودار ،بیج سفید بغیربو کے پھول زرد ۔

ذائقہ۔
شیریں لیکن بدمزہ اور بدبو دار ہوتا ہے۔

مقام پیدائش۔
یہ زمانہ قدیم سے بر صغیر کادرخت ہے۔ویدطب والے سے اس کے افعال جانتے تھے لیکن یونانیوں کو اس کا علم نہ تھا اور عربوں کے توسط سے یونانیوں کو اس کا علم ہے۔یہ پاکستان ، ہندوستان ،جزائر غرب الہند ،برازیل،اور افریقہ کے گرم حصوں میں پایا جاتا ہے۔

گوداملتاس :-

دیگر نام۔
مغز فلوس خیار شنبر، مغز املتاس فارسی میں عسل خیار شنبر اس کی ماہیت اوپر پھلی میں بیان کردی گئ ہے۔

ماہیت۔
گرم تر درجہ اول بعض کے نزدیک معتدل ۔

مزاج۔
مسہل ۔ملین سینہ ، محلل اورام خصوصاً اورام حلق ۔

استعمال۔
مناسب ادویہ کے ہمراہ ہر ایک خلط کا مسہل ہے بطور مسہل ہر ایک عمر اور ہر ایک حالت حتیٰ کہ حاملہ عورتوں کو بھی استعمال کراسکتے ہیں۔کھانسی دمہاور سینہ کی خشکی کو دور کرنے کیلیئے اس کا لعوق بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ورموں کو تحلیل کرنے کیلیئے اس کاضماد لگاتے ہیں۔وجع المفاسل اور نقرس میں بھیاس کاضماد مستعمل ہے۔ورم جگر ،یرقان معدہ و جگراور بخاروں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔املتاس کو گنے یا آملہ کی رس کیساتھ دینے سے یرقان دور کرتا ہے۔اورام حلق مثلاًخناق وغیرہ میں آب مکویا شیر گاؤ کے ہمراہ اس کا جو شاندہ بنا کر غرغرے کرانا بہت مفید ہے۔املتاس کی پھلی کو جلا کر کوئلہ کرلیں اور پھر باریک پیس لیں یہ مناسب بدرقہ کے ہمراہ دمہ کھانسی کیلیئے مفید ہے۔مدرحیض اور معجّل ولادت ہے گودہ املتاس کو تنہا دینے سے پیٹ میں مروڑ پیدا ہوتا ہے۔اس لئے اس کو روغن بادام یا شیرہ بادام ملا کر دیتے ہیں۔

نوٹ۔مغز املتاس کو جوش دینے سے اس کی قوت ضعیف ہوجاتی ہے۔

نفع خاص مسہل اخلاط ثلاثہ اور ملین صدر ۔

مضر۔
ذحیرو مروڑ پیدا کرتا ہے۔

مصلح۔ مستگی، انیسوں اور روغنیات ،

بدل۔تربداور ترنجبین (اسہال کیلئے)

مقدارخوراک۔ دوتولہ سے چار تولہ (چالیس گرام تک)

املتاس کاپوست :۔

ماہیت۔ املتاس کے پوست سے مراد پھلی کا بیرونی چھلکا جو سخت اور بھورایا سیاہی مائل ہوتا ہے۔اور یہ بھی بطور دواء مستعمل ہے۔

مزاج۔ گرم وخشک درجہ دوم۔

افعال۔مدر حیض ، مخرج جنین و مشیمہ ۔

استعمال۔پوست املتاس کوزعفران اور عرق گلاب کے ہمراہ اخراج جنین واخراج مشیمہ میں اس کاجو شاندہ مناسب ادویہ کے ساتھ مستعمل ہے۔اس کے علاوہ زیادہ احتباس حیض اور عسرحیض میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

نفع خاص۔مدرحیض۔

مضر۔مسقط جنین۔

مقدارخوراک۔ چھ سے دس گرام تک (چھ سے ایک تولہ)

مشہور مرکبات۔
لعوق خیار شنبر۔

سنکھیا / سم الفار / مرگ موش / آرسینیک (Arsenic) :-

دیگر نام۔
عربی می سم الفار یا شک فارسی میں مرگ موش ہندی میں سنکھیا انگریزی میں آرسینک اور گجراتی میں شومل کھار کہتے ہیں۔

ماہیت۔
سنکھیا معدنی گندھک سرمہ سیاہ اور سونا مکھی کے ہمراہ کان سے نکلتا ہے خالص حالت میں بہت کم نکلتا ہے۔ ناخالص حالت میں اس کو خالص قسم کی بھٹی میں آنچ وغیرہ دیتے ہیں۔تو گندھک اور لوہا وغیرہ میں پگھل کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔ سنکھیا آکسیجن کے ہمراہ بخارات بن کر ٹھنڈی جگہ جمع ہو کر جم جاتا ہے۔
اس کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔

اقسام سنکھیا۔اس کی کئی اقسام ہیں۔ا۔بلوری ۲۔دودھیا بہترین قسم سمجھی جاتی ہے۔بلوری قسم تیں گنا اور دودھیا قسم اسی گنا پانی میں حل ہو جاتا ہے۔

مزاج۔ گرم خشک درجہ چہارم ۔(زہر قاتل)

افعال۔مقوی بدن مقوی اعصاب وباہ ،دافع امراض ،بلغمی وریاحی مقوی معدہ ، مصفی خون ،دافع حمیات قاتل جراثیم اکال مجفف قلت الدم ۔

استعمال ۔
سنکھیا کو ضعف بدن قلت الدم ضعف معدہ ،لقوہ وجع المفاصل عرق النساء درد کمر سرفہ ضیق النفس اور دیگر بلغمی امراض میں استعمال کیاجاتاہے۔
مصفیٰ خون ہونے کے باعث جذام آتشک برص اور دیگر امراض فساد خون و جلدیہ میں مستعمل ہے۔
بخاروں کے علاج میں سنکھیا کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔خاص طور پر نوبتی بخاروں بلغمی بخاروں میں کھلاتے ہیں اور مقوی باہ ادویات میں شامل کرتے ہیں۔
اکال ہونے کے باعث بعض جلدی امراض کے مرہم میں بھی ملاتے ہیں۔بواسیری مسوں کے گرانے کیلئے طلاء مستعمل ہے۔اور مقوی باہ طلاؤں میں شامل کرتے ہیں۔

نفع خاص۔مقوی باہ وجع المفاصل۔
مضر۔

زہر قاتل ہے۔
مصلح۔روغن زرد کتھ

بدل۔ایک قسم دوسرے کی بدل ہے۔

کشتہ سنکھیا۔۔کشتہ سم الفارزیادہ ترکشتہ ہی اندرونی طور پر امراض مذکورہ میں استعمال کرتے ہیں۔دونوں صورتوں میں احتیاط اور معالج کا مشورہ ضروری ہے۔باہ اور اعصاب کی خاص دوا ہے۔

مقدارخوراک۔
سنکھیا کی چاول کے سولہواں حصہ سے تیسرے حصے تک ہمراہ دودھ ۔۔
کشتہ سنکھیا کی مقدارخوراک ایک سے دو چاول ہمراہ دودھ یا مکھن وغیرہ سے۔یہ کشتہ زہریلاہے۔معینہ مقدارخوراک سے زیادہ ہرگز استعمال نہ کریں۔

خاص بات۔اس کے مرکبات ایلوپیتھی میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں اور آرسینک ہومیوپیتھیک میں بھی استعمال ہوتاہے۔جو عام بخاروں سے لے کر کینسر تک کی دوا ہے۔

ARSEN

کچلہ / اذاراقی / پوائزن نٹ (Poison Nut)
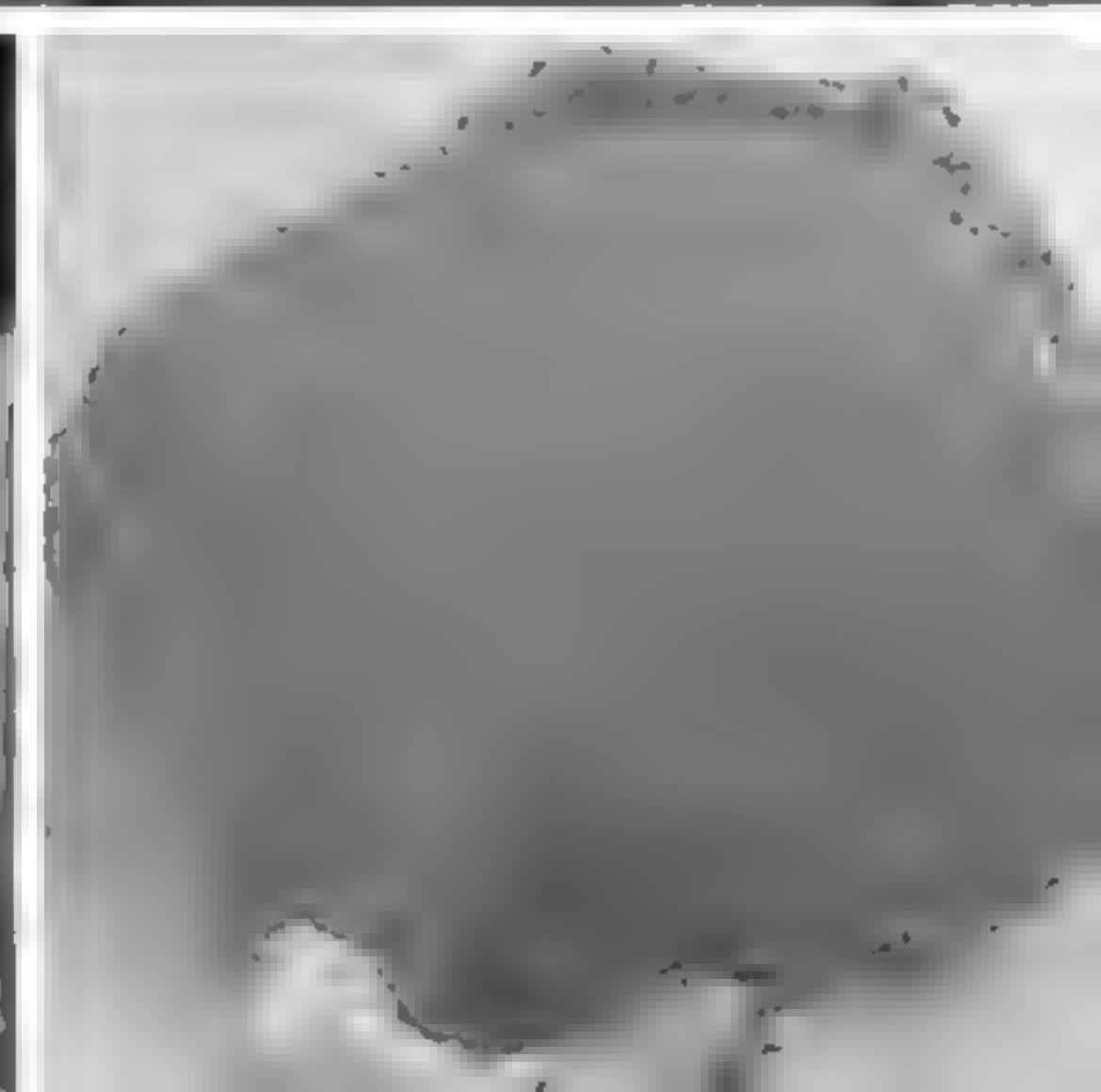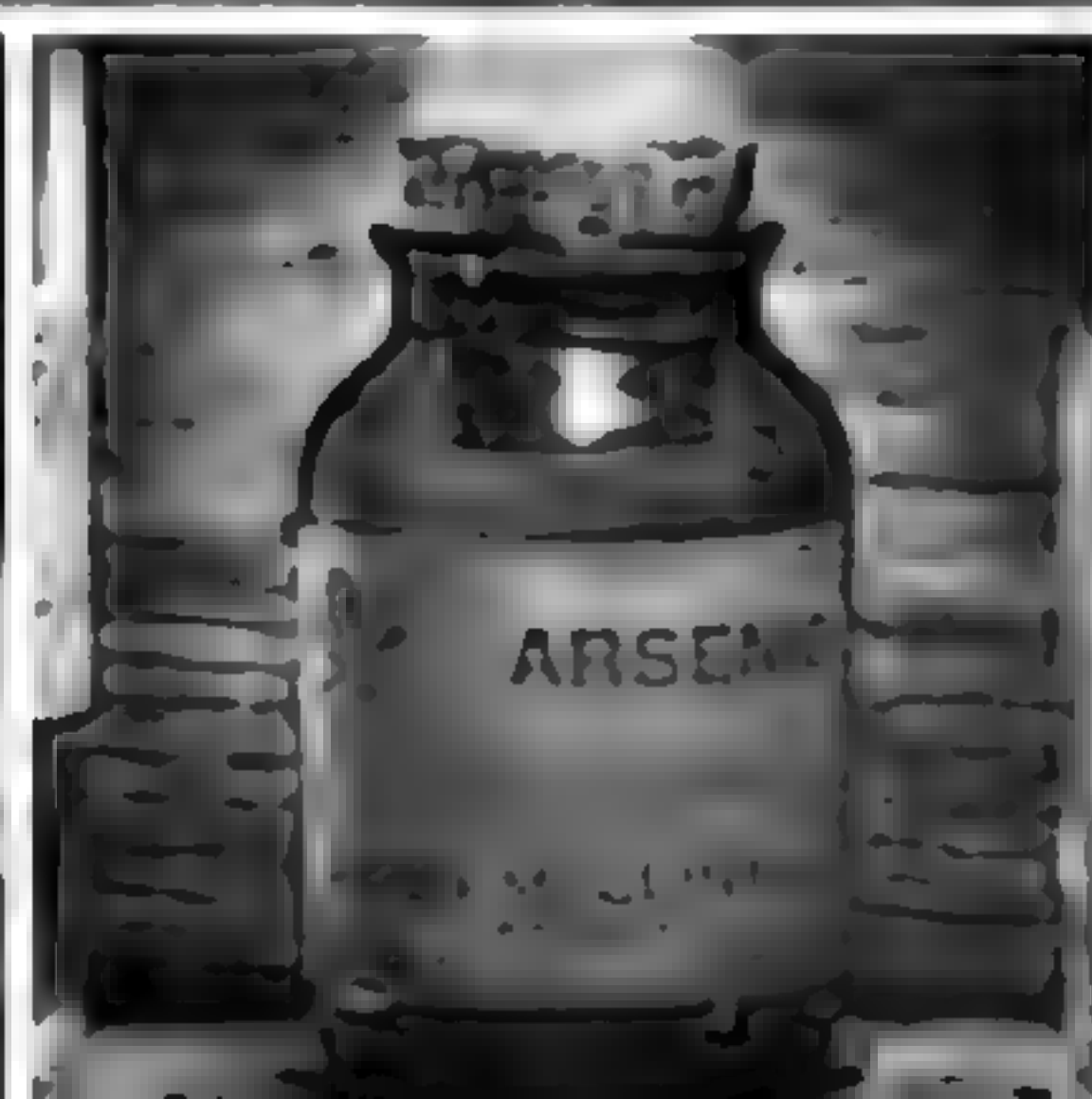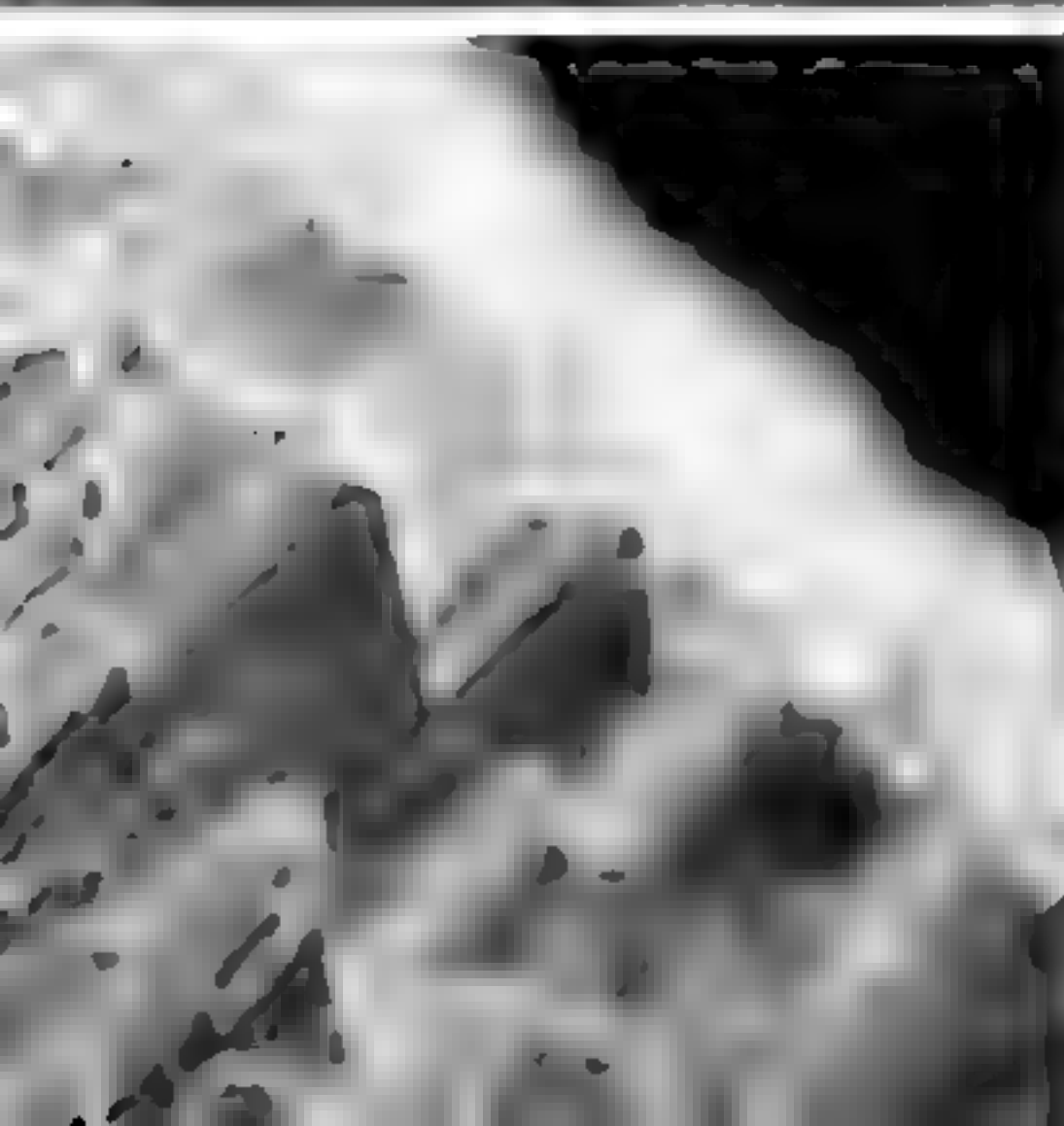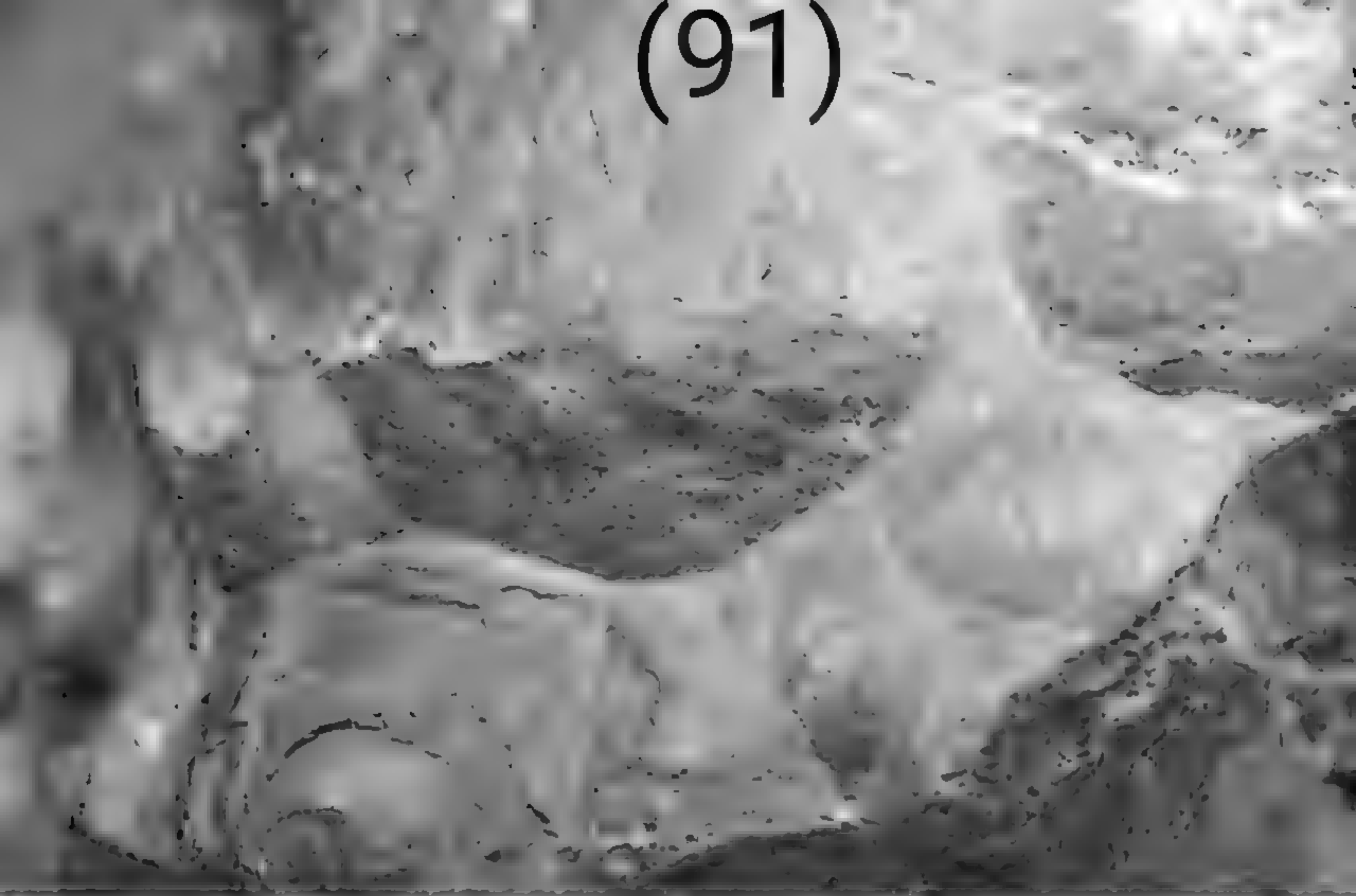
دیگر نام:-

لاطینی میں نکس وامیکا عربی میں اذراقی فارسی میں حب الغرب گجراتی میں کجرا بنگالی میں کچیلہ اور انگریزی میں "پائزن نٹ" یا ڈاگ پوائزن کہتے ہیں۔

ماہیت:-

کچلہ کا درخت عموماً چالیس سے پچاس فٹ اونچا ہوتا ہے۔یہ ہر موسم میں ہرا بھرا رہتا ہے اس کی شاخیں پتلی لیکن کافی مضبوط ہوتی ہیں۔تنا اگر کاٹا جائے تو پہلے سفید بعد میں زردی مائل بھورا ہو جاتا ہے۔پتے آم کی یا جامن کی طرح ملائم چمک دار چکنے دو سے تین انچ لمبے اور دو انچ چوڑے ہوتے ہیں ان سے بدبودار رس نکلتا ہے۔جو زہریلا ہوتا ہے۔پھول سردی اور موسم بہار میں میں دو دفعہ لگتے ہیں۔جو چھوٹے سبزی مائل زرد اور ہلدی کی بو ہوتی ہے۔اطباء نے اس کو زہریلا کہا ہے۔جو مدبر کرنے کے درمیان نکال دیا جاتا ہے۔

مقام پیدائش:-

یہ عرب کے علاوہ اڑیسہ مان بھوم مدراس کوچین ٹراونکور ساحل مالابار اور لنکا اور برما کے جنگلات میں خودرو ہوتا ہے۔

مزاج:- گرم خشک۔۔۔درجہ دوم۔

افعال:-دافع امراض بلغمیہ و عصبانیہ محرک ومقوی قلب۔مصفی خون مقوی باہ منفث بلغم محرک ومقوی قلب محلل اورام.

استعمال:-

معدہ کی غشا مخاطی کی طرف کچلہ دوران خون کو زیادہ کرتا ہے۔جس کی وجہ سے معدیہ رس زیادہ ہو کر بھوک بڑھ جاتی ہے اور ہاضمہ کو تیز کر دیتی ہے ااور مسہل تاثیر پیدا کرتی ہے۔کم مقدار میں قلب و عضلات میں تحریک پیدا کرتی ہے۔اور لقوہ درد کمر عرق النساء نقرس میں بکثرت اندرونی و بیرونی مستعمل ہے۔مقوی اعصاب و باہ ہونے کی وجہ سے ضعف باہ میں صدیوں سے مستعمل دوا ہے منفث بلغم ہونے کے باعث سرفہ ضیق النفس اور مرض سل میں بھی بکثرت استعمال ہوتا ہے۔استرخائے مثانہ کی وجہ سے بازبار پیشاب آنے کیلئے خاص دواء ہے۔ مصفیٰ خون ہونے کے باعث آتشک جیسے امراض فساد خون میں کھلایا جاتا ہے۔

خاص استعمال:-

کچلہ مدبر کے استعمال سے منشیات مثلاً بھنگ افیون اور ہیروئن وغیرہ کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔اور تمام طاقتیں بحال ہو جاتی ہیں ۔

بیرونی استعمال:-

محلل ہونے کی وجہ سے اورام پر خصوصاً طاعون کی گلٹی پر اس کو گھس کر طلاء کرتے ہیں ۔بواسیری مسوں میں خارش ہو تو اسے تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ مسوں پر لگاتے ہیں اور وجع المفاصل وغیرہ کے لئے روغن کنجد میں اس کو جلا کر مالش کرتے ہیں ۔

تدبیر علاج سمیت:-
سٹامک ٹیوب سے معدہ کو دھوئیں یا باربار قے کرائیں اور تشنج سے قبل دودھ اور گھی باربار پلائیں یا کوئی مقئ دواء دے کر قے کرائیں پھر پوٹاشیم برومائیڈ ایک ڈرام ایک گلاس پانی میں ملاکر پلائیں اگر سانس بند ہونے کا خطرہ ہوتو مصنوعی تنفس جاری کریں اس کے بعد مناسب ادویہ کے علاج کریں۔

نفع خاص:-مقوی اعصاب وباہ۔

مضر:-غیر مدبر اور تشنج پیدا کرتا ہے۔

مصلح:-شکر لعابات روغنیات۔

بدل:-بھلانوں

مقدار خوراک:-آدھ رتی سے ایک رتی تک کچلہ مدبر۔

مشہور مرکب:-معجون اذارای،حب اذارای،روغن کچلہ۔

جوہر کچلہ:-
اس کی وجہ سے خون آکسیجن کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔اور کاربانک ایسڈ گیس کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔لیکن زیادہ مقدار میں بھی یہ زہر قاتل ہے۔

(95)
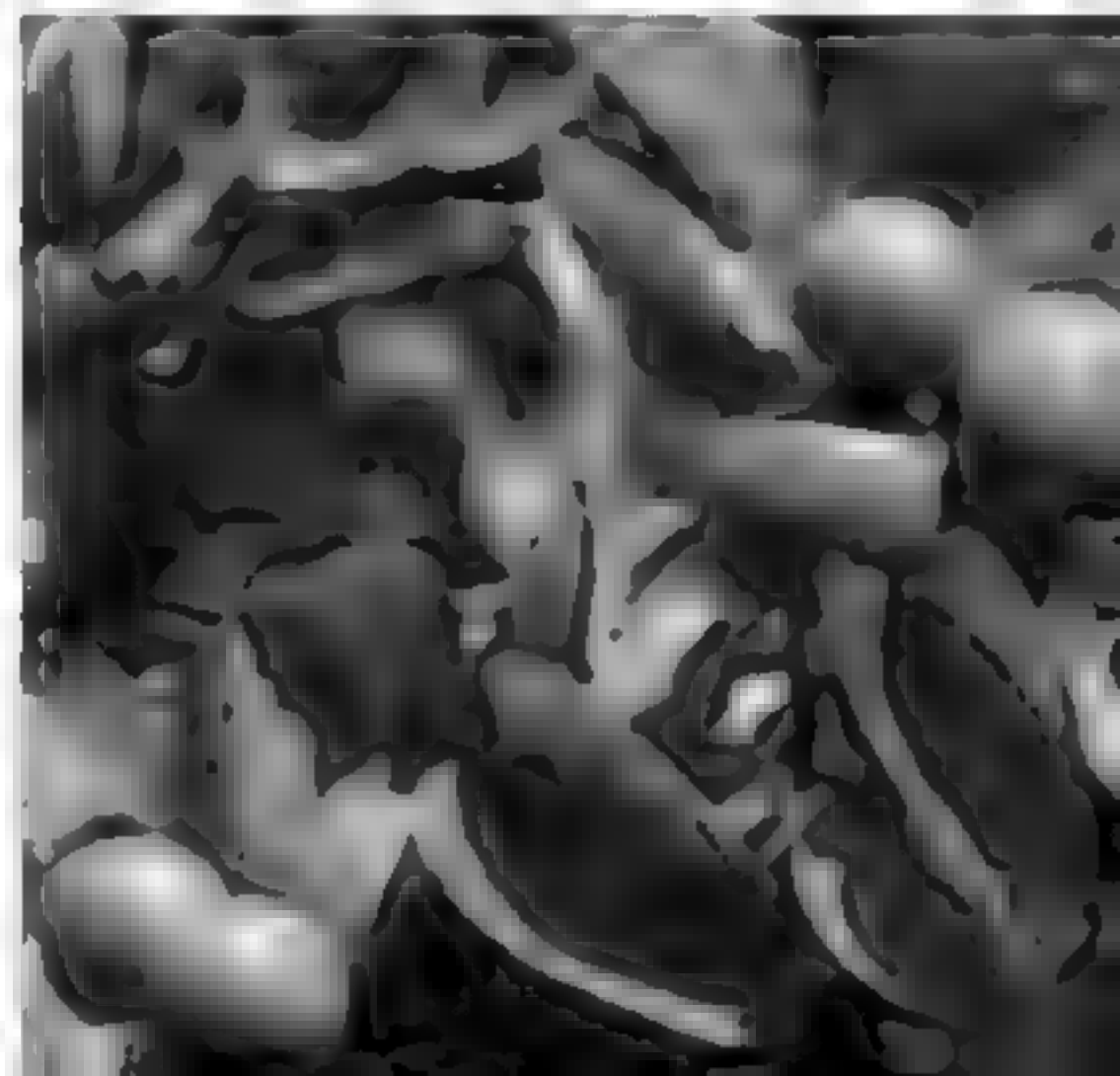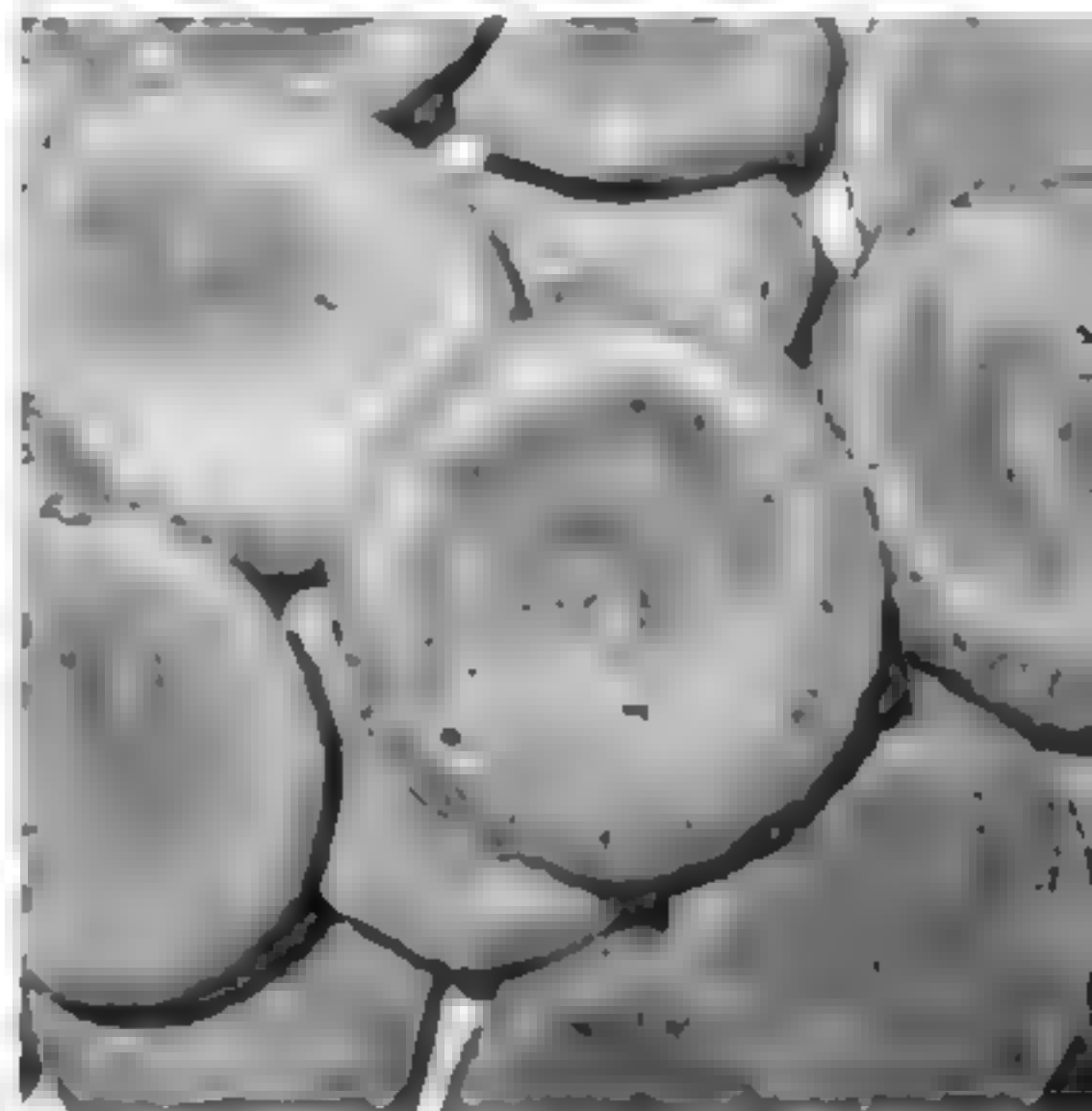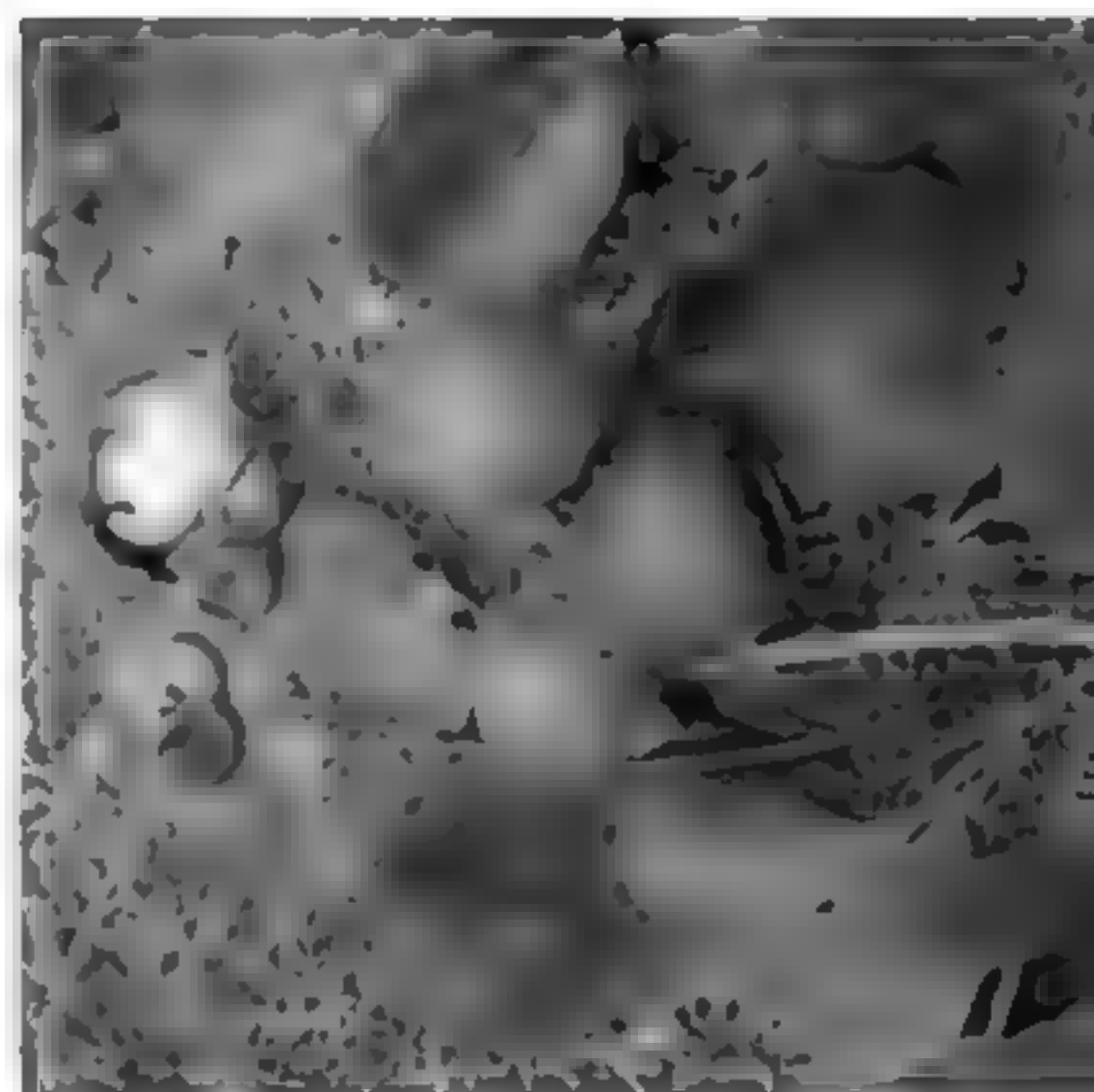
ثعلب مصری / خصیتہ الثعلب / (Salep) :-

دیگر نام۔
عربی میں خصیتہ الثعلب فارسی میں خانہ روباہ روباہ ہندی میں ثعلب مصری کاغانی میں بیر غندل بنگالی میں مسالم مچھری۔

ماہیت۔
ثعلب مصری کے پودے کو جب پھول لگتے ہیں تو یہ ایک سے دو فٹ اونچا ہوتا ہے۔پتے جڑ کے نزدیک سے نکلتے ہیں اور برچھی کی نوک کی شکل کے ہوتے ہیں۔اور دو سے پانچ انچ لمبے ہوتے ہیں۔پھول دو تین انچ لمبے اور گلابی رنگ کے اور شاخوں کے سروں پر بہت اکٹھ لگتے ہیں۔جڑ ہاتھ کے پنجے کی طرح اس کو ثعلب پنجہ کہتے ہیں یا بالکل گول جس کو ثعلب مصری کہا جاتا ہے۔پھول اس کو مارچ میں لگتے ہیں۔

مقام پیدائش۔
یہ سطح سمندر سے تین ہزار سے سولہ ہزار میٹر بلندی پر ہوتی ہے۔ہندوستان کے علاوہ پاکستان افغانستان مصر روم میں پیدا ہوتی ہے۔مشہور مصر کی ہے لیکن رومی زیادہ بہتر ہے۔

اقسام
ثعلب مصری کی کئی اقسام ہیں۔ثعلب ہندی ثعلب مصری، ثعلب پنجہ ثعلب لاہوری اور اقسام اور ایلوفیاوغیرہ۔

مزاج۔
مؤلدو مغلظ منی مسمن بدن مقوی اعصاب مقوی باہ۔

استعمال:۔
ثعلب مصری کوزیادہ تر سفوف کرکے تقویت باہ تولید و تغلیظ منی کے لئے دودھ کے ہمراہ کھلاتے ہیں۔مقوی وممسک ہے پٹھوں کو قوت دیتاہے اکثر سفوف مقوی باہ معاجین میں ثعلب کو شامل کرتے ہیں۔تازہ ثعلب کا مربہ بناتے ہیں۔اس کا باریک سفوف چمچہ خرد ایک پیالہ بھر دودھ میں ملا کر فرنی پکائی جائے تو نہایت مقوی غذا بن جاتی ہے۔
حکیم علوی خان کا قول ہے کہتازہ ثعلب مفید ہے اور جب خشک ہوجاتی ہے تو اس کا فعل باطل ہوجاتاہے۔ثعلب کی شاخ اور پتوں کو تیل میں پکا کر لگانا باہ کیلیئے فائدے مند ہے۔یہ فالج لقوہ اور امراض بلغمی کیلیئے مفید ہے۔

نفع خاص۔ مقوی باہ مولدو مغلظ منی

مضر۔ قم معدہ اور گرم مزاجوں کیلئے۔

مصلح۔
آب کاسنی سکنجبین۔

بدل۔
بوزیدان۔

مزید تحقیق۔ ثعلب مصری اعلیٰ قسم میں زیادہ جز گوند کو ہوتا ہے جوکہ تقریباً48 فیصد جوہر 28 فیصد شکر ایک فیصدی راکھ دو فیصدی فاسفیٹ کلورائیڈ پوٹاشیم کیلشیم ایلبومن وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

مقدار خوراک۔
تین سے پانچ گرام۔

مشہور مرکب۔
معجون ثعلب سفوف الثعلب معجون مغلظ وغیرہ۔
سفوف شاہی خاص معجون الخاص اور جوارش مقوی۔
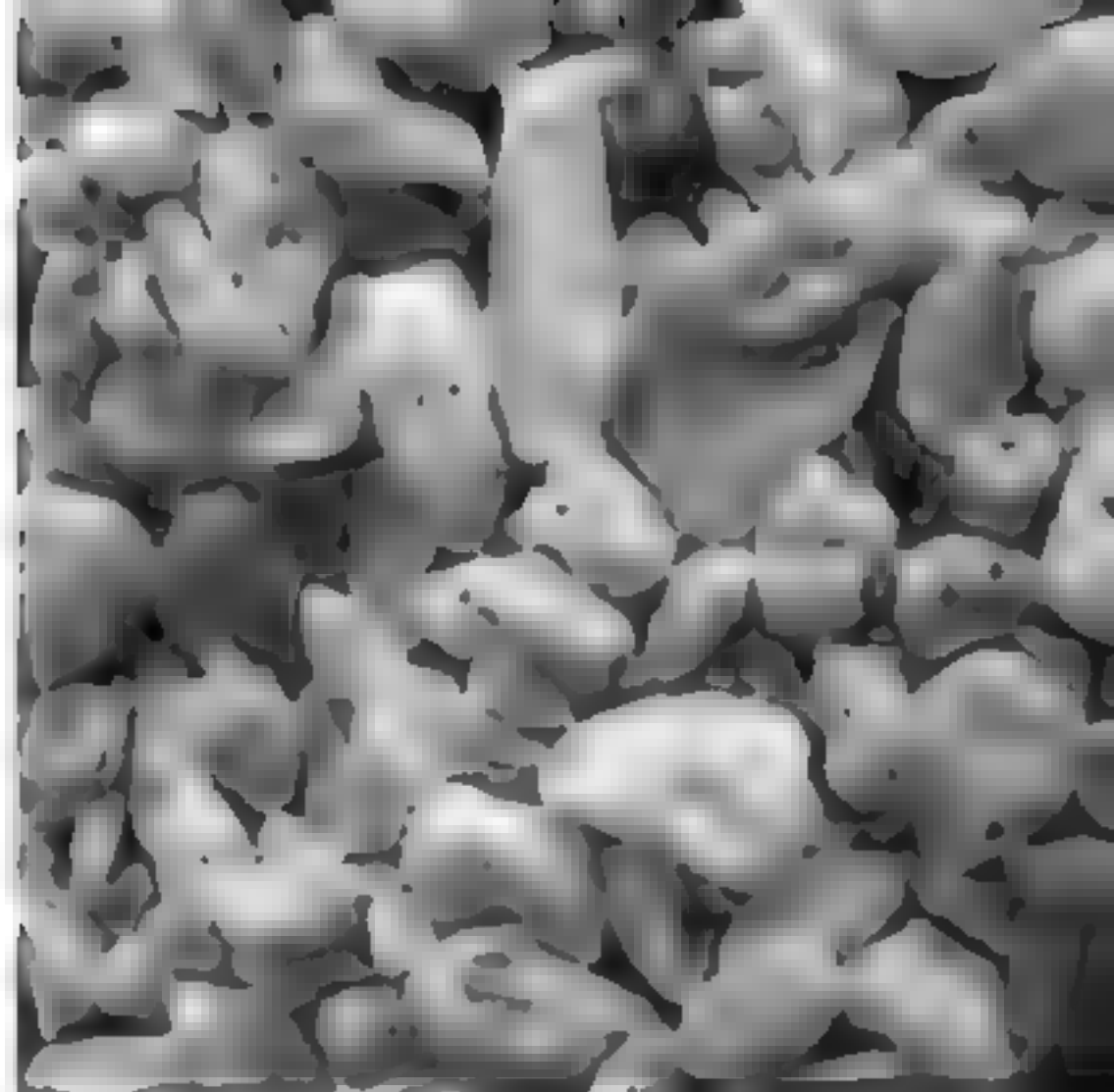
کریلا :-

ماہیت۔
یہ ایک مشہور ترکاری ہے۔جس کی بیل درمیان سے دھاگے کی طرح بہت لمبی ہوتی ہے۔اور پتے پھٹے ہوئے کھردرے ان پر کانٹے ہوتے ہیں پھول زرد رنگ کے جو نرم اور خوبصورت ہوتے ہیں ۔ پھل یعنی کریلاایک انچ سے لے کرپانچ چھ انچ تک لمبے دونوں سروں پر پتلے اور درمیان سے موٹے ہوتے ہیں ۔کریلے کے اوپر چھوٹے پھوڑوں کی طرح ابھار ہوتے ہیں ۔ تخم کدو کی طرح اور کھردرے ہوتے ہیں لیکن دوسری قسم کے کریلے پتلے اور کافی لمبے ہوتے ہیں جو کھانے میں بھی لذیز ہوتے ہیں اس کی ایک قسم جنگلی ہے۔اس کے اوپر کریلے کی طرح ابھار تو ہوتے ہیں لیکن ان کی طرح بیج نہیں ہوتے ۔ ان کا ذائقہ کریلے کی طرح ہوتا اور اس کو مرض زیابیطس میں مفید خیال کیاجاتاہے اس کو پنجاب پاکستان میں چوہنگ کہتے ہیں ۔

مزاج۔
گرم خشک۔۔درجہ سوم۔

افعال ۔
مقوی معدہ ،ملین شکم منفث بلغم قاتل کرم شکم دافع موٹاپا،دافع ذیابیطس ۔

استعمال۔
کریلے کو عموماًبطور نانخورش استعمال کرتے ہیں اکثر گھر میں اسے چھیل کر نمک مل کر کچھ دیر کے لئے رکھ دیاجاتاہے۔ اس سے تلخ پانی نکل جاتاہے۔اس کے بعد پیاز ،چنے کے دال تنہا یا گوشت کے ساتھ پکا کر کھاتے ہیں اس طرح تلخی تو کم ہوجاتی ہے۔ لیکن اس کا اثر بھی زائل ہو جاتاہے۔بہتر یہ ہے کہ اس کا تلخ پانی نکالانہ جائے ۔بعض لوگ اس کے اندر کا بیج نکال کراس میں قیمہ یا کوئی دوسری چیز بھر کر اس کو پکاتے ہیں جوکہ بھرے ہوئے کریلے کے نام سے مشہور ہے اور کریلے مجھے ہر طریق پکے ہوئے پسند ہیں ۔

جالی ہونے کی وجہ سے اس کا رنگٹ آنکھوں کے امراض جالہ پھولا دھند میں استعمال کرنا مفید ہے۔ دردوں میں اس کا لیپ آرام دیتا ہے۔ سرکہ کے ہمراہ کریلے کو پیس کر لگانا ورم گلو کو تحلیل کرتا ہے۔
دافع ذیابیطس ہونے کی وجہ اس کا دو تولہ پانی ہر روز نہار منہ پینا یا اس کو خشک کر کے اس کا سفوف بنا کر دو ماشہ سے تین ماشہ تک استعمال کرنا مفید ہے اگر اس کے ساتھ چھال فالسہ کا خیساندہ بھی استعمال کریں تو انتہائی مفید ہے اس کا تازہ رس یرقان اور خون کو صاف کرتا ہے۔ اس کے پانی کا رس قاتل کرم شکم ہے۔
منفث بلغم ہونے کی وجہ سے دمہ کھانسی میں استعمال کرتے ہیں اس کے علاوہ وجع المفاصل نقرس استسقاء اور ورم طحال میں کھلانا مفید ہے۔ اس کا پانی دو دو تولہ صبح و شام اور روغن زیتون دو تولہ دودھ میں ملا کر سوتے وقت پلانا بہت مفید ہے۔

نفع خاص۔ دافع امراض بلغمی۔

مضر۔ خشکی پیدا کرتا ہے۔

مصلح۔ مرچ سیاہ، فلفل دراز روغن۔

مقدار خوراک۔
پتوں کا پانی ایک تولہ سے دو تولہ۔
سفوف خشک کریلا ایک سے تین گرام تک۔

(101)
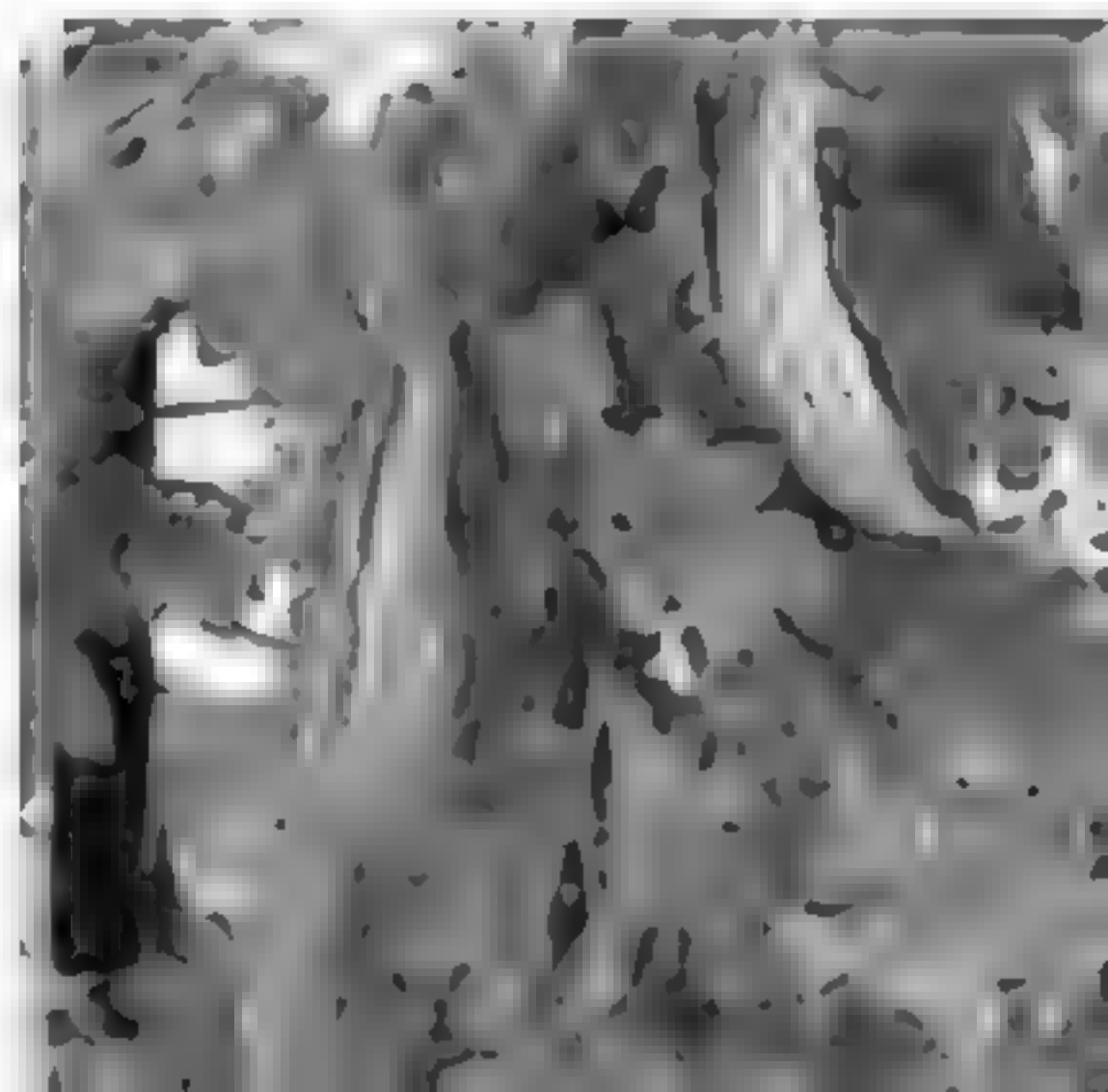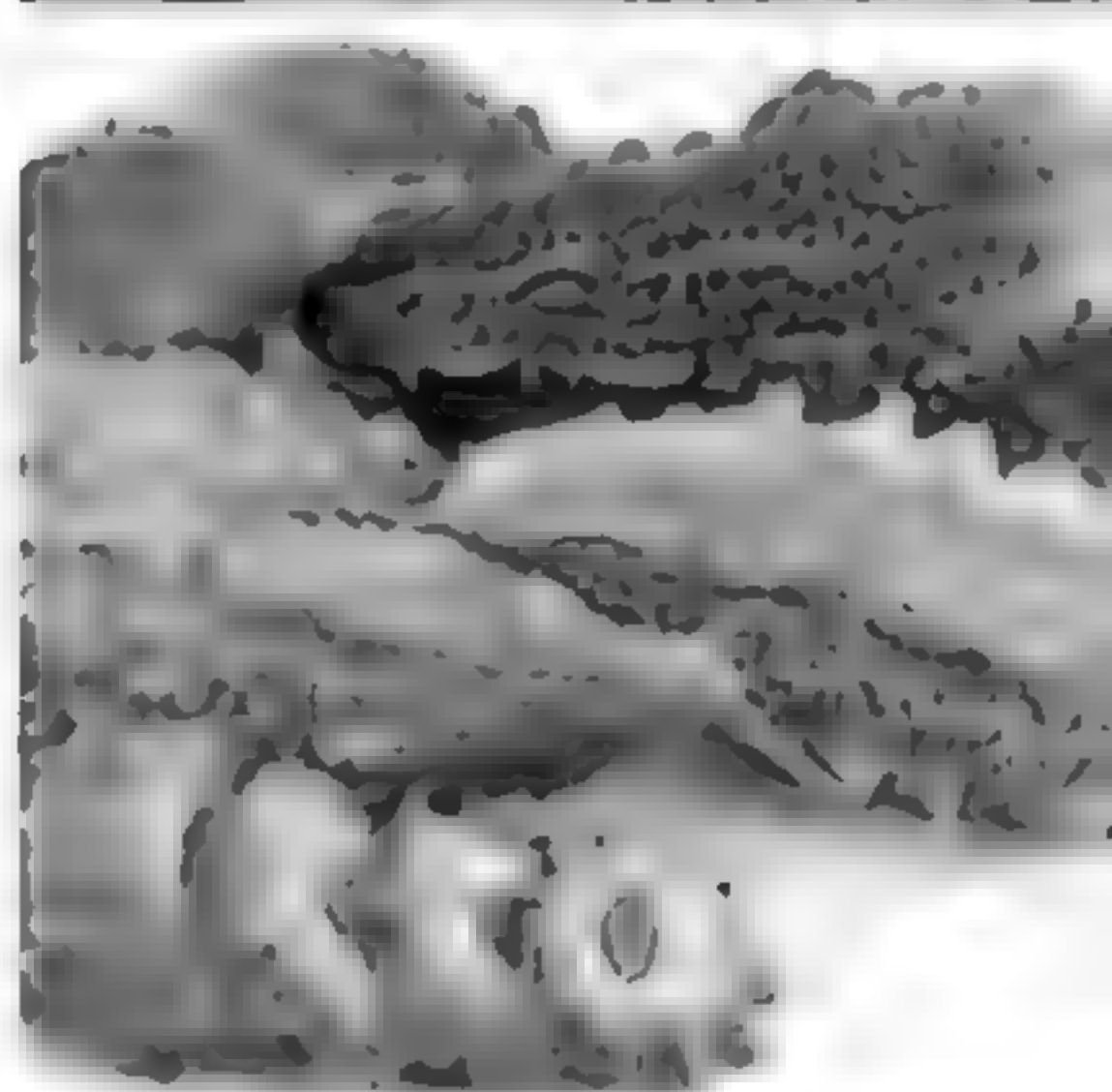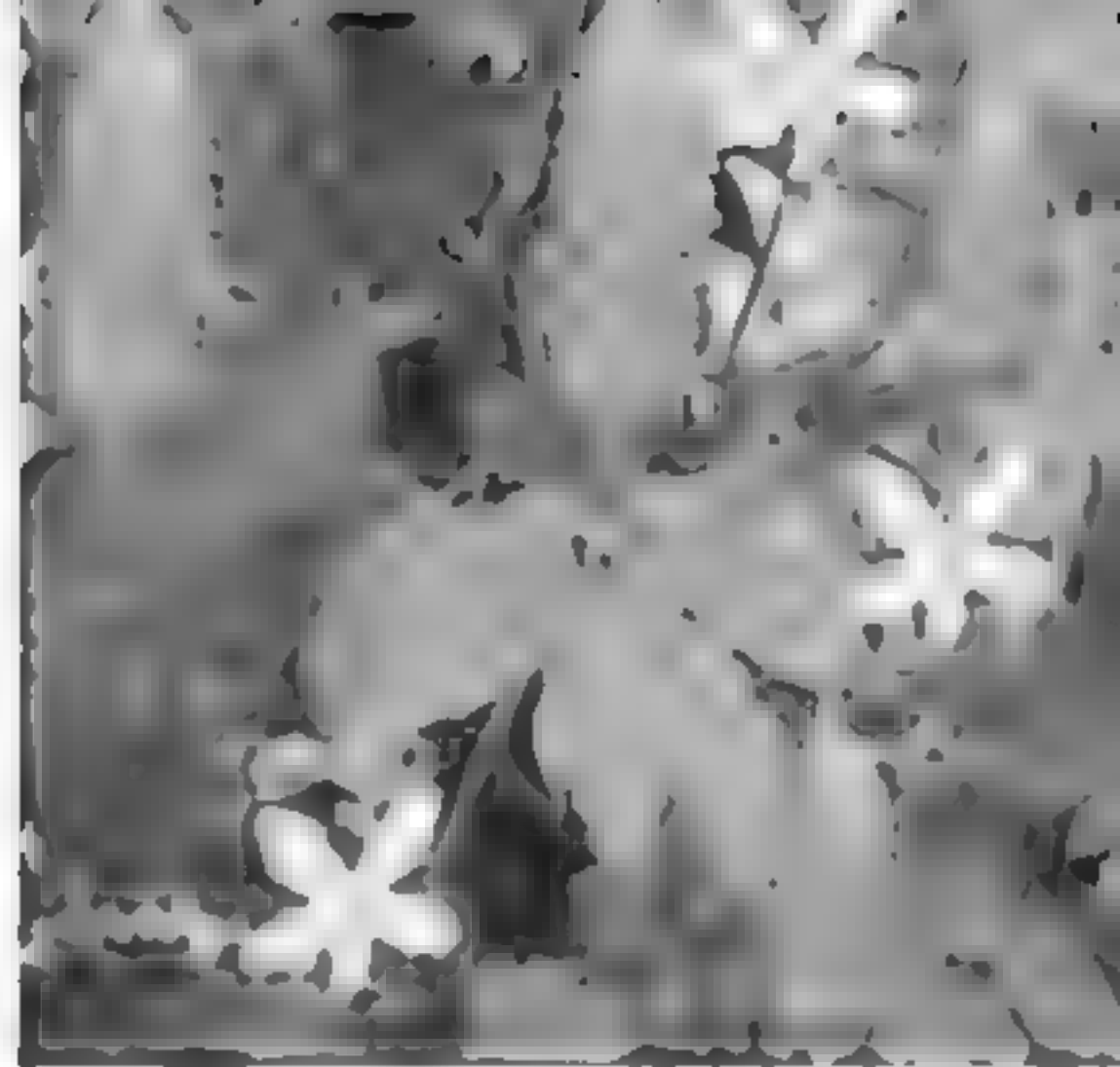
(102) دہماسہ بوٹی / فووگونیا ابرے بکا / (Fagonia):-

دیگرنام۔
ہندی و بنگلہ میں ورالبھا، گجراتی میں دھماسو سنسکرت میں جواسا، بنگالی میں کمل سندھی میں ڈاما ہو۔

ماہیت۔
اس کے پودے پھیکے سبزی مائل بہت سی شاخوں والے لگ بھگ ایک سے ڈھائی فٹ اونچے پتے سناکے پتوں کی طرح سالم اور جن میں دھاریوں والے ایک سے ڈیڑھ انچ لمبے کانٹے پھول سردیوں میں ہلکے زنگ کے سرخ ہوتے ہیں ۔ پھل پانچ خانوں والے ان کے اوپر ایک تیز کانٹا ہوتاہے۔اس کی جڑ بہت دور تک پھیلتی ہے دہماسہ دراصل مفترش کانٹے والی بوٹی جوانسہ کے مشابہ ہوتی ہے۔اس لیے اسے جوانسہ صحرائی بھی کہاجاتاہے۔
مقام پیدائش۔
یہ افغانستان خراسان عرب بھارت میں پنجاب اوریوپی کے میدانی علاقوں خصوصاًدریاؤں کے کنارے ریتلی زمین میں پیدا ہوتاہے۔
مزاج۔
سرد خشک درجہ اول۔
افعال۔
رادع ، مفتح جالی ملین ، مسکن اوجاع ملطف مخرج بلغم محلل مجفف مسکن خون و صفراء ۔
استعمال۔
ملطف و مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے اصل السوس کے ساتھ اس کو جوشاندہ شہد یا چینی ملا کر پلانا بلغم کو پتلا کرکے خارج کرتاہے۔جس کی وجہ سے بلغمی کھانسی اور دمہ کو فائدہ ہوتاہے۔دھتورہ کے پتوں کے ساتھ ملاکر چلم میں پینابلغم کوقابل اخراج بناکر دمہ میں مفیدہے۔محلل و مسکن ہونے کی وجہ سے بواسیری مسوں کو اس کے جوشاندہ سے دھونا یا باریک پیس کر ضماد کرنے سے بواسیری سوجن اور خون بند ہوجاتاہے۔ملین ہونے کی وجہ سے دست آور اور قبض کشاہے۔
دہماسہ ایک تولہ کے قریب پیس چھان کر پینا بواسیر کے خون کے علاوہ پھوڑے پھنسیوں کو دور کرنے کیلئے مفید ہے۔
مجفف ہونے کی وجہ سے اس کا عصارہ جالا پھولا اور دھند کے لئے بطور کحل مفید ہے۔اس کے پتے عرق لیموں میں پیس لگانے سے بال سیاہ ہوجاتے ہیں

مقدار خوراک۔
تین سے پانچ گرام ،پتوں کا رس دو تولہ ۔
جوشاندہ ڈھائی تولہ سے تین تولہ ۔

اضافہ :-
دھماسہ ویران علاقوں میں پایا جانے والا ایک پودہ ہے۔ اسے اردو میں دھماسہ یا سچی بوٹی، عربی میں "شوکت البیضا"، پشتو میں سپیلغزئ ، پنجابی میں دھماں، ہندی میں دھماسہ، پوٹھوہاری میں دھمیاں ، سندھی میں ڈراماؤ، اور انگریزی نام فیگو نیا خود، یونانی زبان سے لیا گیا ہے۔
دھماسہ کی تمام اقسام کے فوائد ایک جیسے ہیں۔

دھماسہ کسی بھی سنگین ضمنی اثرات کے بغیر کینسر، ہیپاٹائٹس، دل کے امراض، وغیرہ جیسی مہلک بیماریوں بشمول عمومی صحت کے مسائل پر معجزانہ اثرات کی حامل ہربل دوا ہے۔
کچھ لوگ دھماسہ کو غلطی سے اونٹ کٹارا سمجھتے ہیں، لیکن حقیقت میں اونٹ کٹارا علیحدہ پودہ ہے۔
دھماسہ کے پودے میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چار چار کانٹوں کا ایک سیٹ ہوتا ہے جس میں ہر دو کانٹوں کے درمیان پتلا اور لمبوترا پتہ ہوتا ہے۔ یہ کانٹے تین بھی ہو سکتے ہیں، اور چار بھی۔ اس کی شاخیں بہت پتلی ہوتی ہیں، اس لئے یہ براہ راست بڑھ نہیں سکتے ہیں اور ایک چھوٹی سی جھاڑی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ پودہ اٹلی، جرمنی، مشرق وسطیٰ کے ممالک، پاکستان اور بھارت میں بھی پایا جاتا ہے۔ یہ کینسر خاص طور پر خون اور جگر کے کینسر کے علاج کے طور پر مانا جاتا ہے۔
اس کے پھولوں کا رنگ ہلکا جامنی ہے۔ پھول جھڑنے کے بعد اس کے کانٹوں کے قریب 00 شکل کے چھوٹے بیج بڑی تعداد میں ہوتے ہیں۔

دھماسہ کے فوائد :-
--- یہ سب سے اچھا مصفّا خون ہے اور خون کے لوتھڑوں کو پگھلا کر خون کو پتلا کرتا ہے جس کی وجہ سے برین ہیمبرج، ہارٹ اٹیک، اور فالج وغیرہ سے حفاظت ہوتی ہے۔
--- اس کے پھول اور پتیوں سے کینسر اور تھیلا سیمیا کی ہر قسم کا علاج ممکن ہے۔
--- جسم کی کی گرمی کو زائل کرنے اور ٹھنڈک کے اثرات کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔
--- اس کے ذریعے ہیپاٹائٹس کی تمام اقسام کا علاج ممکن ہے۔

--- جگر کو طاقت دے کر جگر کے کینسر کا بھی علاج کیا جا سکتا ہے۔
--- دل اور دماغ کی صلاحیتوں میں بہتری لانے میں معاون ہے۔
--- جسمانی دردوں کے علاج میں مددگار ہے۔
--- مختلف قسم کی الرجی کا علاج ہے۔
--- کیل، مہاسے، چھائیاں اور دیگر جلد کے امراض سے نجات دلاتا ہے۔
--- معدہ کو تقویت دے کر بھوک بڑھاتا ہے۔
--- اس سے قے، پیاس اور جلن، وغیرہ جیسی علامات ختم ہو جاتی ہیں۔
--- کمزور جسم کو طاقت دے کر فربہ بناتا ہے، اور موٹے افراد کے لئے وزن کو کنٹرول کرنے میں مددگار ہے۔
--- منہ اور مسوڑھوں کے امراض علاج ہے۔
--- بلڈ پریشر کو معمول پر لاتا ہے۔
--- دمہ اور عمومی سانس لینے میں دشواری کا علاج کرتا ہے۔
--- تمباکو نوشی کے ضمنی اثرات سے بحالی میں مدد ملتی ہے۔
--- دھماسہ کا قہوہ چیچک روکنے کے لئے دیا جاتا ہے۔
--- پیشاب کو بڑھا کر گردوں اور پیشاب کے نظام کو بہتر بناتا ہے۔
--- یہ گردن کے پٹھوں کے کھچاؤ میں بھی دیا جاتا ہے۔
--- مردانہ سپرم کی تعداد میں بہتری اور عورت کے تولیدی نظام کو معمول پر لانے میں معاون ہے۔
--- لیکوریا سمیت عورتوں کے عوارض کو کنٹرول کرتا ہے۔
--- اٹھرا کا شافی علاج کرتا ہے، جب کہ ایلوپیتھی میں یہ لاعلاج مرض ہے۔یہ خواتین کی ایسی بیماری ہے کہ جس میں جسم پر نیلے یا سیاہ دھبے ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہی اسقاط حمل ہو جاتا ہے، مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا پیدا ہونے کہ بعد نیلے کالے ہو کر مر جاتے ہیں۔ کچھ خواتین میں صرف لڑکیاں تو بچ جاتی ہیں لیکن لڑکے زندہ نہیں رہتے۔ اس کے علاوہ کچھ خواتین میں اٹھرا کی وجہ سے معدہ اور جگر کی خرابی کی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتی ہیں۔ ایسی خواتین حمل کی تکالیف.برداشت نہیں کر سکتیں جس کی وجہ سے اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔
--- ایک اچھا اینٹی آکسیڈینٹ ہونے کی وجہ سے ذہنی دباؤ کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ....اور فوائد کی فہرست طویل ہوتی جاتی ہے۔
--- اگر آپ اب بھی مہلک بیماریوں میں مبتلا ہیں تو اس کا مطلب آپ ابھی تک دھماسہ کے فوائد سے بے خبر ہیں

(105)
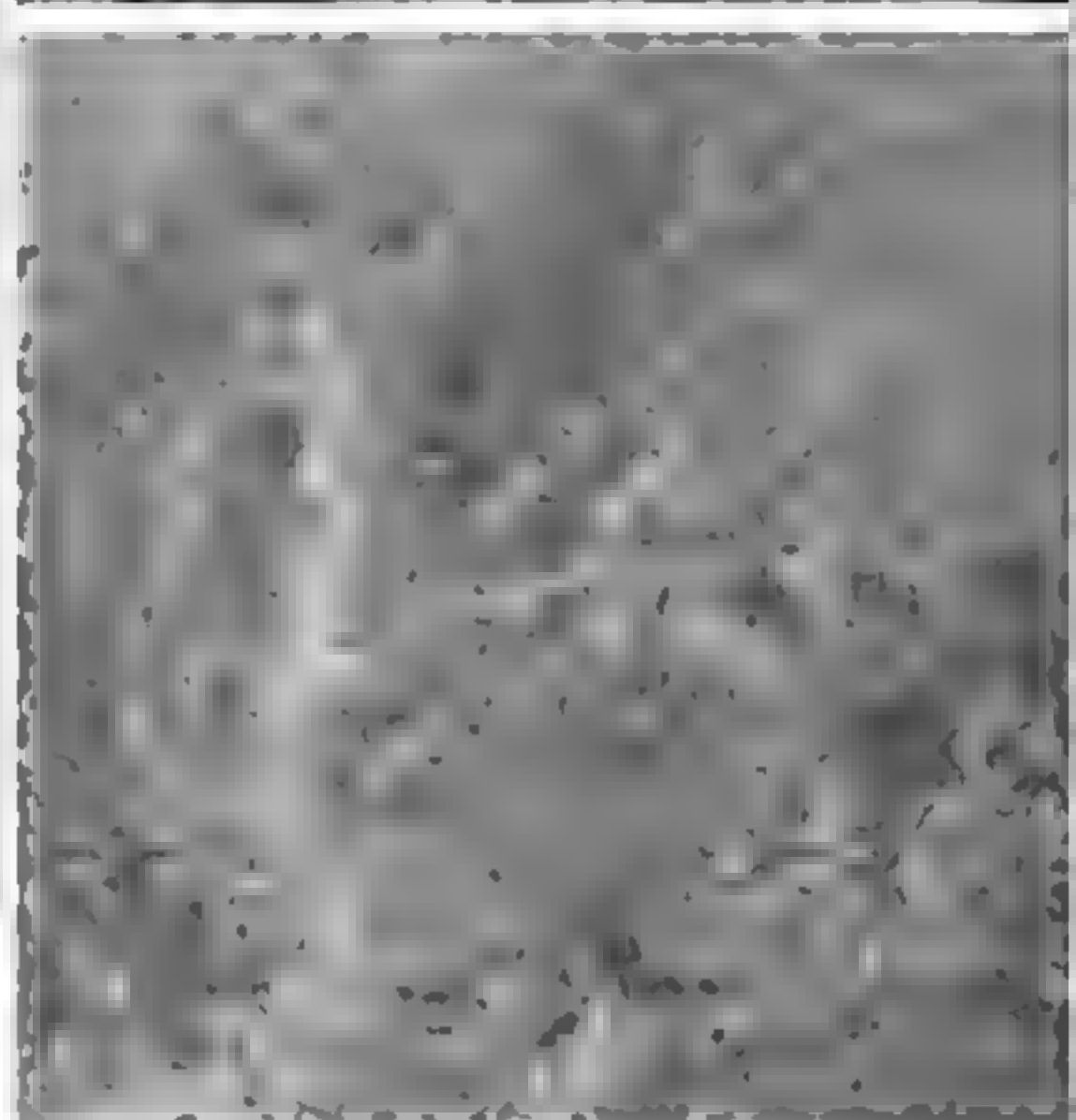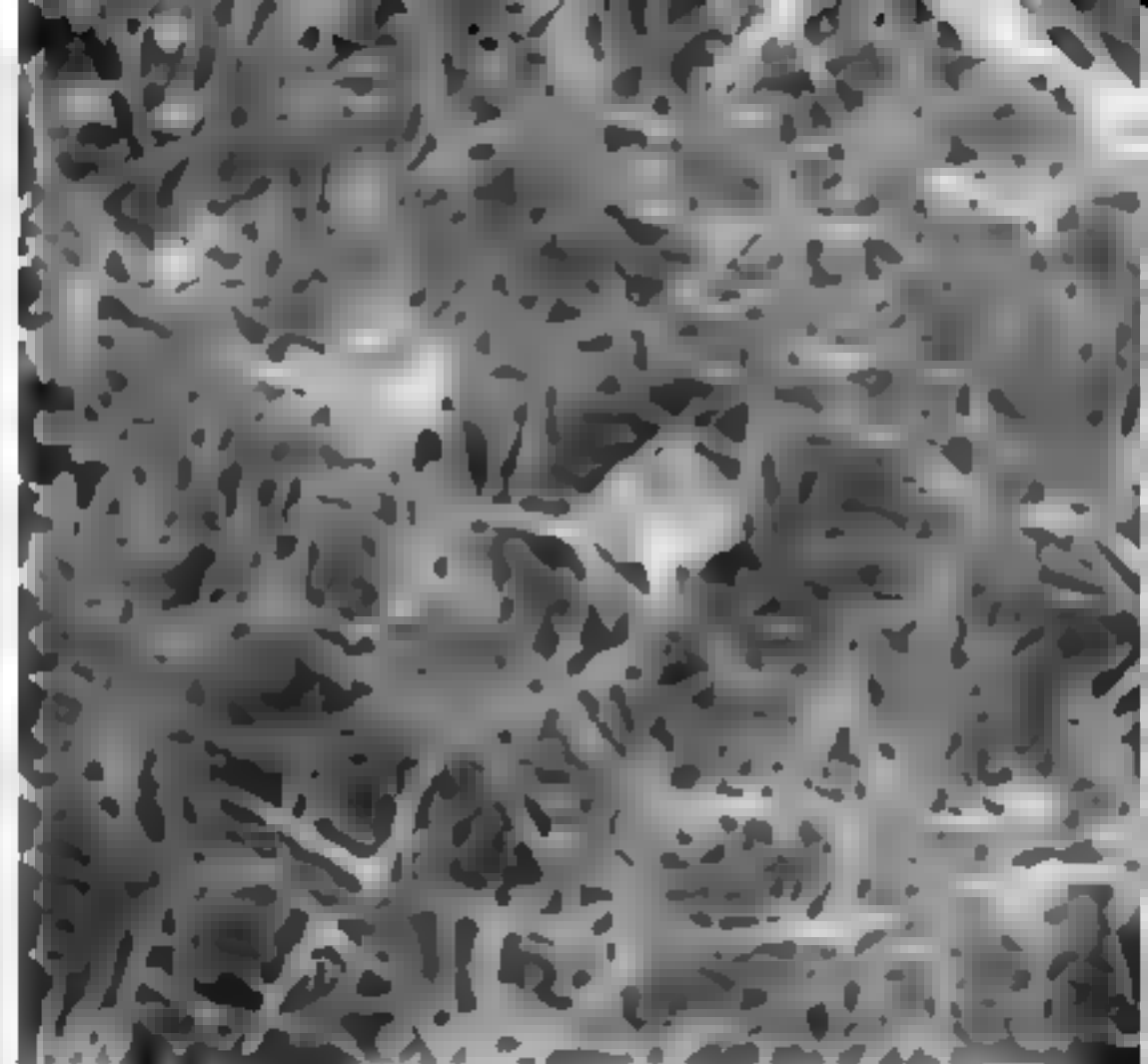
شنگرف / زنجفر (Cinnabar) :-

دیگر نام:-
عربی میں زنجفر گجراتی میں سنگرف مرہٹی میں ہنگول بنگلہ میں مہنگل اور انگریزی میں سنا باریا سنابرس کہتے ہیں۔

ماہیت:-
مشہور معدنی چمک دار قلمیں ہیں جو کہ نہایت سرخ رنگ کا قلمدار چمکیلا ہوتا ہے۔جس کو شنگرف رومی کہتے ہیں۔یہ عموماً ڈلیوں کی شکل میں ملتا ہے۔چینی یا مٹی پر اس کی ڈلی کو رگڑا جائے تو سرخ رنگ کی لکیر پڑ جاتی ہیں یہ پانی میں سے آٹھ گنا بھاری ہوتا ہے۔اس میں 75 فیصدی پارہ ہوتا ہے۔
دوسری قسم کا شنگرف مونگے جیسا یعنی کاٹھا اس کی چمک کم ہوتی ہے۔اور ڈلی سخت قلمیں نہیں ہوتیں۔یہ پارہ اور گندھک کا قدرتی مرکب ہے۔اس کا ذائقہ بدمزہ ہوتا ہے۔

مزاج:-
گرم خشک درجہ دوم۔

افعال:-
قابض ، مجفف ، محلل، کشتہ شنگرف، مقوی بدن ، مقوی باہ، ممسک مقوی اعصاب دافع امراض بلغمی و حمیات کہنہ اور مصفی خون۔۔

بیرونی استعمال:-
شنگرف کو قابض و مجفف ہونے کی وجہ سے مراہم میں شامل کرکے تجفیف قروح کے لئے اور قروح کے سیلان خون کو روکنے کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔اورام باردہ کی تحلیل کیلئے ضماد کرتے ہیں ۔آتشک و قروح خبیثہ میں اس کی دھونی دیتے ہیں ۔

استعمال کشتہ شنگرف:-
مقوی اعصاب و دافع امراض بلغمیہ ہونے کی وجہ سے نزلہ زکام کھانسی دمہ لقوہ فالج وجع المفاصل اور نقرس میں استعمال کرتے ہیں ۔ مصفی خون ہونے کی وجہ سے آتشک جزام اور پرانے بخاروں میں استعمال کرتے ہیں ۔

نفع خاص:-امراض اعصاب ،مندمل زخم ۔

مضر:- کرب اور خفقان پیدا کرتا ہے۔

مصلح:- گھی دودھ اور لعابیات ۔۔

بدل:-شادنج مغسول۔

مقدار خوراک:-ایک چاول سے دو چاول تک.

(108)
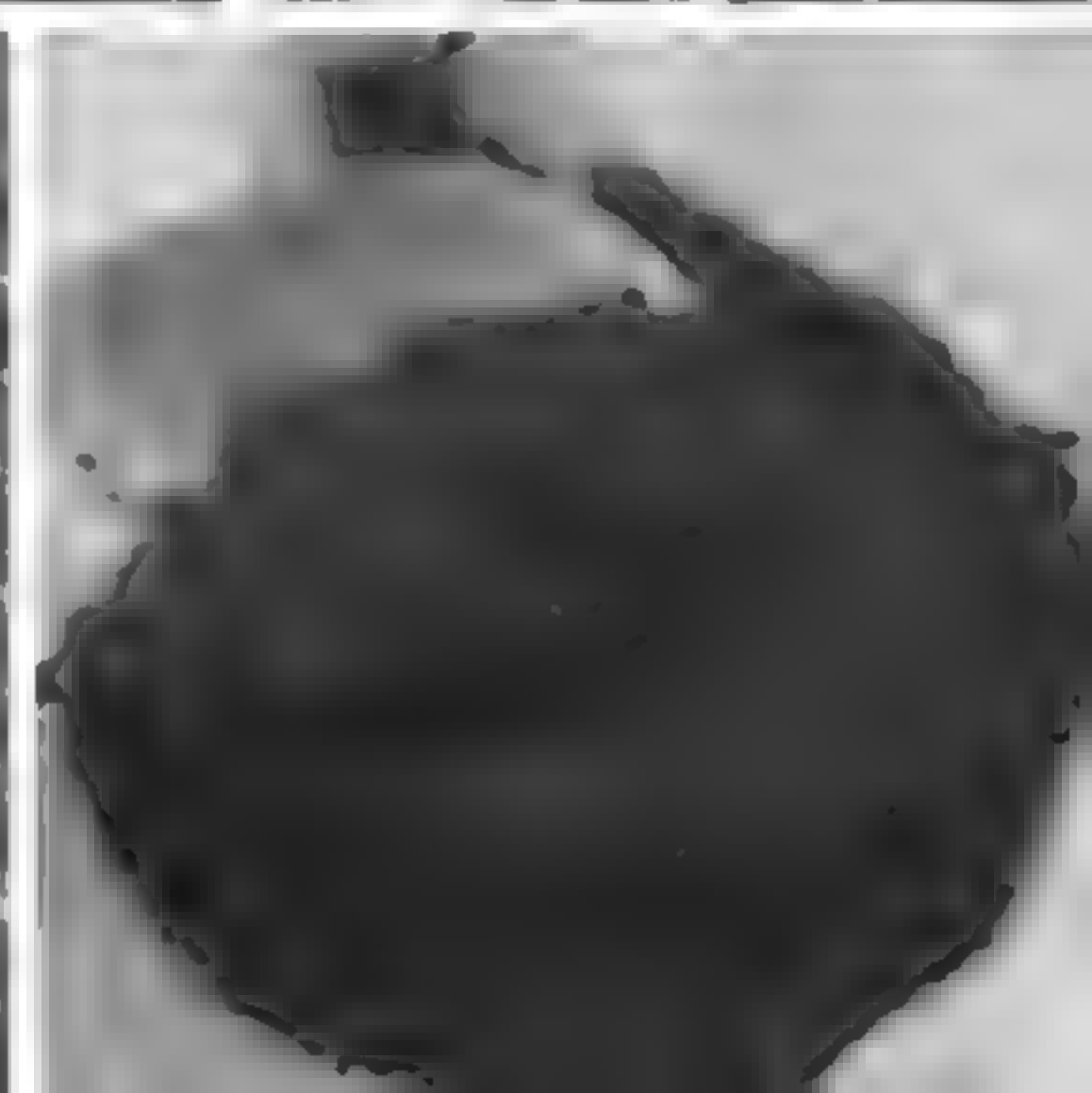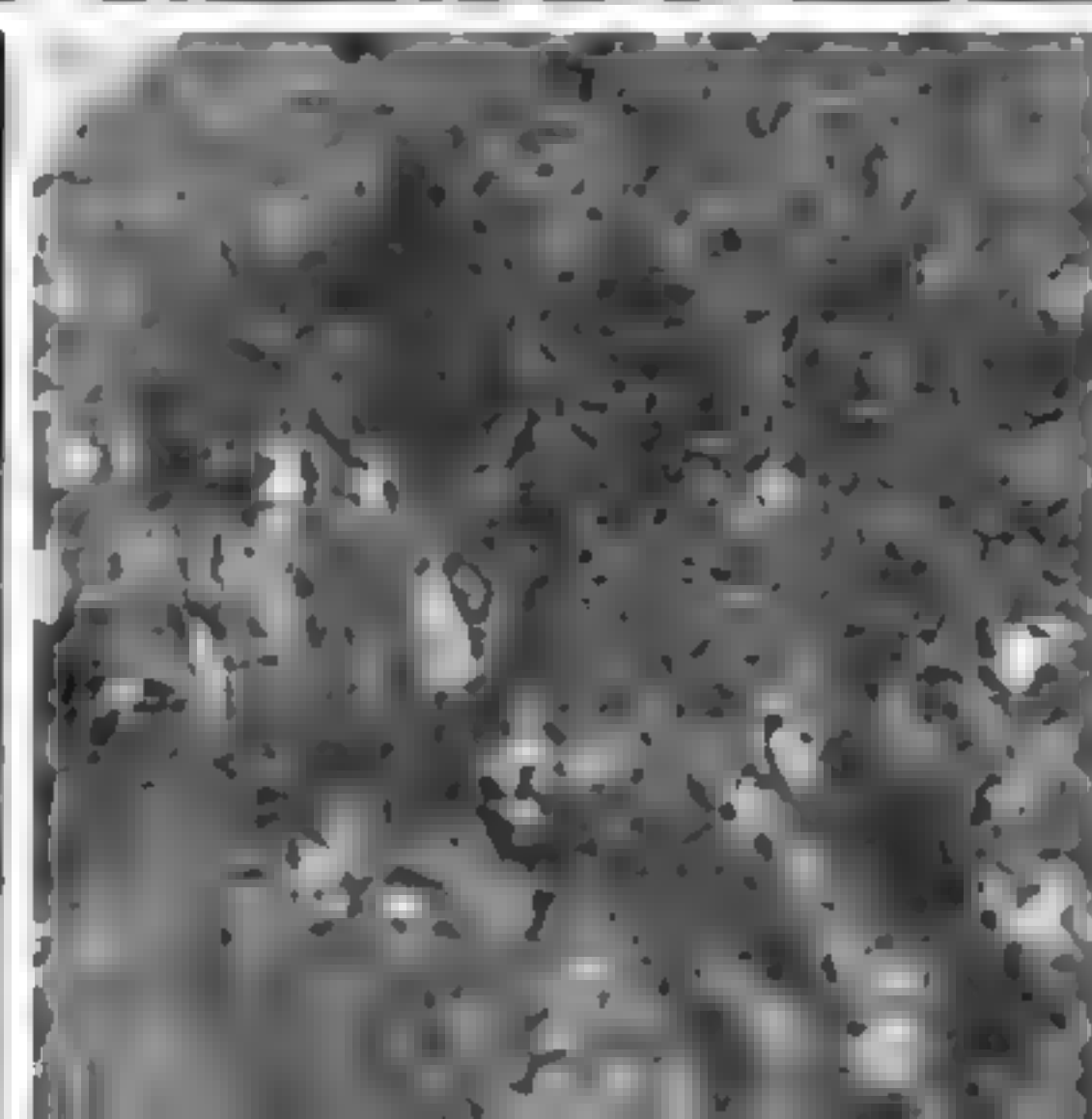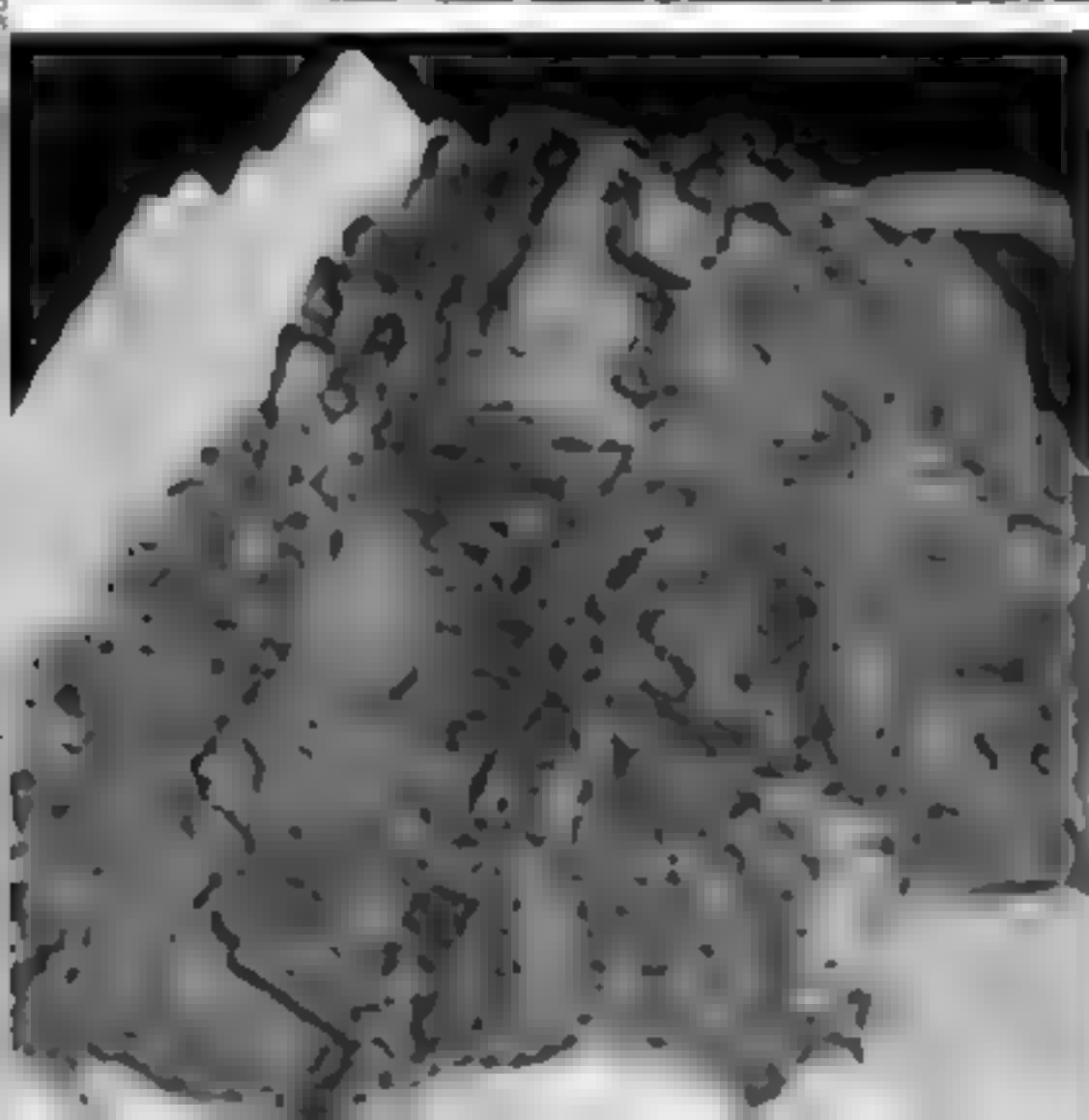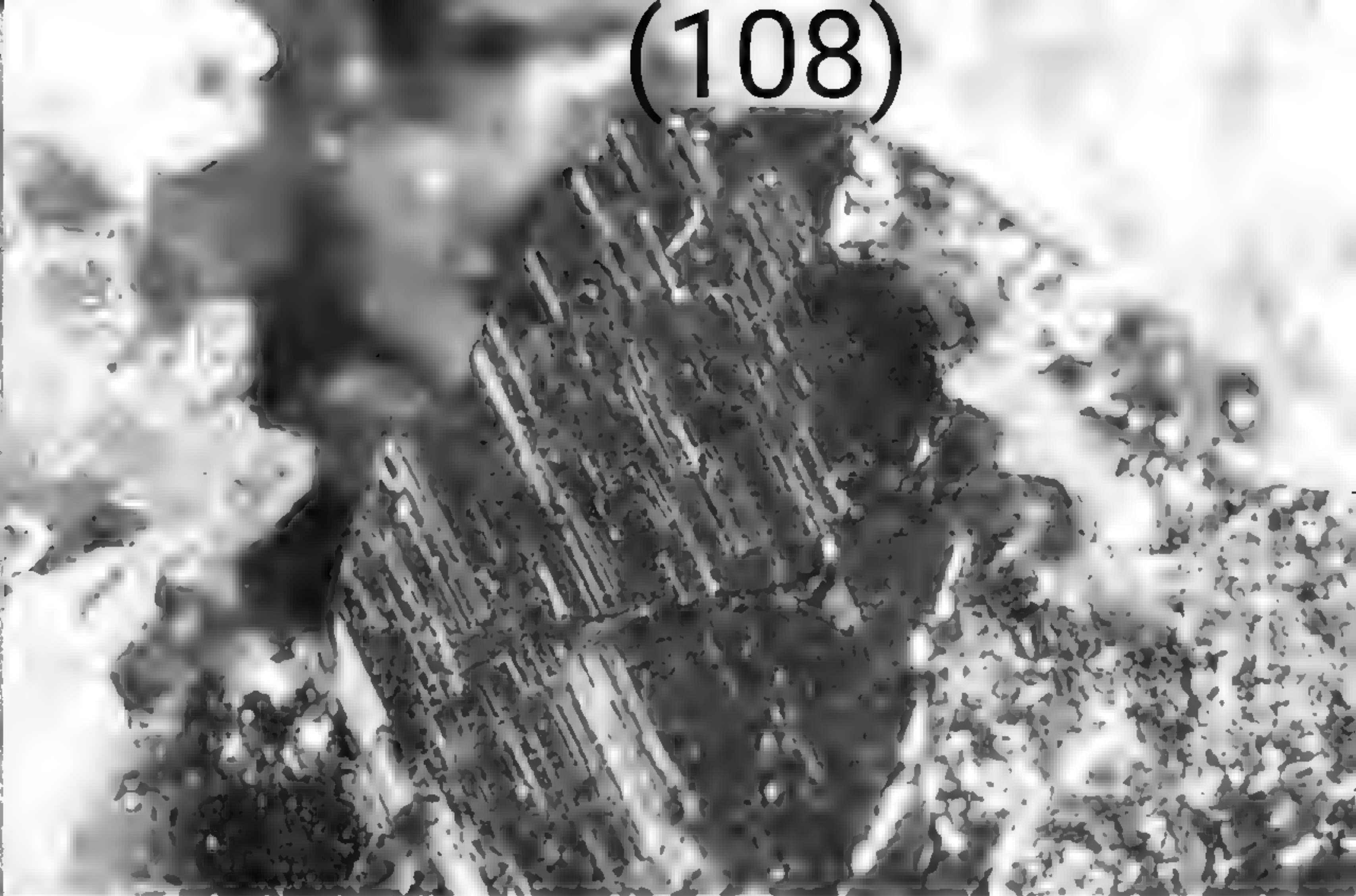
گندنا / پوگاٹ / پیازی / Leck Onion :-

دیگر نام۔
عربی میں کراث فارسی میں گندنا پنجابی میں پوگاٹ اور انگریزی میں لیک انن کہتے ہیں ۔

ماہیت۔
پیاز کے پودے کیطرح اس کی لمبی لمبی اور گول شاخیں ہوتی ہیں ۔اس لئے اس کو پیازی اور پنجابی میں بھوگاٹ بھی کہتے ہیں ۔اس کے پتے تخم اور پھول پیاز کیطرح لیکن ان سے کچھ چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں ۔اس کی جڑ میں پیاز کی گانٹھ کی طرح گانٹھ نہیں ہوتی بلکہ اس میں چند جڑیں ہوتی ہیں ۔یہ گندم چنے کے کھیتوں میں خودرو پیدا ہوتا ہے۔

مزاج۔
گرم و خشک۔۔۔۔درجہ دوم۔

افعال۔
محلل ، مسکن جالی ،دافع بواسیر خونی و بادی ۔۔۔مقوی باہ ،مدربول و حیض ۔

استعمال۔

تخم گندنا بواسیر دموی و بادی بنائے جاتے ہیں یا دافع بواسیر گولیاں آب گندنا میں گوندھ کر بنائی جاتی ہیں ۔ادرار بول و حیض کیلئے بھی استعمال کرتے ہیں ۔

اس کے پتوں کا ساگ پکا کر کھایا جاتا ہے جو کہ درد سر پیدا کرتا ہے۔اور حواس کو خراب کرتا ہے۔ تخم گندنا امراض جلدیہ میں بطور طلاء یا ضماد مفید ہے۔اور جلد کے رنگ کو نکھارتا ہے۔ قحط کے دنوں میں اس کے تخموں سے روٹی بنا کر کھلائی جاتی ہے۔

افغانستان میں گندنا کو ہی روٹی ڈال کر پراٹھے کی طرح پکا کر کھاتے ہیں جس کو بولائی کہتے ہیں ۔جب اس کا ساگ بنایا جائے یا گوشت میں پکائیں تو اس کو پانی میں ابال کر پانی دو بار تبدیل کرکے پھینک دیں ۔اس طرح سے یہ مزیدار بھی ہوگا اور نفخ نہ کرے گا۔

نفع خاص۔دافع بواسیر ، جالی۔

مضر۔ گرم مزاج کیلئے۔

مصلح۔ کشنیز ، کاسنی تازہ۔

بدل۔ پیاز لہسن۔

مقدار خوراک۔ایک سے دو گرام۔

مشہور مرکب۔حب مقل ، سفوف مقلیاثا، جوارش فنجوش، حب جالینوس وغیرہ۔

(111)

گندھک آملہ سار/ کبریت / Sulphur :-

دیگر نام۔
عربی میں کبریت فارسی میں گوگرد بنگالی میں گندروگ سندھی میں گندرف ہندی میں گندھک اور لاطینی اور انگریزی میں سلفر کہتے ہیں ۔

ماہیت۔
گندھک معدنی عنصر ہے۔جوکہ کبھی طبعی صورت میں خالص اور کبھی مرکبات کی شکل میں حاصل ہوتی ہے۔یہ اٹلی اور سسلی جہاں آتش فشاں پہاڑ ہیں ۔وہاں خالص یا دیگر دھاتوں سیسہ جست اور تانبہ کے ساتھ نکلتی ہے۔خالص کو سلفائیڈ جبکہ لیڈ سلفائیڈ سیسہ کے ساتھ پائی جاتی ہے پھر اس کو خاص ترکیب کے ساتھ علیحدہ کرلیاجاتاہے۔جو زرد رنگ کی ڈلیاں تیز بودار ہوتی ہیں ۔

خاص بات۔
خوردنی طور پر صرف دھلی ہوئی گندھک استعمال کیجاتی ہے۔جس کو گندھک آملہ سارکہتے ہیں گندھک انسانوں کے علاوہ اکثر نباتات کا ایک جز ہیں ۔
گندھک بعض چشموں میں بھی پائی جاتی ہے۔اورچشموں کے پانی میں نہانے سے جلدی امراض دور ہوجاتے ہیں جیسے کراچی میں منگوپیر۔

اقسام ۔
گندھک کی دو مشہور اقسام ہیں گندھک آملہ سارجس میں چمک ہوتی۔دوسری گندھک ڈنڈااس میں چمک نہیں ہوتی ۔یہ مرہم میں استعمل ہوتی ہے۔

مقام پیدائش۔اٹلی سسلی ، کشمیر ،افغانستان ،برما،اور نیپال۔

مزاج۔گرم خشک درجہ سوم

افعال۔
مجفف ،ملکی ملین، مصفی خون، قاتل جراثیم ،محلل، جالی ،حابس الدم ،منفث بلغم ،قاطع بواسیر۔

استعمال۔
سلفر کو مصفی خون ادویہ میں بڑی دواء تصور کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ مصفی خون ہونے کی وجہ سے امراض جلدیہ مثلاً جبل نارفاسی ثبورلبنیہ جزب و حکہ قوبااور داء لثعلب وغیرہ میں کھلاتے اور لگاتے ہیں ملین ہونے کی وجہ سے اس کو بواسیر شقاق المقعد اور قبض خفیف میں استعمال کرتے ہیں ۔اس کے علاوہ بواسیری مسوں کے درد کو ساکن کرتی ہے۔ سل اور نفث الدم میں شربت اعجاز یا خمیرہ خشخاش میں میں ملاکر چٹاتے ہیں منفث بلغم ہونے کی وجہ سے سرفہ اور ضیق النفس بلغمی میں کھلاتے ہیں ۔گندھک کا تیزاب ایک قطرہ آب لیموں دو تولہ میں ملاکر بعدازطعام پینا ہاضمہ بڑھاتا ہے۔

استعمال بیرونی ۔
قاتل جراثیم اور مجفف و جالی ہونے کی وجہ سے بیرونی طور پر مذکورہ امراض جلدیہ میں طلاء استعمال کیاجاتاہے۔ جبکہ دیگرقروح رطبہ سعفہ رطب آکلہ داء الثعلب داء الحیہ بہق و برص خارش اور متقرح میں اس کا مرہم بناکر لگایاجاتاہے۔ تحلیل صلابات ورم ،مفاصل ورم طحال کیلئے بھی طلاء استعمال کرتے ہیں ۔مقام عقرب گزیدہ پر تسکین درد اور جذب سم کے لئے طلاء کرتے ہیں ۔
گندھک قوی دافع تعفن اور دافع بدبو ہے۔اس لئے متعدی امراض کی چھوت سے گھر کو پاک و صاف کرنے کیلئے گندھک سلگایا کرتے ہیں اس کو سلگا کرکمرہ بند کردیں اور پانچ چھ گھنٹے تک بندرکھنا چاہیے۔اس کے بعد اس کمرہ کو استعمال کریں ۔
گندھک کی چٹکی سے سیسہ کشتہ ہوجاتاہے۔یادرکھیں گندھک مرکبات حب کبریت گندھک کا محلول اور گندھک کا تیل خوردنی طورپر استعمال کرنے سے پاخانہ میں سلفیورٹیڈہائیڈروجن کی ناگولہ بوآتی ہے۔

نفع خاص۔ مصفی خون ،امراض سوداوی ۔

مضر۔دماغ اور معدے کو۔

مصلح۔کتیرا ،تازہ دودھ ۔

بدل۔ایک قسم دوسرے کی بدل۔

مقدار خوراک۔آدھ گرام سے ایک گرام تک۔

گندھک ہومیوپیتھی کے ایلوپیتھی میں بھی اس کے مرکبات سلفائیڈ کے نام سے مستعمل ہیں میں گندھک آملہ سار اور دیگرادویہ کے ہمراہ استعمال کرتاہوں ۔
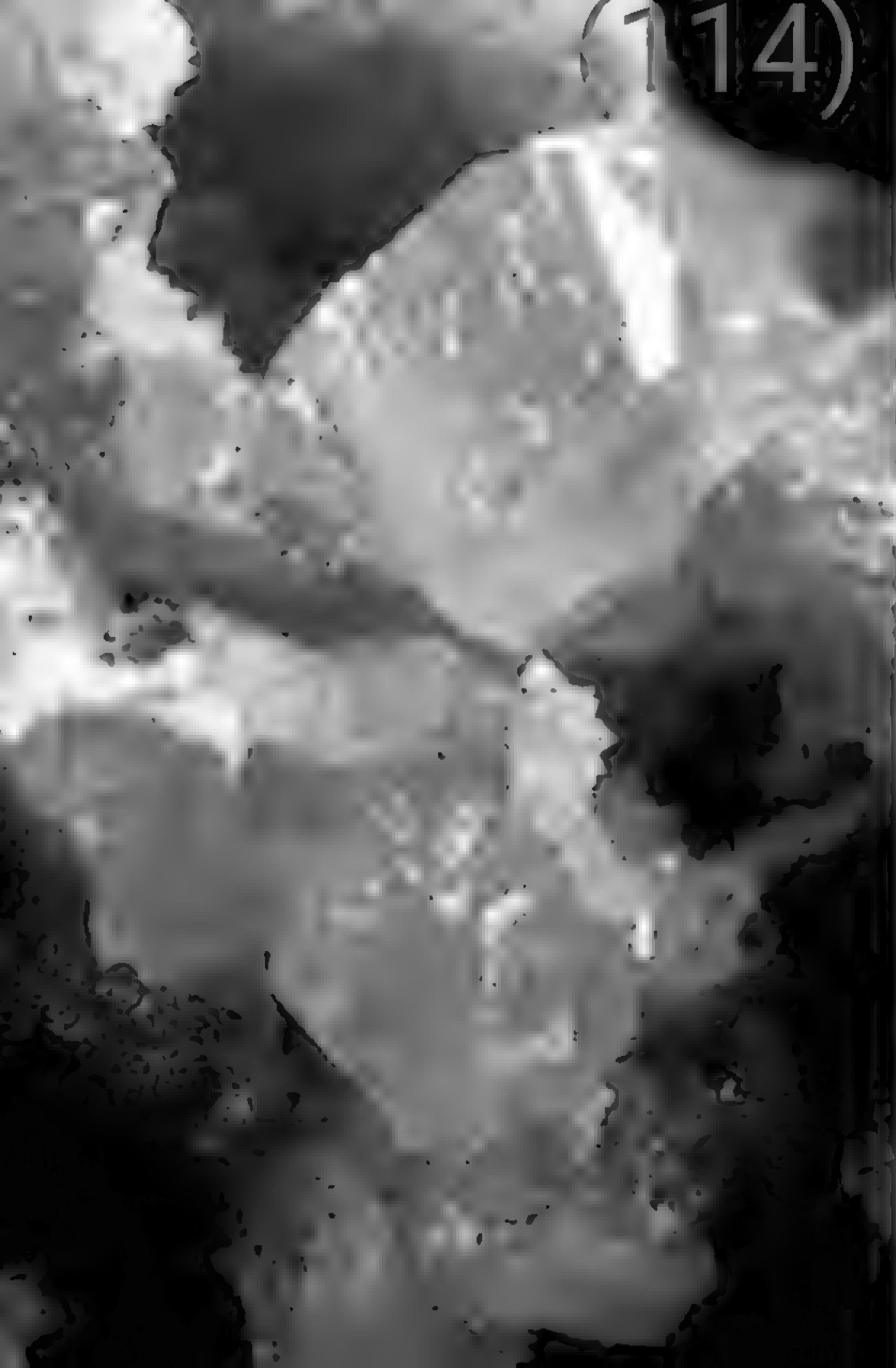
رائی/ خردل / سرسوں / (Indian Mustard) :-

دیگر نام :-

یہ ایک مشہور پودا ہے جو سفید سرسوں کے پودے کی طرح ہوتا ہے اور لگ بھگ ہر علاقہ میں پیدا ہوتی ہے۔یہ پودا تین چار فٹ بلند ہوتاہے۔رائی کو موسم ربیع میں بویاجاتاہے۔اس کاپتہ سرسوں یا مولی کی طرح کھردرے روئیں والاہوتاہے۔جن کا ذائقہ تیز ہوتاہے۔رنگ سبز ہوتی ہے۔ تخم سرسوں کی پھلیوں کی طرح پھلیاں ہوتی ہیں۔ جن میں سیاہ یا لال رنگ کے تخم بھرے رہتے ہیں۔ پھلیوں میں تین سے پانچ بیضوی بیج ہوتے ہیں ان میں تقریباًبیس سے تیس فیصد تیل ہوتاہے۔یہ تخم ہی بطور دواًاستعمال ہوتے۔ہیں جن کا ذائقہ تلخ و تیز چرپرا ہوتاہے۔ پھول سرسوں کے پھولوں کی طرح زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔

مقام پیدائش:-

پاکستان میں خصوصاًپنجاب اور سندھ بھارت کے علاوہ مشرقی ایشیاء اور امریکہ وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے۔

مزاج:- گرم خشک درجہ چہارم۔

افعال:-

محمر۔جالی ، محلل ،آبلہ انگیز یہ یادرکھیں کہ پہلے سوزش پیدا کرتی ہے بعد میں مسکن درد ہے۔

افعال:-

محرک باہ،ہاضم طعام ،محلل اورام ، طحال مگر زیادہ مقدار مقئ ہے۔

بیرونی استعمال:-

مسکن ومحلل جالی ومحمر ہونے کی وجہ سے ذات الریہ ذات لجنیب عرق النساء وجع المفاصل اورنقرس میں دیگر ادویہ کےساتھ تیل بنا کر ضماد لگاتے یامالش کرتے ہیں۔درد معدہ درد جگر اور درد طحال میں اس کی پٹی لگاتے ہیں۔سردی کی وجہ سے احتباس حیض کو دور کرنے کیلئے اس کے آب زن میں مریض کو بٹھاتے ہیں۔ محمر اور منقط تاثر کرنے کی وجہ سے داد برص اور داء ثعلب جیسے امراض میں ضماد کرتے ہیں نیز امراض باردہ اور خنازیر کو دور کرنے کیلئے اس کا ضماد لگاتے ہیں اس کے جوشاندے سے ورم زبان اور دانت درد میں غرغرے کراتے ہیں۔ طب میں عموماًرائی کا پلستر استعمال ہوتاہے۔

اندرونی استعمال :-
ورم طحال میں بطور سفوف کھلاتے ہیں غذا کو ہضم کرنے اور ضعیف اشتہا کو زائل کرنے کیلئے غذاؤں میں شامل کرتے ہیں ۔ خصوصاً رائی کے بیجوں کو اچاروں میں ملاتے ہیں یا بیجوں کو سفوف شامل کرتے ہیں ۔ معدے سے بلغم کو خارج کرنے اور بعض زہروں کے اثر کو زائل کرنے کیلئے بطور مقئ گرم پانی میں ملا کر پلاتے ہیں رائتہ میں ملا کر کھانا رائتہ کو لذیز اور ہاضم بنا دیتا ہے۔

ورم طحال کا بہترین نسخہ :-
رائی نوشادر اور سہاگہ بریاں کا سفوف بنا کر بمقدار دو گرام بعداز غذا کھلانا مفید ہے۔
حلق کی خراش میں اس کے تیل میں روئی کی پھریری تر کرکے گلے کے اندر لگانا حلق کی خراش اور ورم میں مفید ہے۔احتباس حیض اور عسر حیض میں مٹھی بھر پسی ہوئی رائی گرم پانی میں ڈال کر اس میں مریضہ کو بٹھاتے ہیں.

رائی کا تیل :-
جو رائی کے بیجوں کو کولہومیں دبا کر نکالا جاتا ہے۔رائی کا تیل ہاتھ پاؤں اور ناک پر ملنا زکام میں مفید ہے۔اس کی مالش محمر ہونے کی وجہ سے خارش کھجلی اور عصبی امراض مثلاً نقرس گٹھیا اور مذکورہ امراض میں مفید ہے۔

نفع خاص :-محلل محمر و ہاضم غذا۔

مصلح :-روغن بادام وسرکہ ۔

مضر :-عطش پیدا کرتی ہے۔

بدل :-حب الرشاد ۔

مقدار خوراک :-ایک سے تین گرام یا ماشے تک.
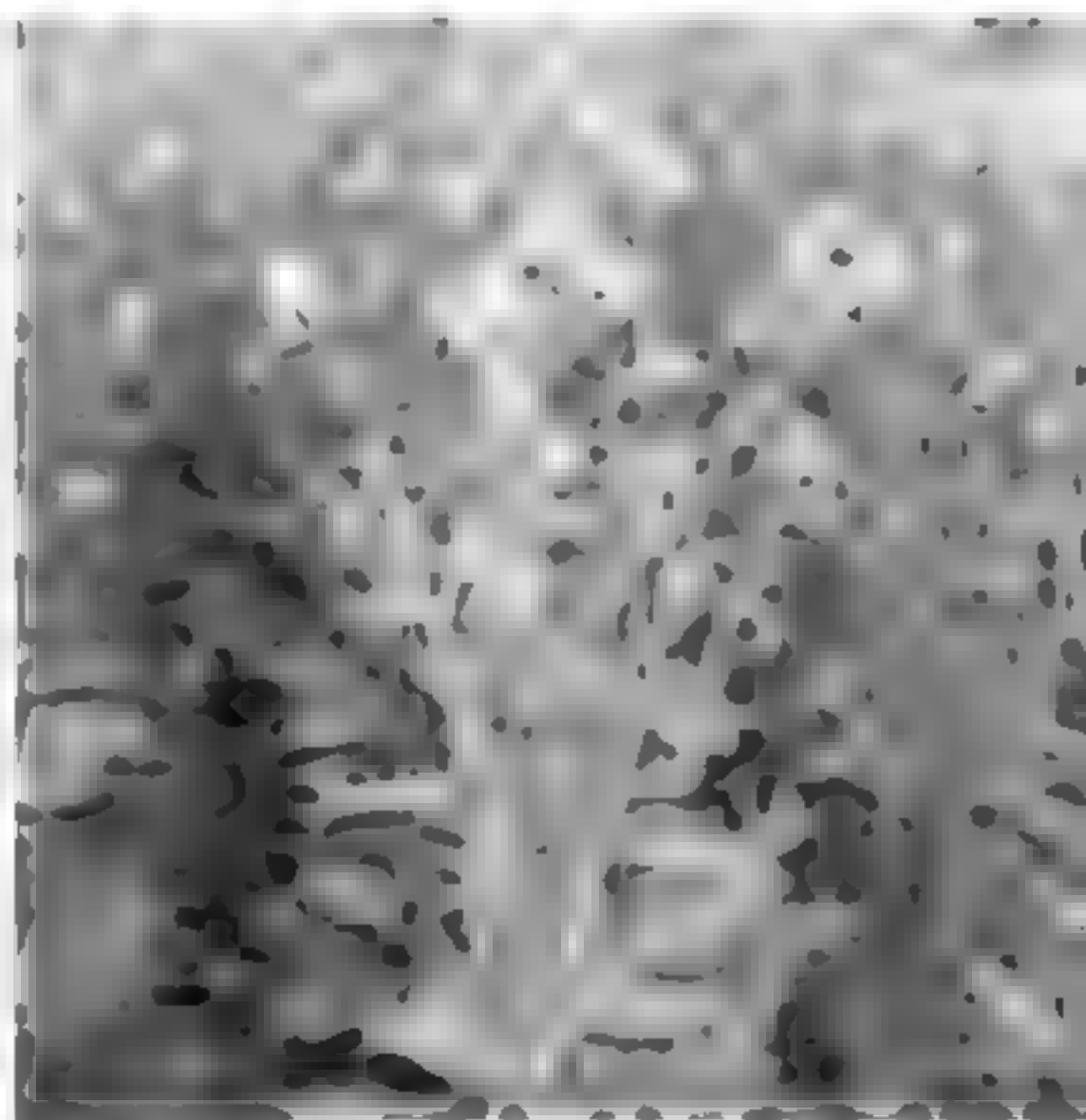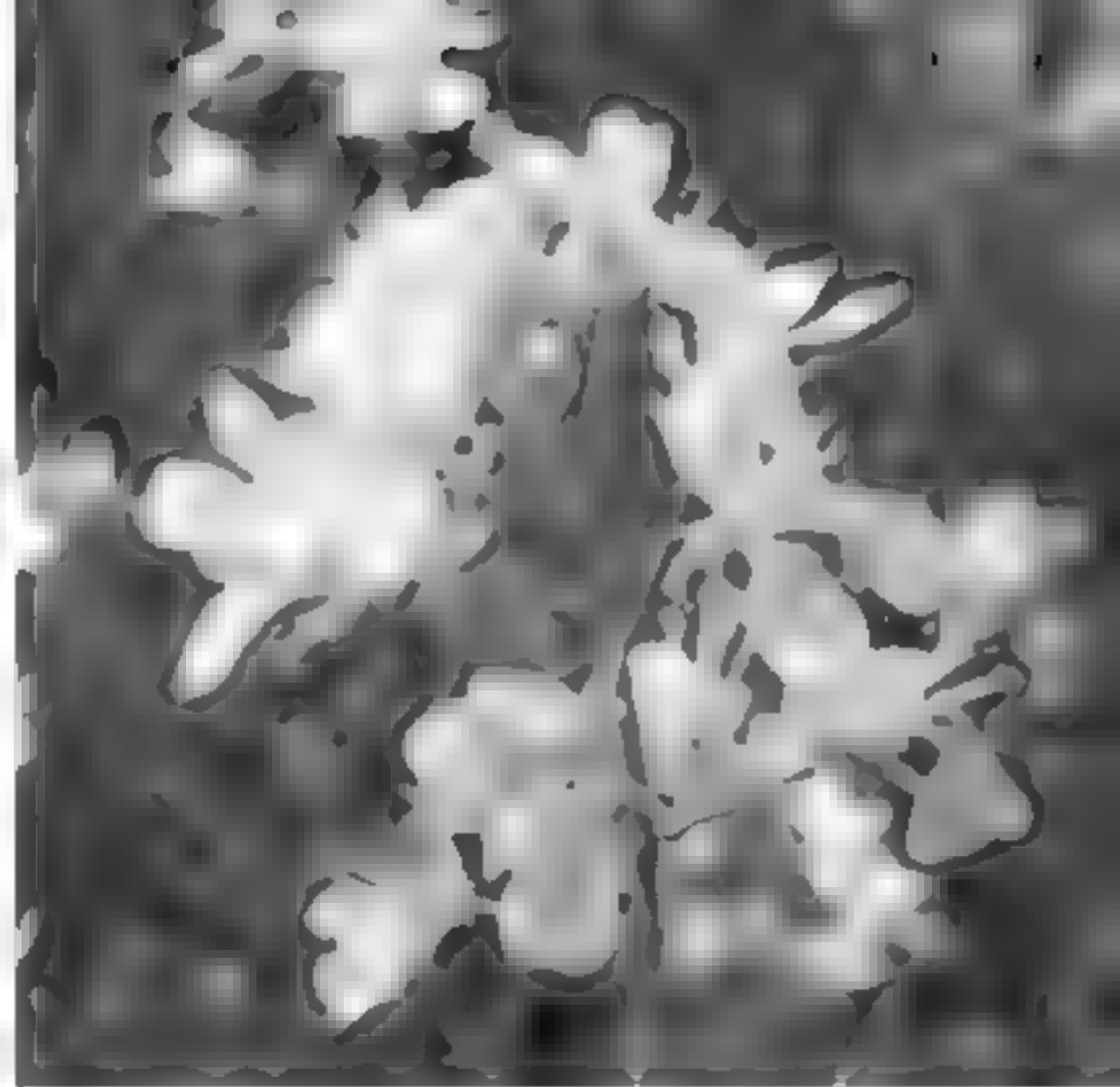
بھنگ / حشیش / ورق الخیال / (Cannabasis Indian Hemp) :-

ذیگر نام۔
عربی میں قنب یا ورق الخیال ،فارسی میں حشیش یا بنگ ،بنگالی میں سدھی ،گجراتی میں بھانگیہ اور انگریزی میں کنابس انڈین ہیمپ کہتے ہیں۔
یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ بھنگ پاکستان اور انڈیا میں پیدا ہونے والی بھنگ کے خواص ہیں جبکہ امریکہ میں پیدا ہونے والی بھنگ کے خواص مختلف ہیں۔

اصلاحی نام۔
نشاط افزاء، حشیش الفقرات ،فلک سیر وغیرہ۔

ماہیت۔
مشہور عام منشی ہے۔
جو ایک گز سے لے کر پانچ گز بلند ہوتا ہے۔ اس کی باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں۔ جن پر چار پانچ پتے لگے ہوتے ہیں۔پتوں کی شکل کسی قدر نیم کے پتوں سے مشابہ ہوتی ہے۔جو گہرے سبز اور کھردرے ہوتے ہیں۔ پھول سفید رنگ اور تخم چھوٹا سا گول ہوتا ہے۔ جس کو تخم قنب یا شھدانہ بھی کہتے ہیں۔

رنگ پتے سبز رنگ کے

ذائقہ تلخ اور تیز ہوتا ہے۔

اقسام۔
بھنگ کا پودا دو قسم کا ہوتا ہے مذکر اور مونث مذکر قسم زیادہ بلند اور طویل القامت ہوتا ہے اس کے پتے زیادہ گھنے اور سیاہی مائل ہوتے ہیں۔
مادہ مونث بھنگ کی پھول دار شاخوں کو جن پر رال دار مادہ لگا ہوتا ہے جسے گانجا کہتے ہیں۔جو لیس دار رطوبت بھنگ کے پتوں پر لگی ہوتی ہے اور ہاتھ کو چپک جاتی ہے چرس کہتے ہیں۔

مقام پیدائش۔
پاکستان خصوصاً ٹیکلا ۔راولپنڈی سے پشاور تک۔ سندھ اور ہندوستان ایران عراق مصر وغیرہ ۔
دس ہزار فٹ کی بلندی پر یہ بالکل نہیں ہوتی ۔سرد معتدل ممالک میں پیدا ہونے والی بھنگ اپنے افعل و خواص میں ایسی قوی نہیں ہوتی جو کہ گرم ممالک بالخصوص پاکستان اور انڈین میں پیدا ہونے والی بھنگ کو مئی ،جون،اور جولائی میں خشک کر کے جمع کر لیتے ہیں۔

مزاج۔ گرم خشک درجہ سوم

افعال۔
قابض مقوی معدہ و مشتہی ، مفرح و ممسک مجفف منی۔ مسکن الم منوم دافع تشنج مورث ہذیان مسکر۔

استعمال۔
قابض، مقوی معدہ اور مشتہی ہونے کے باعث سوءِ ہضم اسہال اور زحیر میں استعمال کرتے ہیں۔ قابض ہونے کی وجہ سے کثرت حیض میں بھی سفوفاً کھلاتے ہیں۔ مسکن الم ہونے کی وجہ سے اندرونی اور بیرونی طور پر تسکین درد کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ بواسیری مسوں کے درد کو تسکین دینے کی غرض سے اس کو شیر گاؤ میں جوش دے کر بھپارہ دیتے ہیں اور بھنگ کو دودھ سے نکال کر اس کی ٹکیہ بنا کر باندھتے ہیں۔
شقیقہ اور دائمی درد سر میں اندرونی طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔
منوم ہونے کی وجہ سے سحر،ہذیان اور جنون میں بھی مفید ہے۔ مسکن الم اور دافع تشنج ہونے کی وجہ سے کالی کھانسی، درد جگر قولنج اور کزاز میں بھی استعمال کراتے ہیں۔ مشتہی ،مفرح اور مقوی باہ و ممسک ہونے کی وجہ سے اکثر مقوی باہ معاجین اور مفرحات کا جزو اعظم ہے۔
بھنگ کا بکثرت استعمال یا متواتر استعمال سقوط اشتہا ،بے خوابی لاغری جسم ضعف باہ وغیرہ عوارض لاحق ہوتے ہیں۔اور دماغ پر ایسا مضر اثر پڑتا ہے کہ مریض دیوانہ ہوجاتاہے۔

نفع خاص۔ مسکن اور نشاط آور۔

مضر۔ضعف بصر، مورث جنون مالیخولیا وغیرہ۔

مصلح۔گھی اور دودھ ۔

مزید تحقیقات ۔
کیستا بینول ، کیستا بیڈ بول، کیسنین اور کیستا بول جیسے قلم دار مرکبات کے علاوہ کچھ روغن فراری کیلشم کاربونیٹ وغیرہ اجزاء پائے جاتے ہیں۔

مقدار خوراک۔
معجون فلک سیر، معجون مقوی ممسک سفوف کبیر جو کہ حمی اجامیہ اسہال اور دردوں میں استعمال ھوتا ہے۔اس کے علاوہ پیشاب کی جلن اور پیلے پن کو دور کرتا ہے۔
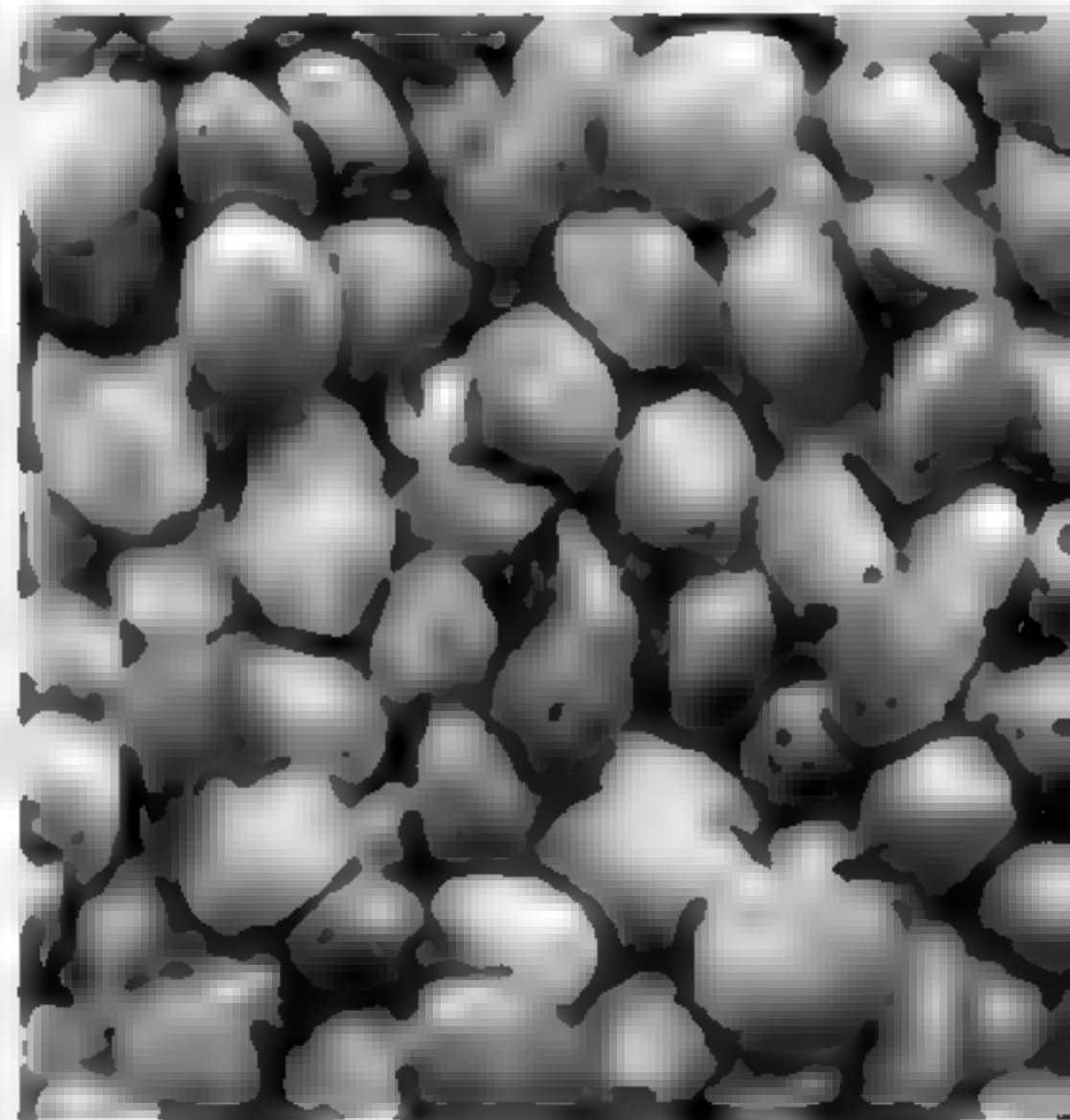
سلاجیت/ موم لائی / (Asphalit) :-

دیگر نام:-
بنگلہ میں شلاجتو، سندھی میں کمارو، عربی میں حجرالموسیٰ، ہندی میں اور اُردو میں سلاجیت جبکہ انگریزی میں ایسفالیٹ کہتے ہیں۔

ماہیت:-
ایک قسم کی سیاہ رطوبت ہے ۔جو عموماً پہاڑوں کے شگاف سے گاڑھی نکل کر جم جاتی ہے۔جو پہاڑوں کی سطح سے مئی جون کی سخت گرمی میں تراوش پا کر منجمد ہو جاتی ہے۔اس کو لنگور بہت شوق سے کھاتا ہے۔یہ مختلف پہاڑوں میں مختلف اقسام مثلاً سلاجیت لوہا، سونا، چاندی اور تانبا کے ملے جلے اجزاء والی پائی جاتی ہے۔
لوہے کی کان میں سے پیدا ہونے والے سلاجیت کا رنگ سیاہ چکنا ذائقہ کڑوا قدرے مٹھاس لئے ہوئے اور بھاری ہوتا ہے۔یہ سلاجیت عمدہ ہے۔
سونا کی کان میں سلاجیت زردی مائل اور ذائقہ میٹھا جبکہ چاندی کی کان کی سلاجیت تانبے کے رنگ کا ذائقہ کسیلا کڑوا بلکہ سب سے زیادہ کڑوا ہے۔

اصلی سلاجیت کی پہچان:-
جلتے ہوئے لکڑی کے کوئلوں پر اصلی سلاجیت ڈالی جائے تو وہ بالکل سیدھی اوپر کو اٹھے گی ۔پانی میں تمام گھل جائے گی ذائقہ خفیف مٹھاس لئے ہوئے کڑوا ہوگا۔

مقام پیدائش:-
سلاجیت کلو، کشمیر گلگت اتر کاشی تک ہمالیہ پہاڑ کے حصوں میں کوہ آبو بندھیاچل کے علاوہ کھٹمنڈو سے آکر بکتی ہے۔

مزاج:-
گرم خشک درجہ دوم۔

افعال:-
مقوی بدن ،مقوی معدہ گردہ و مثانہ مفتت سنگ گردہ مثانہ مقوی باہ مولد و مغلظ منی قاطع بلغم قاتل کرم شکم جریان منی مولد حرارت.

استعمال:۔
یہ رسائن دوائی ہے یعنی بہت سے امراض کو دور کرتی ہے۔
مقوی بدن، مقوی باہ، مولد و مغلظ منی ہونے کی وجہ سے تقویت بدن و باہ مولد منی ادویات میں بدرقہ جات استعمال کرتے ہیں۔ قاطع بلغم ہونے کی وجہ سے نزلہ زکام کھانسی اور دمہ میں استعمال کرتے ہیں۔ مقوی گردہ ومثانہ و معدہ ہونے کی وجہ سے سلسل البول زیابیطس شکری کیلئے مفید ہے۔ مفتت حصاۃ ہونے کی وجہ سے پتھری کو توڑ کر نکالتی ہے۔ مقوی بدن ہونے کی وجہ سے جسم کو مضبوط بناکراز سر نوجوانی لاتی ہے۔ رسائن ہونے کی وجہ سے بڑھاپے کو دور کرتی ہے۔ مرض جریان کی جملہ اقسام کو فائدہ کرتی ہے۔ ذیابیطس میں کشتہ ابرک کے ہمراہ کھلانا مفید ثابت ہوا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سلاجیت جوڑوں کے درد اور اعصابی دردوں میں مفید ہے اور اکثر لوگوں کو اس سے فائدہ بھی ہوتا ہے۔

نفع خاص:۔ مقوی اعضاء وباہ۔

مضر:۔ گرم مزاجوں کیلئے۔

مصلح:۔ دودھ واشیاء رطب ،

بدل:۔ مومیائی۔

مقدار خوراک:۔ نصف گرام سے ایک گرام یا ماشہ تک۔

نوٹ یا احتیاط:۔
غیر مصفا سلاجیت کے استعمال سے پاگل پن غشی بے ہوشی سل و دق یا جلدی امراض پیدا کرتی ہے۔

مصفی کرنے کا طریقہ:۔
سلاجیت میں ایک مومی مادہ پایا جاتا ہی جسے تیز آنچ پر رکھنے سے نقصان ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورج تاپی سلاجیت کو آگنی تاپی سلاجیت اور ترجیح دی جاتی ہے۔ سلاجیت تقریباً چار گنا شیر گرم یا پانی گرم میں گھول کپڑا چھان کر آہنی ظرف میں ڈال دیتے ہیں۔ اور اس سیال کو دھوپ میں رکھ دیتے ہیں۔ جب اس کے اوپر بالائی سی آجائے تو اسے اتارلیں بس یہی آفتابی لینے کے بعد شدھ سلاجیت ہے جس کو ست سلاجیت بھی کہتے ہیں۔ ایک دفعہ سیال پر سے بالائی اتار لینے کے بعد پھر بھی بالائی آتی رہتی ہے۔ اس کو اتار کر محفوظ کرلیں۔ جب بالائی آنا بند ہوجائے تو باقی اجزاء ضائع کردیں۔
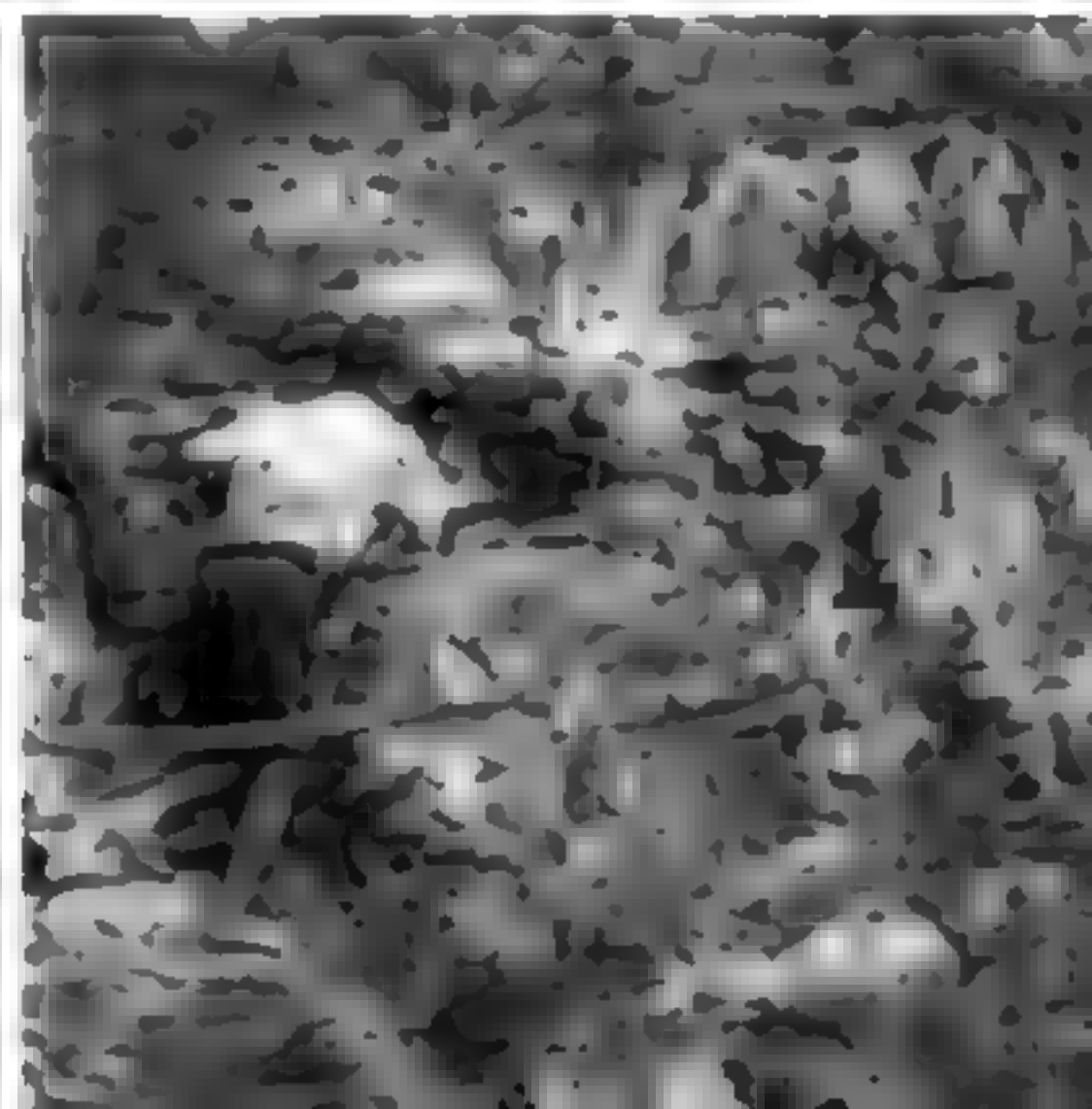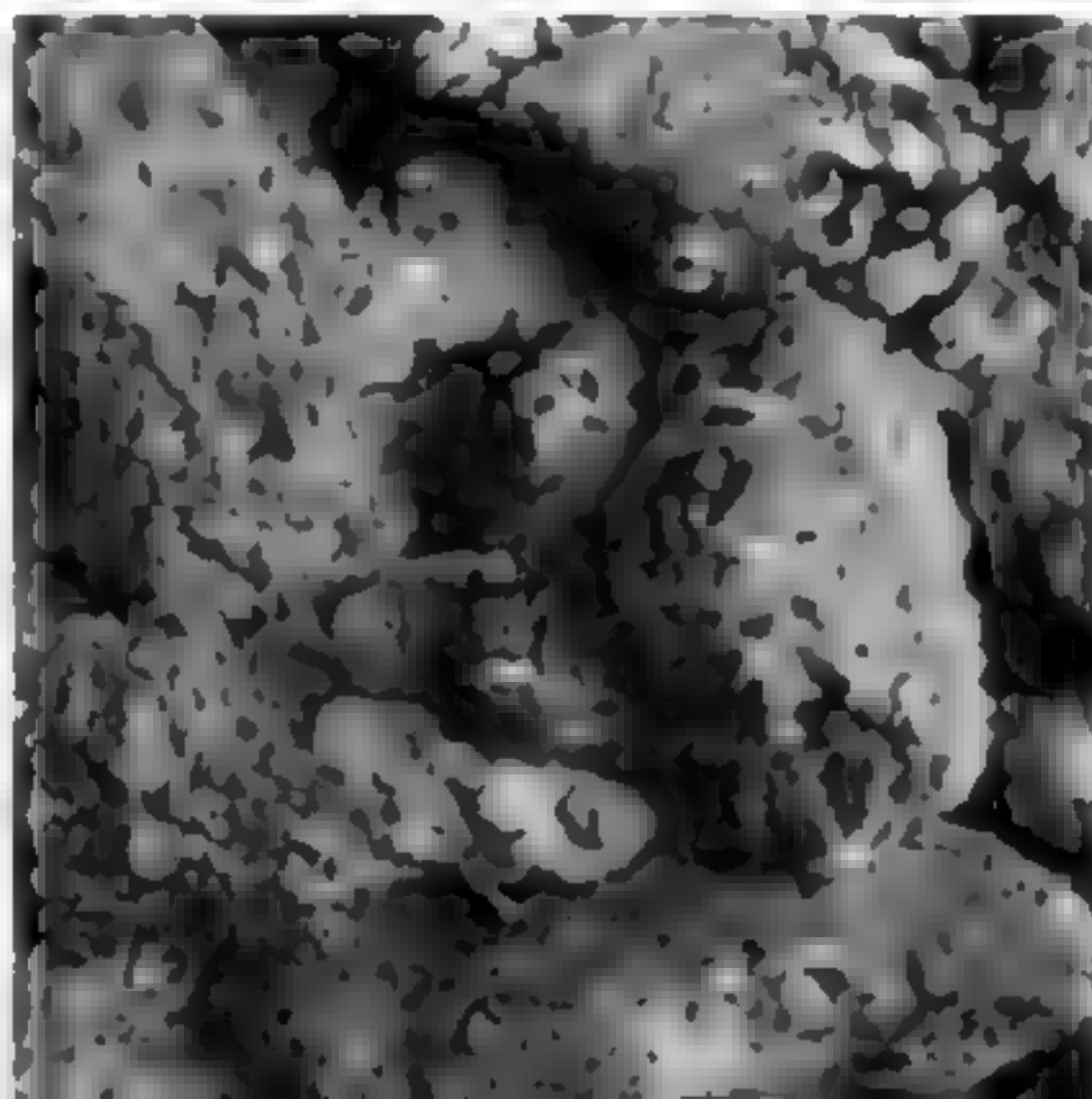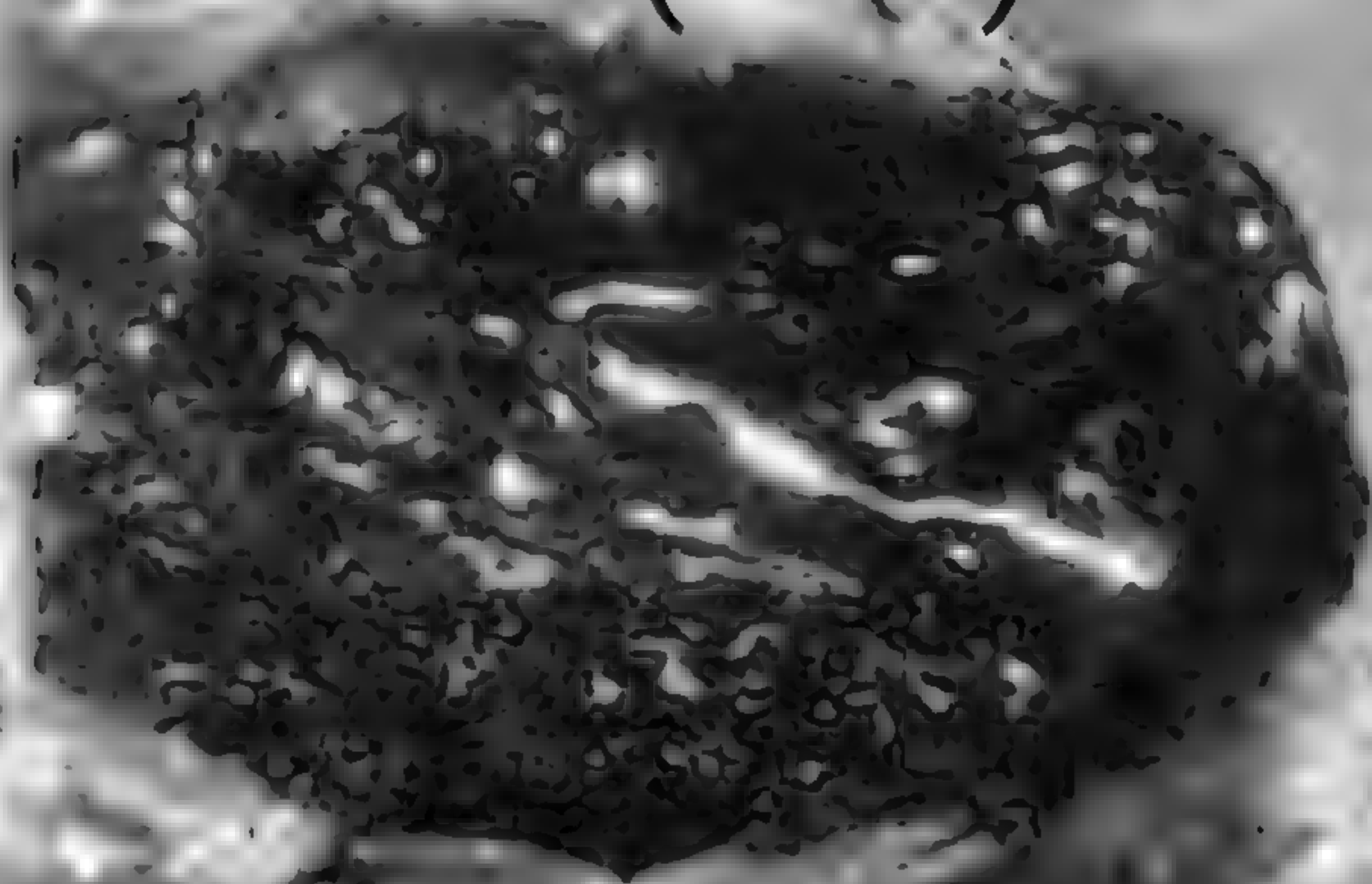
سیپ / صدف / Oyster Shell / (Cypreae Moneta) :-

دیگر نام:-
عربی میں صدف فارسی میں گوش ماہی سندھی میں سیپ بنگالی میں شانک اور انگریزی میں آلسٹر شیل کہتے ہیں۔

ماہیت:-
یہ سمندری جانور کا خول ہے۔صدف دو قسم کا ہوتا ہے۔ایک سے مروزاید نکلتا ہے۔جس کو صدف مرویدی یا صدف صادق کہتے ہیں۔اس کا خول بہت سخت ہوتا ہے۔دوسری قسم بہت چھوٹی ہوتی ہیں۔یہ عموماًدریاؤں اور ندی نالوں میں بھی ملتی ہیں۔اس کو سیپی کہاجاتا ہے۔

مزاج:-
سردخشک درجہ دوم۔

افعال:-
مجفف جالی حابس الدم و نزف الدم و نفث الدم مقوی مسوڑھ سیلان الرحم۔

استعمال:-
مجفف و جالی ہونے کی وجہ سے سنونات میں استعمال کرتے ہیں۔یہ مسوڑھوں سے خون آنے کو مفید ہے۔اور دانتوں کی چمک و صفائی کرتا ہے۔اس سے مسوڑھے صاف اور مضبوط ہوتے ہیں۔حابس ہونے کی وجہ سے پھیپھڑوں آنتوں اور کثرت حیض یا ہمہ قسم کے جریان خون کو روکنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔بعض اطباء اس کو سیب کے مربہ کے ساتھ دینا مقوی قلب خیال کرتے ہیں۔بھنگرہ بوٹی میں کشتہ کرکے سل کے مریضوں کیلئے اچھی دوا ہے۔دیگرادویہ کے ساتھ مریضاں دمہ کو کھلاتے ہیں۔

بیرونی استعمال:-
جالی ہونے کی وجہ سے جلدی داغ دھبے چھائیں اور چھیپ وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔تیز دھار آلہ سے جو زخم ہو اور جریان خون ہو تو اس کے اوپر ذرورا مفید ہے۔سوختگی آتش میں ذروراًاور روغن گل کے ساتھ طلاء نہایت مفید ہے۔

نوٹ:-
صدف مروارید ی کے چمک دار حصے کو کھرچ کرمروارید کی جگہ یا بجائے استعمال کرتے ہیں اس دو طریقوں سے استعمال کرتے ہیں باریک سرمہ کی طرح کھرل یا بطور کشتہ یا صدف سوختہ کرکے استعمال کرتے ہیں۔

نفع خاص:-حابس الدم۔

مضر:-خشکی پیدا کرتی ہے۔

مصلح:-شہد و سرکہ۔

بدل:-کہربا۔

مقدار خوراک:-صلایہ ایک گرام۔

کشتہ:-ایک رتی سے دورتی تک.
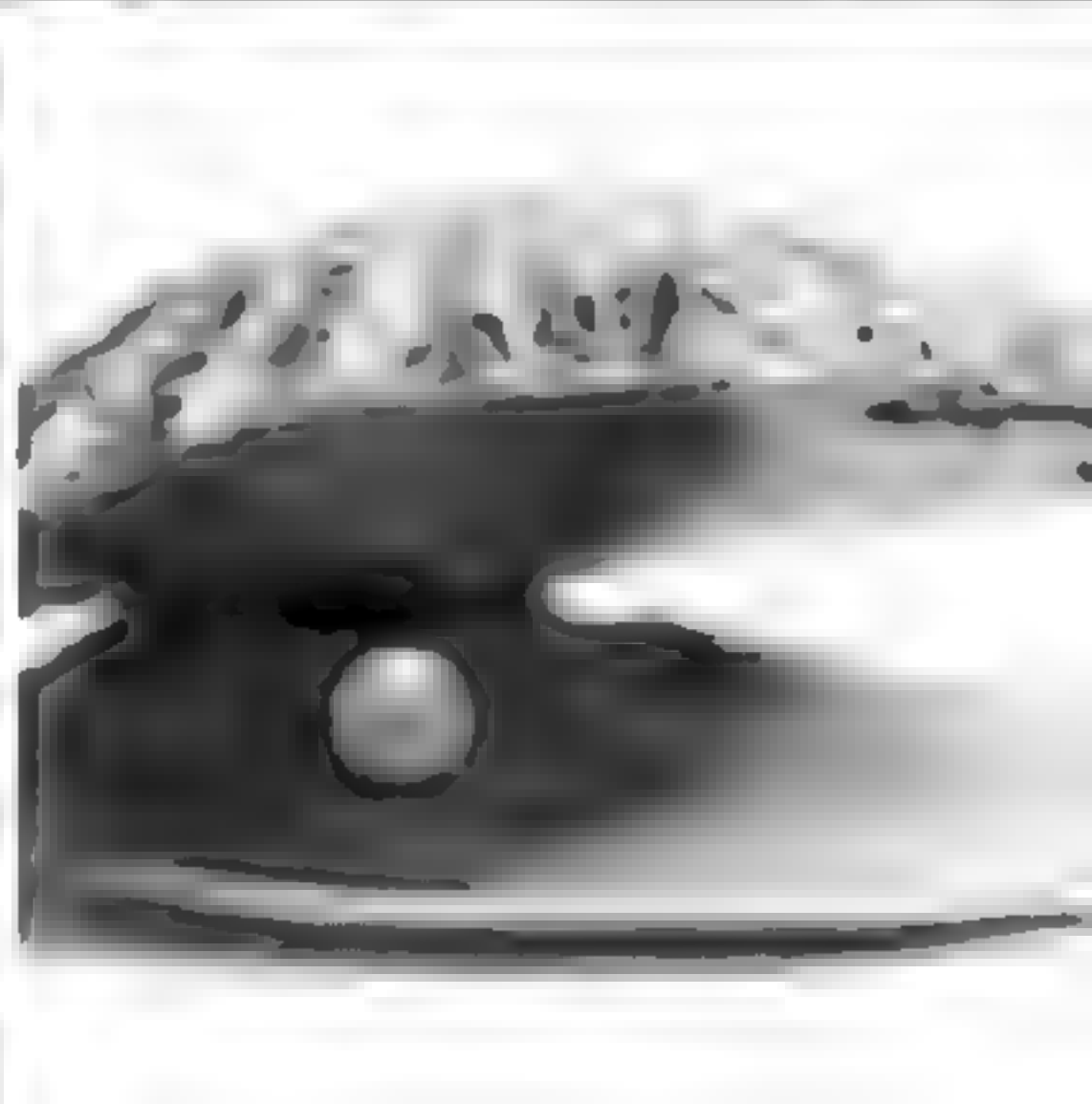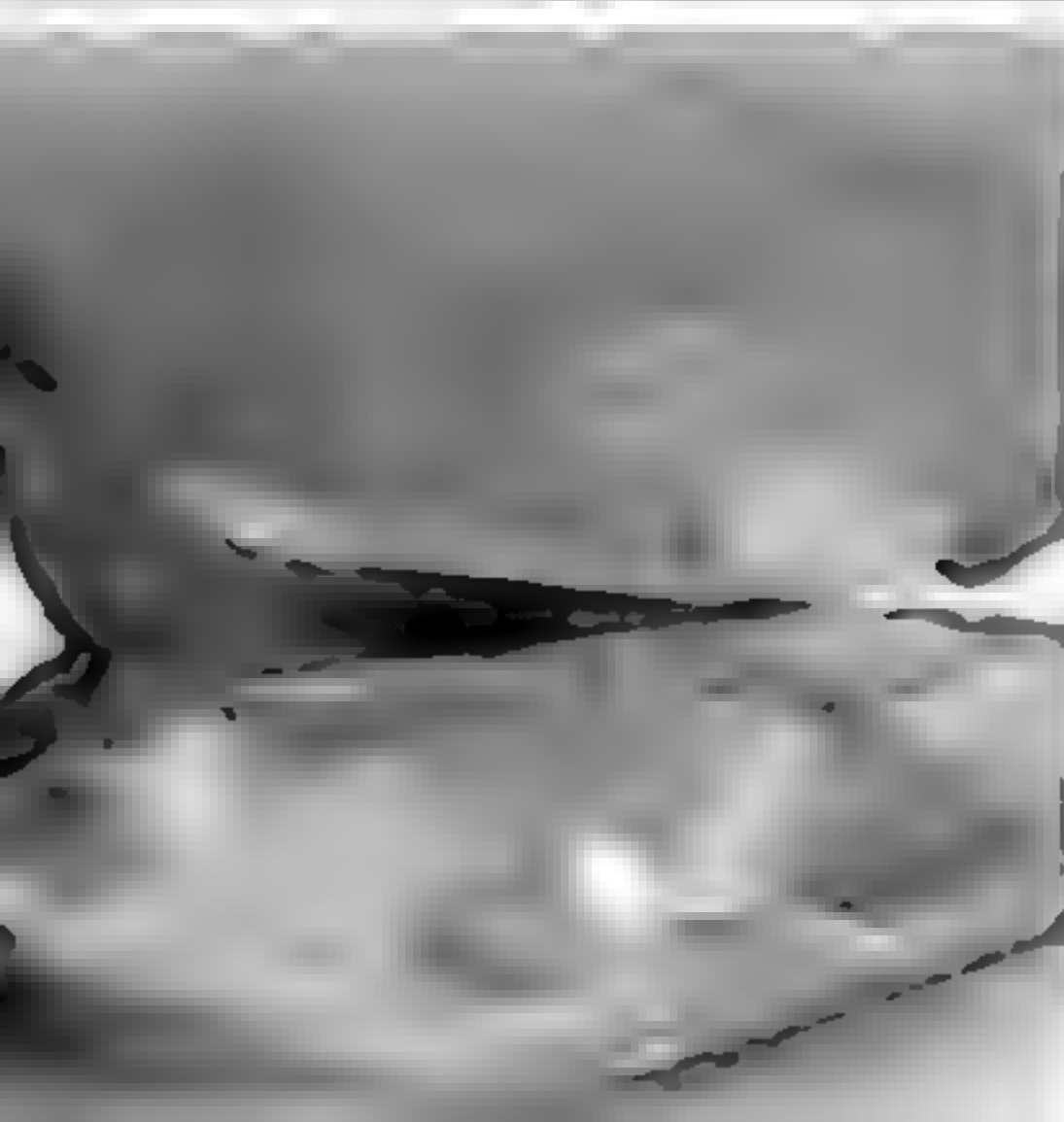
بیر بہوٹی / کرم عروسک / (Red Velvet Mite) :-

دیگر نام :-
عربی میں کاغنہ فارسی میں کرم عروسک ،سندھی میں مینھن ،وساوڑو۔

ماہیت :-
بیر بہوٹی سرخ رنگ کا خوبصورت کیڑا ہے جو سرخ مخمل کی مانند نرم و ملائم ہوتا ہے۔اور موسم برسات کی ابتدا میں زمین سے نکلتا ہے بعض لوگ اس کو کرم مخمل بھی کہتے ہیں۔

مزاج :- گرم خشک درجہ دوم۔

استعمال :-
بیر بہوٹی کو زیادہ تر عضو خاص کو تقویت دینے کی غرض سے طلاً یا ضماد استعمال کیاجاتا ہے۔بعض اندرونی طور پر بھی تقویت باہ کیلئے استعمال کرتے ہیں۔بعض اطباء چیچک کی اس حالت میں جب کہ وہ نمایاں ہو کر اندر چلی گئی ہو اس کو باہر نکالنے کیلئے مفید بیان کرتے ہیں۔

نفع خاص :-مقوی باہ ۔

مضر :- گرم مزاجوں کیلئے۔

مصلح :- شہد وروغن ۔

بدل :-مال کنگنی۔

مقدار خوراک :- نصف سے ایک عدد تک۔
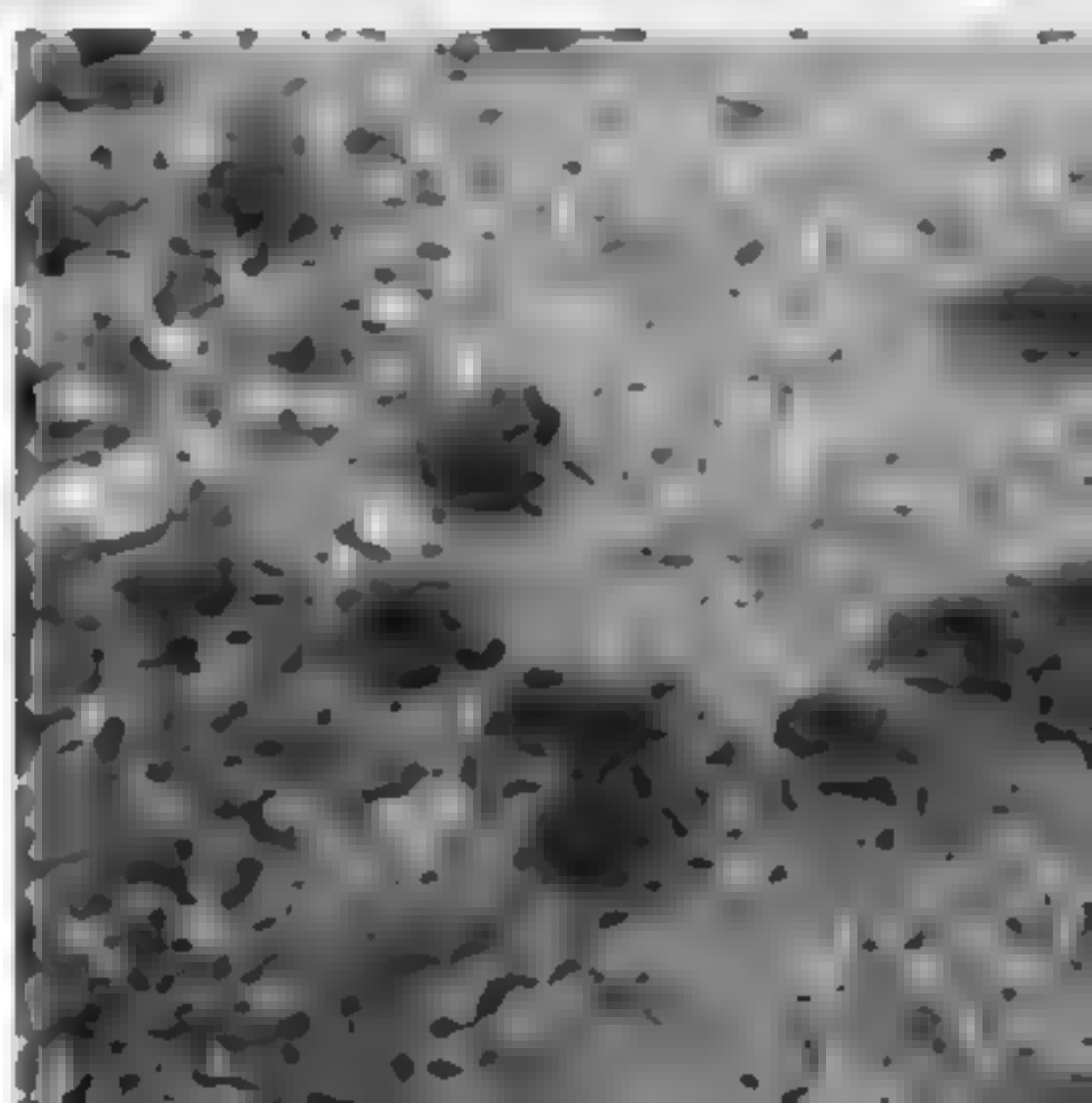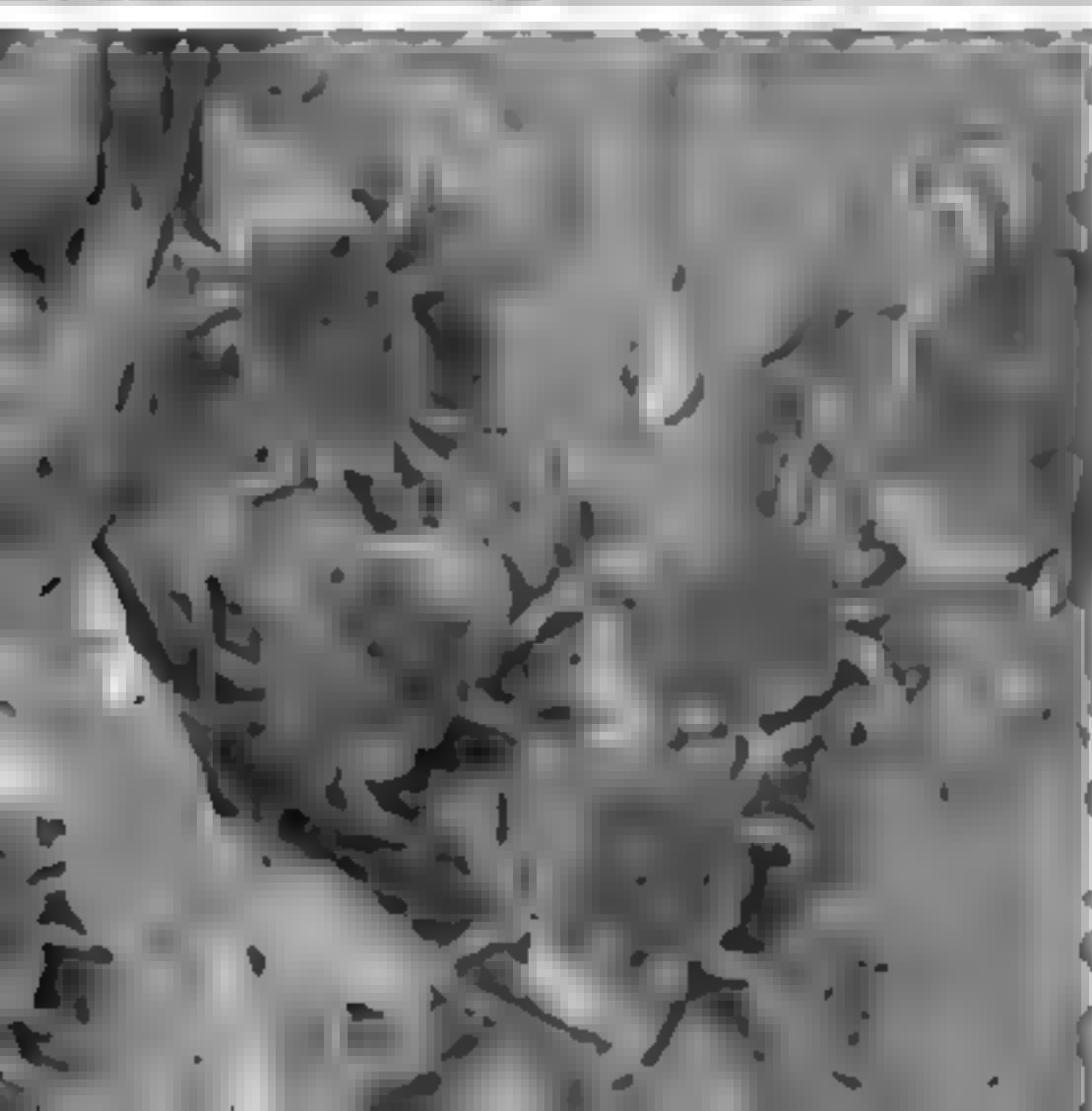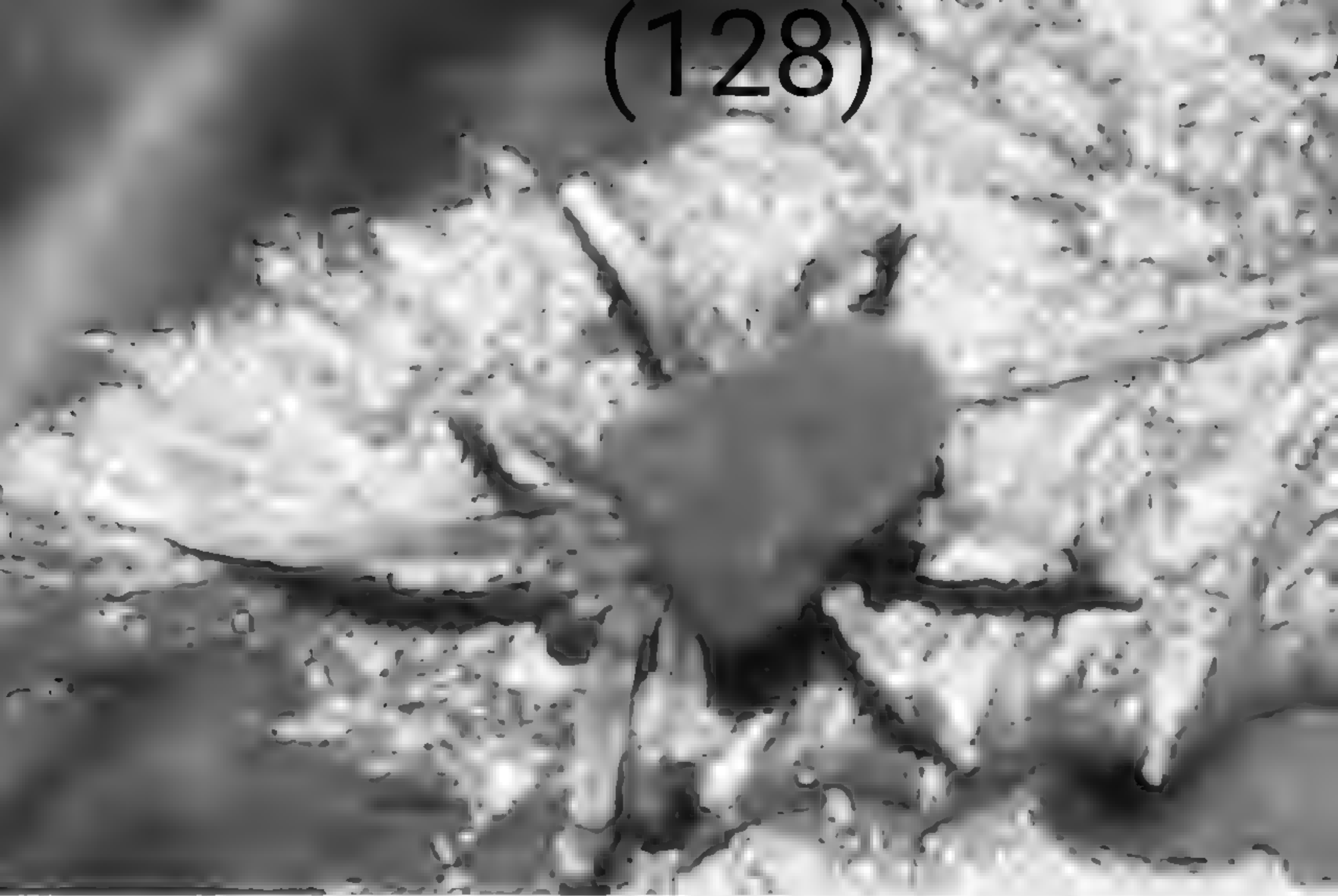
گھونگچی/ کونچ / رتی (Abrus Prectorius) :-

دیگر نام:-
عربی میں عین الدیک فارسی میں سرخ چشم خروس بنگالی میں کونچ سنسکرت میں گنجا سندھی میں چنوٹھی یا ریتوں پنجابی میں رتی انگریزی
اور لاطینی میں ابیرس پریکٹوری آس کہتے ہیں ۔

ماہیت:-
اس کی بیل نمابوٹی نرم و نازک بہت ہی نرم شاخوں والی ہوتی ہے۔پتے املی کی طرح ایک سے چارانچ لمبے ایک پتے میں آٹھ یا نو سے
بیس جوڑے پتیاں ایک دوسرے کے متوازی ہوتی ہیں جو کہ ذائقہ میں قدرے شیریں پھول سیم کے پھولوں کی طرح اور قدرے بڑے
سردی کے موسم میں گچھوں کی شکل میں نیلے یا گلابی رنگ کے لگتے ہیں پھلی لگ بھگ ڈیڑھ دو انچ لمبی اور آدھ انچ چوڑی نوک دار گچھوں
میں لگتی ہے۔پھلیوں کے اندر پانچ چھ سرخ کالے یا سفید رنگ کے گول بیج جن کا منہ کالا ہوتا ہے اور یہ چمک دار سخت ہوتے ہیں ۔جن
کو رتی یا گھونگچی کہا جاتا ہے یہ پودا پھلی کے پک جانے پر سردیوں میں خشک ہو جاتا ہے۔اور موسم برسات میں جڑ سرسبز ہو کر نیا پودا بن
جاتا ہے۔

اقسام:- تین قسمیں سرخ سفید اور سیاہ۔

خاص بات:-
پہلے زمانے سے لے کر آج تک پنساری سنار اور صراف بطور وزن استعمال کرتے ہیں ایک رتی کا وزن تقریباً پونے دو گرین ہوتا ہے اور
طب کی کتب میں رتی ماشہ اور تولہ کا وزن مستعمل ہے اور آٹھ رتی کا وزن ایک ماشہ کے برابر ہوتا ہے۔

مقام پیدائش:-
پاکستان اور ہندوستان کے میدانوں اور ہمالیہ کے دامن میں تین سے چار ہزار فٹ کی بلندی تک ۔اس کے علاوہ امریکہ اور جزائر غرب الہند
میں ہوتا ہے۔

مزاج:- گرم خشک ۔۔۔درجہ سوم.

افعال:- جالی ،محلل،اکال، مہیج۔

استعمال بیرونی:-
رتی کو زیادہ تر بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں ۔محلل ہونے کی وجہ سے اورام کیلئے بطور ضماد مستعمل ہے۔جالی ہونے کی وجہ سے بہق برص داد کلف وغیرہ میں اس کا طلاء کیاجاتاہے۔اور آنکھ کا جالا پھولا کو زائل کرنے کیلئے اکتحالاًاستعمال کرتے ہیں ۔اکال ہونے کے باعث زخموں کے زائد اور خراب گوشت کو دور کرنے کرنے اور بواسیری مسوں کو زائل کرنے کیلئے استعمال کیاجاتاہے۔ہیجان و تحریک کی وجہ سے مقوی باہ مقوی اعصاب طلاء میں استعمال کیاجاتاہے۔اس کے پتوں کو کوٹ کر بھجیا بناکر ورموں کو تحلیل کرنے میں فائدہ کرتے ہیں ۔
اس کے پتوں اور بیجوں میں ایک زہریلا جوہر ہوتاہے۔جس کی قلیل مقدار دی جائے تو وہ جسم کو زہر سے محفوظ کردیتی ہے۔آیوودیدک میں گنج کیلئے خصوصی طور پر تیل بناکر گلقند بناکر لگایا جاتاہے۔

استعمال اندرونی:-
اس کی جڑ کا شربت کھانسی کے مریضوں کیلئے نافع ہے ۔اندرونی طور پر مقوی اعصاب محافظ قوت بدن مانع شیخوخت ،مقوی باہ اور مغلظ و مولد منی ہے۔

نفع خاص:-مقوی باہ۔

مضر:- گرم مزاج۔

مصلح:-ترنجبین کشنیز سبز ۔

بدل:-ایک قسم دوسرے کی بدل ہے۔

مقدار خوراک:-
سفوف نصف یا ڈیڑھ رتی دودھ میں جوش دیکر.
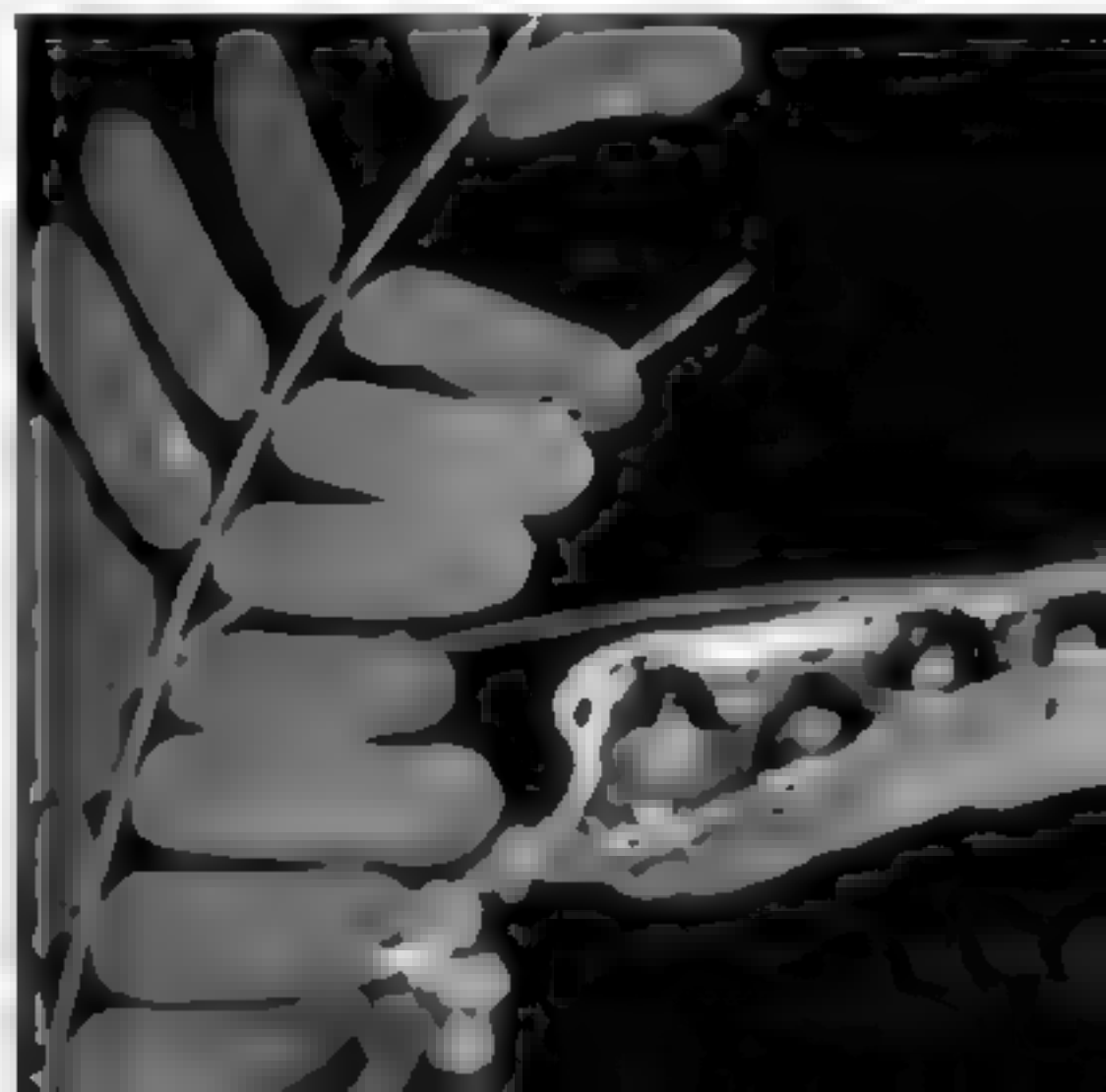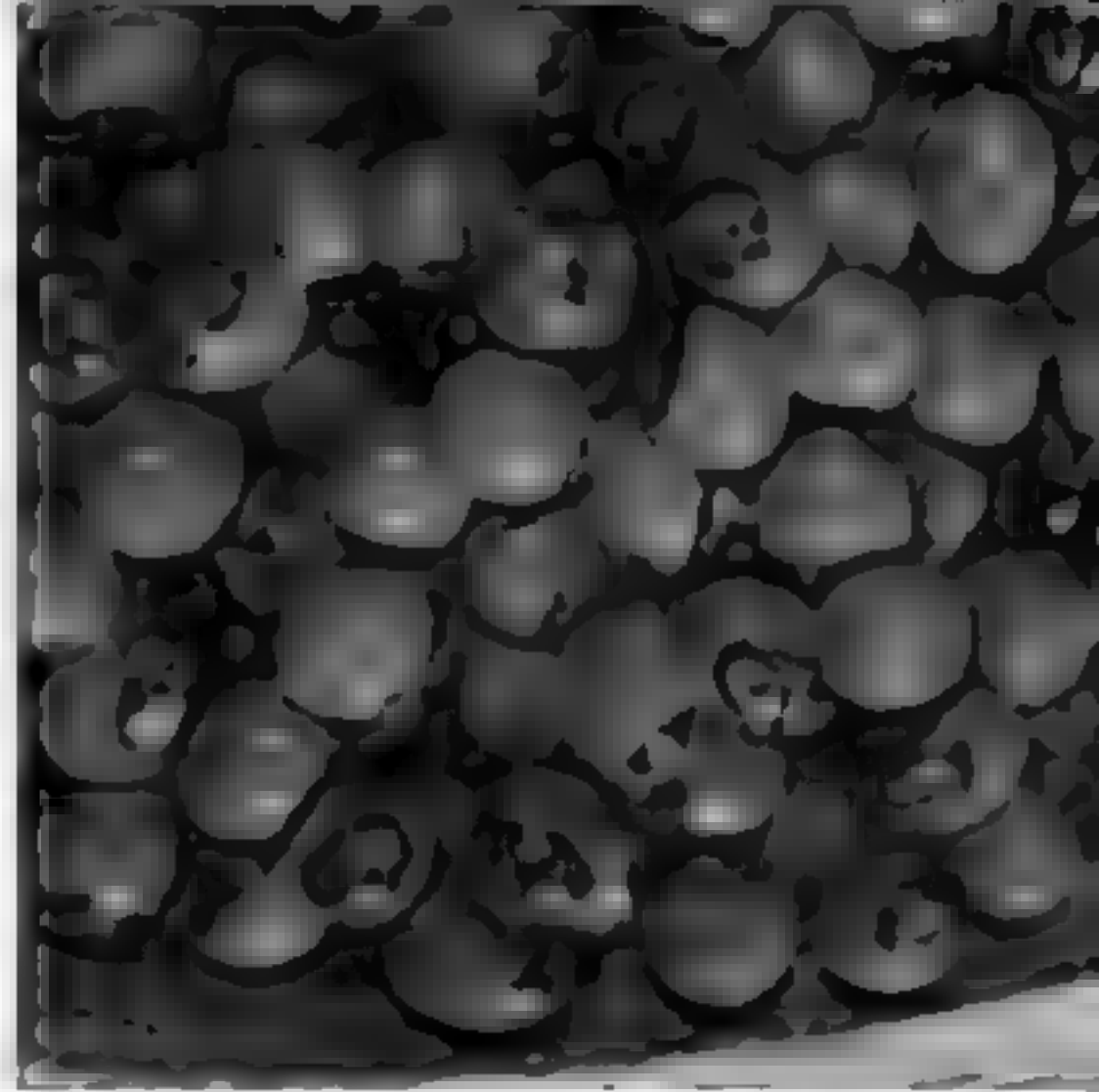
گوکھرو / خارخسک / بھکڑا / (Small Caltrops) :-

دیگرنام۔
عربی میں خسک فارسی میں خارخسک سندھی میں بکھڑو پنجابی میں بھکڑا بنگالی میں گوکھری مرہٹی میں سرائے تامل میں نرانجی سنسکرت میں گوکھرو انگریزی میں سمال کارپس اور لاطینی میں ٹرالی بولس ٹے ریسٹرس کہتے ہیں۔

ماہیت۔
ایک بیل دار بوٹی کا خاردار سہ گوشہ پھل ہے۔یہ بوٹی موسم برسات میں مفروش بیل کر شکل میں ہوتی ہے۔چارفٹ لمبی بیل کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں جو سفیدی مائل پتلی اور سبز رنگ کی ہوتی ہے اورجڑ کے ارد گرد پھیلتی ہیں پتے چنے کے پتوں کی طرح ذرا ان سے بڑے ہوتے ہیں۔سردی کے موسم میں پتوں کی جڑوں سے نکلے ہوئے زرد رنگ کے پانچ پنکھڑی والے کانٹوں سمیت نکلتے ہیں پھول لگنے کے بعد چھوٹے گول چٹپے پھل پانچ کونوں تیز کانٹوں والے ہوتے ہیں۔جڑ پتلی پانچ چھ انچ لمبی بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔میدانی گوکھرو پہاڑی گوکھرو کی نسبت چھوٹاہوتاہے۔

اقسام۔
خردوکلاں دو قسم کا ہوتاہے۔لیکن زیادہ تر خرد مستعمل ہے۔بڑے گوکھرو کا جھاڑ دار پیڑ ہوتاہے۔پتے سفیدی مائل لمبے قدرے گول اور کنگرے دار ہوتے ہیں پھل چہار گوشہ ہوتے ہیں چاروں کونوں پر ایک ایک کانٹا ہوتاہے۔خام پھل کا رنگ ہرا ہوتاہے۔پکنے پر بیلا جبکہ خشک ہو کر مٹیالے رنگ کا ہوتاہے۔ان کا ذائقہ پھیکا ہوتاہے۔

مقام پیدائش۔

پاکستان ، ہندوستان ، اور ایران کے خشک مقامات پر فصل خریف میں بافراط ہوتا ہے۔بڑا گوکھرو گجرات کاٹھیاواڑ بندھیاچل وغیرہ کی ریتلی اور پتھریلی زمین میں زیادہ ہوتا ہے۔

مزاج۔ گرم خشک ۔۔۔درجہ اول۔

افعال۔

مدر بول و حیض مفتت سنگ گردہ و مثانہ اور مقوی باہ۔۔۔

استعمال۔

گردہ و مثانہ کی چھوٹی کنکریوں کے اخراج کیلئے آلو بالو اور دو قو کے ساتھ شیرہ کی صورت میں استعمال کرتے ہیں ورم گردہ مزمن پیشاب میں البیو من آنے لگے اور استسقاء ہو کر جسم پر آناس ہو تو گوکھرو بہت مفید ہے۔ آکھ سے پیدا شدہ ورم کو زائل کرنے کے لئے اس کو گھوٹ کر باندھتے ہیں مبنزلہ تریاق ہے پیشاب جل کر آتا ہو تو گوگھرو جوکھار کے ہمراہ استعمال کرناچاہیے سوزش بول اور سوزاک میں تخم خیارین اور تخم خربزہ کے ہمراہ گھوٹ کرپلانا مفید ہے۔

مقوی باہ ہونے کی وجہ سے خشک گوکھرو کو باریک پیس کر تین دن تازہ گوکھرو کے پانی میں رکھیں پھر خشک کرکے مصری ملاکر دودھ کے ہمراہ پینا جریان احتلام سرعت انزال کے علاوہ باہ کو طاقت دیتا ہے۔

یہ دشمول کی دواؤں میں شامل ہے اس لئے وئید بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں ۔

نفع خاص۔مدر بول ۔

مضر۔امراض رس ۔

مصلح۔ بادام اور روغن کنجد۔

مقدار خوراک۔
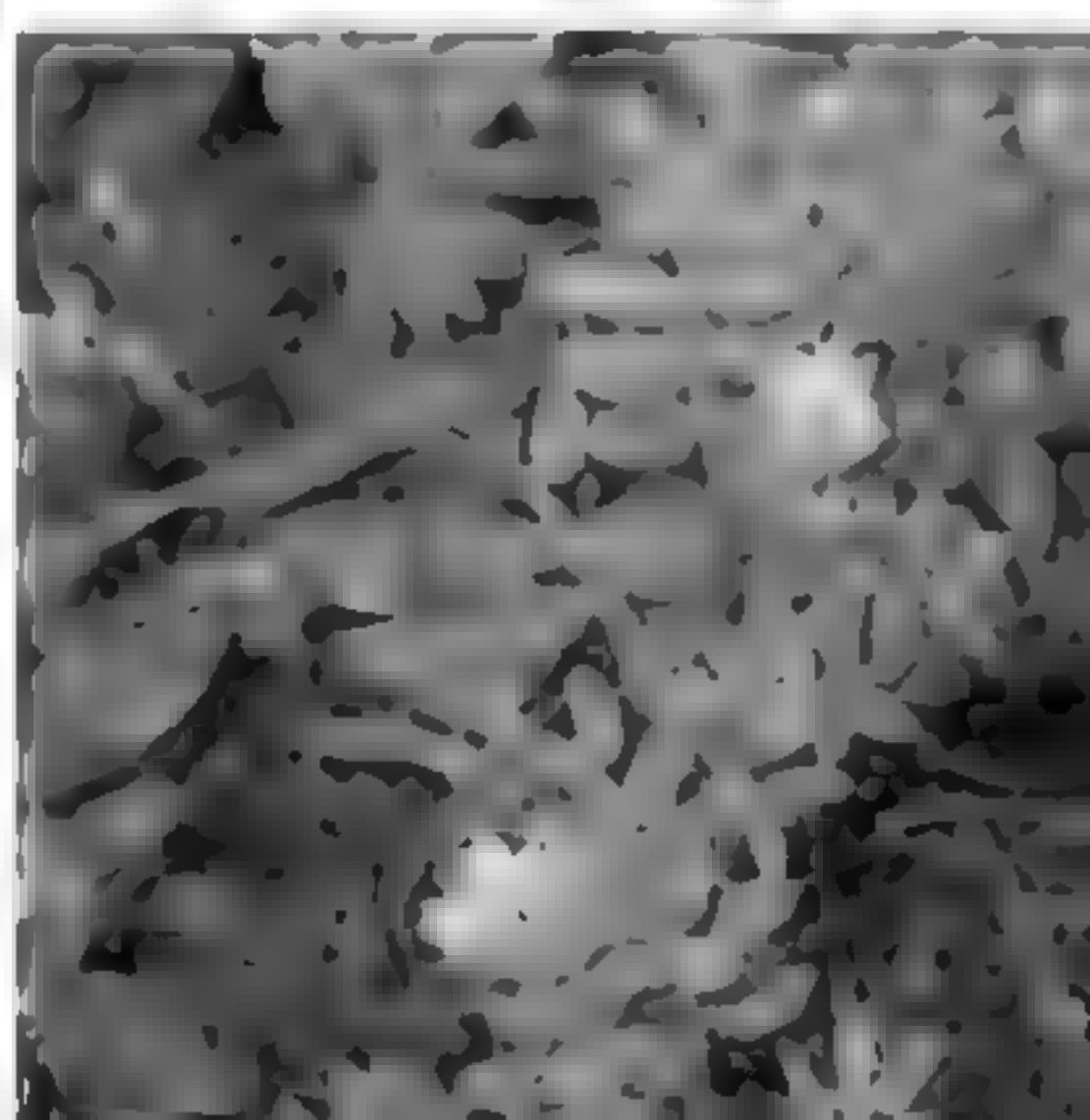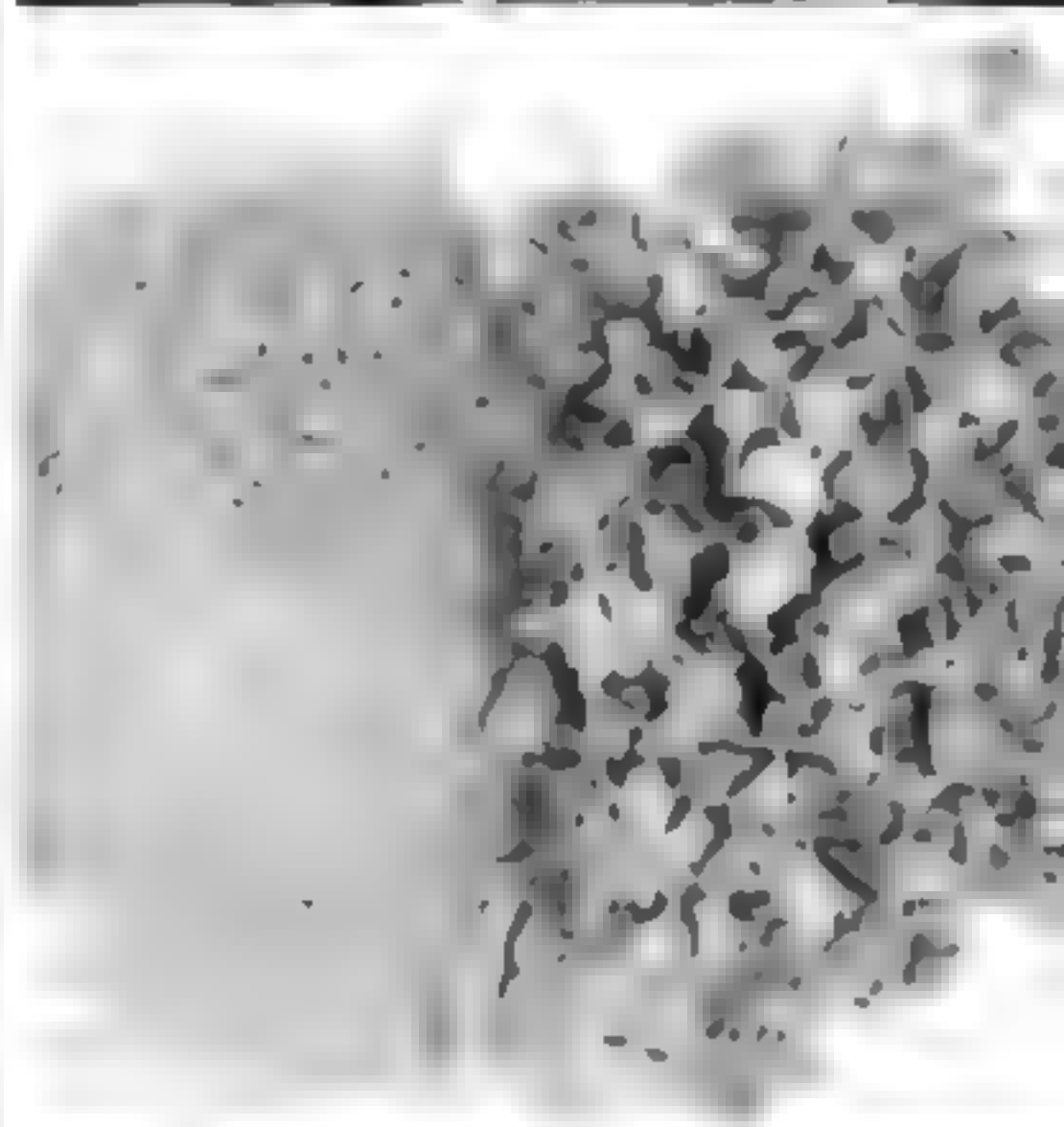
دھتورہ / تخم جوزماثل / جوزماثل / (Datura Stramonium) :-

دیگر نام۔
ہندی میں دھتورہ سندھی میں چرپوداتوردجوزماثل فارسی مین گوزماثل کہتے ہیں ۔
ماہیت۔
اس کا پودادوسے چار فٹ اونچا اورخودرو ہے۔پتے بیگن کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ۔یا اجوائن خراسانی کے پتوں کی طرح اور رواں ہوتاہے۔پتے لگ بھگ چھ سات انچ لمبے چار انچ چوڑے گہرے سبز کسی قدر بیضوی کنارے کٹے ہوئے نوک دار بالائی سطح گہری سبزاور جھری دار جبکہ اوپر والی سطح ہلکے رنگ کی بوخفیف نشیلی ذائقہ تلخ قدرے نمکین ہوتاہے۔پھول شہنائی کی چھ سات انچ لمبا آگے سے کھلا اور پانچ لمبی لائنوں کے ذریعہ تقسیم اور پیچھے سے تنگ سفید پھیلاہوتاہے۔

دھتورے کی دواقسام ۔
مشہور ہیں سفید اور نیلے پھول والا۔سفید قسم کے پتے کنارے سے کٹے ہوئے نہیں ہوتے ۔ویسے دھتورہ کی چار اقسام ہیں ۔
پھل لگ بھگ اخروٹ سے بڑا اور یا انڈے کے برابر گول جس پرارنڈکے ڈوڈے کی طرح نرم کانٹے پھل چار حصوں میں تقسیم ہوتاہے۔جس میں تخم بھرے رہتے ہیں ۔شروع میں پھل گہرا سبز بعد میں سفید مائل سبز ہوجاتاہے۔اورجب پک جاتاہے۔تو اس کے اندر سے بھورے یا سیاہ رنگ کے تخم نکلتے ہیں ۔دھتورے کا پوداعموماًموسم بہار میں پھولتاہے۔اور جیٹھ میں اساڑھ میں پھل پک کر پھوٹ جاتے ہیں ۔بطور دواء پتے اور تخم مستعمل ہیں ۔
مقام پیدائش۔
دھتورہ پاکستان ہندوستان ایران اور افغانستان میں بکثرت پایاجاتاہے۔یہ خودرو پودا عموماًسڑکوں کے کناروں کھنڈرات قبرستانوں اور ویرانوں میں ہوتاہے۔

مزاج۔

سرد خشک درجہ چہارم۔

افعال۔

مسکن و مخدر دافع تشنج عروق خشنہ ،دافع بخار، منوم مجفف ،مولد سکر و ہذیان۔

استعمال۔

مسکن و مخدر ہونے کی وجہ سے مختلف روغنوں میں شامل کرکے وجع المفاصل نقرس درد سر درد پہلو میں مالش کرتے ہیں۔دافع تشنج عروق خشنہ ہونے کی وجہ سے دمہ کے دورے کو روکنے کیلئے پتوں کی دھونی یا پتوں کو جلم میں تمباکو کی جگہ پلاتے ہیں اور مناسب ادویہ کے ہمراہ اندرونی طور پر کھلاتے ہیں۔دفع بخار و مسکن ہونے کی وجہ سے نزلہ زکام اور بخار مناسب ادویہ کے ہاں استعمال کرتے ہیں۔پھوڑے پھنسیوں کو پھاڑنے کیلئے دھتورہ کے پتے کو تیل سے چپڑ کر گرم کرکے باندھتے ہیں۔محرک دماغ ہونے کی وجہ سے بوڑھے آدمیوں کے عصبی دردوں اور نزلات میں مفید ہے۔مناسب ادویہ کے ساتھ اس کے بیجوں کو بشکل گولی دمہ نزلہ کھانسی جریان سرعت انزال میں استعمال کرتے ہیں۔مولد سکر و ہذیان ہونے کی وجہ سے اگر زیادہ کھالیاجائے تونشہ کرتاہے۔اور ہذیان پیدا کرنے کے علاوہ سمی علامات بھی پیدا ہوجاتی ہیں۔

دھتورہ کے سمی اثرات اور ان کا علاج۔

دھتورہ کے تخم سمی مقدار میں کھلانے سے مسموم کے حواس پراگندہ ہوجاتے ہیں اور عقل زائل ہوجاتی ہے۔زبان اور حلق خشک ہوجاتے ہیں آنکھیں سرخ اور پتلیاں پھیل جاتی ہے۔آواز بھراجاتی ہذیان ہونے لگتاہے۔مسموم بعض اوقات اٹھ کر بھاگنے کی خواہش کرتاہے۔لیکن چلتے وقت شرابیوں کوطرح مست پاؤں ادھراُدھر بھاگنے کی خواہش کرتاہے گائے وہمی چیزیں نظر آتی ہیں اور مریض ان کو پکڑنے کی کوشش کرتاہے کبھی اپنے کپڑے کو چننے لگتاہے اور بستر دیوار وغیرہ سے وہمی چیزوں کو پکڑتاہے۔ایک دودن کے بعد حالت رہ کر مسوم تندرست ہوجاتاہے اور اگر غفلت یعنی غنودگی پیداہوجائے تو مسموم تنفس اور قلب کی حرکات بند ہوکر موت واقع ہوجاتی ہیں۔

مسموم کا علاج ۔
مریض کو کوئی قے لانے والی دوامثلاً مین کا پھک جوشاندہ یارائی کا سفوف چھ ماشہ پاؤ بھر پانی میں ملا کر قے کرائیں ۔اس کے بعد تخم پنبہ کا شیرہ پلائیں یا انبوبہ معدہ کا استعمال کرکے معدہ کو دھتورہ سے پاک کریں ۔ جسم سرد ہوتو بغلوں اور رانوں میں گرم بوتل رکھیں ۔اس کے بعد گھی مکھن یا گائے کا تازہ دودھ پلائیں اگر ضعف زیادہ ہوتو شہد چٹائیں ۔
نفع خاص۔خارجا مسکن و مخدر ۔
مضر۔ہذیان اور جنون پیدا کرتا ہے۔
بدل۔افیون سیکران ۔
مصلح۔مرچ سیاہ بادیان شہد گھی دودھ ۔
دونوں کے تخموں میں ۔
دھتوریں 0.22 فیصد اس میں دو حصے بائیوسائمین ایک حصہ بایو سین تھوڑی مقدار میں ایٹروپین جبکہ زیادہ بائیوسین ہوتی ہیں ۔
خاص بات۔
اس کے ٹنکچر اور دیگر مرکبات برٹش فارماکوپیا میں بھی ہیں ۔اور ہومیوپیتھی میں یہ سٹرامونیم کے نام سے استعمال ہوتی ہے۔جوکہ ہذیان کے علاوہ پاگل پن کی بہترین دوا ہے۔
مقدار خوراک بطور دواء۔
ایک چاول سے چار چاول تک۔
مہلک مقدار خوراک۔
ایک سے ڈیڑھ گرام۔
مشہور مرکب۔
حب شفا روغن ہفت برگ وغیرہ۔

آک / آکھ / مدار / (Caletropis Swallow Wost) -

دیگر نام۔
آکون، عربی میں عشر ،فارسی میں خرک ، زہر ناک ، تیلگو ، میں مند رامو ، سنسکرت میں مندار سندھی میں اک، تلگی، حلیپنڈے ،مکاٹ ۔پھل ۔بنگالی میں آکنڈ ہ ۔ گجراتی میں آکڈو
فیملی۔
جائی گنٹیکا
ماہیت۔
آکھ کا پودا ڈیڑھ گز سے دو گز تک بلند ہو جاتا ہے لیکن عموماًایک یا نصف گز تک بلند دیکھا گیا ہے یہ شاخ در شاخ ہو کر بھی پھیلتا ہے لیکن زیدہ تر جڑ ہی سے شاخیں نکل کرادھر پھیل جاتی ہے مدار کے جس حصہ کوتوڑا جائے سفید گاڑھا دودھ ٹپکنا شروع ہو جاتا ہے اطراف میں جڑ کی نسبت زیادہ دودھ نکلتا ہے۔
پتے۔
برگد کے پتوں سے مشابہ لیکن ان کی مانند سبز نہیں ہوتے بلکہ سفید مائل ہوتے ہیں ۔ تنوں اور شاخوں پر سفید روواں لگا رہتا ہے۔ پک جانے پر زرد رنگ کے ہو جاتے ہیں ۔
پھول ۔
کٹوری نما گچھوں میں لگتے ہوتے ہیں۔ جو باہر سے سفید اور اندر سے سرخی مائل ہوتے ہیں ۔ پھول کے عین درمیان لونگ کے سر کی مانند ایک شے ہوتی ہے۔ جس کو قرنفل مدار یعنی آکھ کی لونگ کہتے ہیں ۔
پھل۔
اسکی شکل عموماًلبوتری اور درمیان سے خم کھائی ہوتی ہے۔ خشک ہونے پر جب پھٹتا ہے تو اس کے اندر سے سنبھل کی مانند روئی نکلتی ہے۔ جو نہاہت نرم وملائم اورچکنی ہوتی ہے۔
تخم
چپٹے ،سیاہی مائل اور وزن میں ہلکے حجم میں دال ارہر کے برابر ہوتے ہیں۔ بعض آکھ کے پودوں پر ایک قسم کی رطوبت منجمد ہوتی ہے۔ اس کو صنغ عشریا شکرالعشر کہتے ہیں ۔
دودھ۔
آکھ کے ہر حصے کوجس کوتوڑاجائے تواس سے مفید گاڑھا دودھ نکلتا ہے جو زہریلا ہوتا ہے۔
نوٹ۔
اس پودے کاہر جز بطور دواء کام آتا ہے۔
آکھ کی اقسام۔
ا۔ جسکی ماہیت اوپر بیان کی جاچکی ہے یہ بطور دواء استعمال ہوتی ہے۔
2۔پھول مطلقاًسفید ہوتا ہے اور اسکا درخت پہلی قسم سے بڑا ہوتا ہے۔
3۔اس قسم کاآکھ مزکورہ اقسام سے چھوٹاہوتا ہے۔ اور پھول پستی مائل بہ مفید ہوتا ہے۔
مقام پیدائش ۔
پاکستان ۔ ہندوستان ۔ سری لنکا ۔ افغانستان ، ایران ،اور افریقہ ہیں ۔ پاکستان کی بنجر زمینوں اور ریگستان میں پایا جاتا ہے۔ موسم گرما میں بکثرت ہوتا ہے۔

ذائقہ ۔

تلخ تیزی مائل

مزاج ۔

پھول ،جڑ ، پتے ، اور شاخیں تیسرے درجے میں گرم خشک آکھ کا دودھ چوتھے میں گرم اور خشک ہے ۔

افعال۔

تازہ پتے مسکن درد اور سردی کے اورام تحلیل کرتے ہیں ۔ قاطع ۔اکال ،
برگ خشک کا ذرور جالی، اکال، مقیئ ، منفت ، بلغم ، مقطع، پتوں کا پانی محمر ،اکال ، قاطع۔

پوست بیخ مدار ۔

معتدل ، مقوی ، قاطع ، ومخرج ۔بلغم ، مغشی ، مقیئ ۔ مسحج ،معدہ ، آمعاہ ، قاتل ، کرم ، شکم ،

دودھ مدار۔

لازع، محلق ، جاذب، سم ، حیوانات ، اکال ، مقرح ، مسہل ، قوی، مقیئ ، معلس، قاطع ، بلغم ، صیحح ،

استعمال۔

آکھ کادودھ اکال مقرح ہونے کی وجہ سے داد ،گنج ،اور بواسیری مسوں پر لگانے ان کو جلد دور کر دیتا ہے۔ خفیف طور پر طلاء کرنے سے وجع المفاصل کے لئے بھی مفید ہے ۔ کیونکہ آبلہ انگیر اور مقرح ہونیکی وجہ سے بھی مفاصل کے فاسد مواد کو خارج کر تا ہے ۔ قاطع بلغم ،مقیئ اور مسہل قوی ہونے کی سبب امراض بلغمی خصوصاً ضیق النفس ،دمہ کھانسی استعما ل کرایا جاتاہے ۔

آکھ کادودھ اکال مقرح ہونے کی وجہ سے داد ،گنج ،اور بواسیری مسوں پر لگانے ان کو جلد دور کر دیتا ہے۔ خفیف طور پر طلاء کرنے سے وجع المفاصل کے لئے بھی مفید ہے ۔ کیونکہ آبلہ انگیر اور مقرح ہونیکی وجہ سے بھی مفاصل کے فاسد مواد کو خارج کرتا ہے ۔ قاطع بلغم ،مقیئ اور مسہل قوی ہونے کی سبب امراض بلغمی خصوصاً ضیق النفس ،دمہ کھانسی استعما ل کرایا جاتاہے

۔ نوٹ۔

روئی کو بطور آکھ میں دودھ میں بھگو کر فرزجہ استعمال سے اسقاط حمل کرتا ہے ۔ چونکہ یہ نہایت تیز ہے اور اس دوسری تکلیفوں کو بھی خطرہ ہے ۔ لہٰذا احتیاط کریں ۔ زیادہ مقدار میں استعمال کرنے پر مسحج ہونے کی وجہ سے معدہ اور انتوں میں خراش شدید پیدا ہو سکتی ہے ۔ بھڑ ،سانپ ، بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے ان کے زہر کو تسکین بخشتا ہے ۔

یہ پانی قاطع ہونے کی وجہ سے روغن کنجد کے ہمراہ پکا کر استعمال کرنے سے بہرے پن کو فائدہ دیتا ہے۔
خشک پتوں کا سفوف جالی، اکال، اور مجفف ہونے کی وجہ سے قروح ساعیہ، خبیثہ اور آکلہ میں ذرور استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ زخم کو صاف کرتا ہے اور خراب گوشت کو دور کرکے نیا گوشت پیدا کرتا ہے اور ان کو جلد خشک کر دیتا ہے۔ مقطع اور منفث ہونے کی وجہ سے پتوں کو مناسب ادویہ کے ہمراہ خاکستر بنا کر دمہ کھانسی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز خاکستر کئے بغیر کھلانے سے قے لاکر بھی ضیق النفس کو فائدہ کرتا ہے۔
پھول وپتوں کو نمک لگاکر ایک مٹی کے برتن میں گل حکمت کرکے دس سیر اپلوں کی آنچ دیں اور پھر باریک پیس کر یہ راکھ کھانسی، دمہ، درد شکم، آنتوں کے درد استسقاء کے لئے اکسیر محلل اور مسکن کے لئے استعمال کرتے ہیں۔
گل راکھ۔ مقوی معدہ ہے قاطع بلغم ہونے کی وجہ معدہ کی ادویہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ محلل اور مسکن ہونے کی وجہ بعض ادویہ کے ہمراہ روغن تیار کیا جاتا ہے جو مالش کرنے سے وجع المفاصل اور درد کمر وغیرہ کو شفا دیتا ہے۔
پوست بیخ آکھ۔
معتدل اور قاطع ہونے کی وجہ سے مفاصل آتشک کے درجہ دوم اور ابتدائی جزام میں مفید ہے۔ چونکہ یہ قاطع مغثی اور مقئی ہے لہٰذا اس کو ہیضہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ فاسد مواد کو قطع کرکے ان کو بزریعہ قے خارج کرتا ہے۔ جڑ کو بطور جوشاندہ استعمال کیا جاتا ہے، تپ لرزہ کے لئے بھی نافع ہے معرق ہونے کی وجہ سے مرض آتشک پر بخوراً مستعمل ہے۔
نوٹ۔
اپی کاک کا ٹنکچر ایلوپیتھی میں آج بھی قے لانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جبکہ ہومیوپیتھی اپی کاک متلی اور قے کو ٹھیک کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
اک کا گوند۔۔۔
ملین طبع ومنفث
اک کی روئی۔
زخموں سے خون بہنے کے لئے مفید ہے۔ مدار کا نمک بنانے کی ترکیب۔
پودے کو جڑ سمیت اکھیڑ کر راکھ بنالیں اور اس کو پانی میں گھول کر گھنٹہ کے وقفے سے ہلاتے رہیں۔ بعد پانی نتھار کر لوہے کی کڑاہی میں اس قدر پکائیں کہ تمام پانی جل کر نمک رہ جائے تو یہ نمک ایک رتی پان میں رکھ کر استعمال کریں۔ یہ نمک قاطع اور منفث بلغم ہونے کی وجہ سے کھانسی اور ضیق النفس میں استعمال کیا جاتا ہے۔
مسجح ہونے کی وجہ سے زیادہ مقدار میں استعمال سے آنتیں وغیرہ چھل جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ پہلے زمانے میں لڑکیوں اور جانوروں کو ہلاک کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کا دودھ پانچ چھ ملی لیڑ استعمال کرنے سے ہلاکت واقع ہو جاتی تھی۔ استعمال کرنے کے بعد منہ سے جھاگ آنے لگتی تھی اور بعد میں مریض ہلاک ہو جاتا تھا۔

مسموم کا علاج ۔اسٹامک ٹیوب سے دھو کر بعد میں اسپغول مسلم ہمراہ پانی یا دودھ کیساتھ دیں یا گھی اور دودھ کو بار بار دیتے ہیں اوراس کی سمیت زائل کرنے کے لئے گوکھرو کا شیرہ نکال کر فوراً پلائیں

نفع خاص ۔

مقوی معدہ ، نافع ، ہیضہ ، اور اکال ، مضر مقرح جلد و غشا مخاطی ، مصلح گھی ، دودھ ، چکنی چیزیں اور قے کرنا ۔ شیرہ گوکھرو ۔بدل تقریح میں اس کا بدل جمال گوٹہ ہے ۔

مقدار خوراک ۔

سفوف چھال مقدار دو رتی سے تین رتی ، خشک پتے دو رتی سے ایک ماشہ ۔ پھول دو رتی چار رتی بطور جوشاندہ چار ماشہ دودھ چار بوند سے ایک ماشہ ،گوندایک ایک ماشہ تک ،

مشہور مرکبات ۔

حب گل آکھ ، حب عشر ، روغن گل آکھ ، اس کے دودھ میں تیار کشتہ بارہ سنگھا بخاروں اور نمونیہ کے علاوہ سینے کے درد میں مستعمل ہے ۔ اسکے علاوہ بہت سے کشتہ جات آکھ کی مختلف چیزوں میں تیار کیے جاتے ہیں ۔

کیمیاوی اجزاء ۔

مدار کے سب اجزاء میں ایک کڑوا زادرال جیسا جز ہے ۔ نیز دواء اور جزو خصوصاً جڑ کے چھلکے مدار یلین اورمدار فلے ول پائی جاتی ہیں ۔

مدار یلین آک کا ایک دانہ دار موثر ست ہے ۔ لاس کو مدارین بھی کہتے ہیں ۔ یہ الکوحل میں حل ہو سکتا ہے لیکن تیل میں حل نہیں ہو سکتااور عجیب یہ کہ گرمی سے جمتا اور سردی سے پگھلتا ہے ۔ یہ پرانے آکھ سے زیادہ نکلتا ہے

۔ نوٹ ۔

مدار کی دھونی مچھروں کو بھگا دیتی ہے ۔

(143)
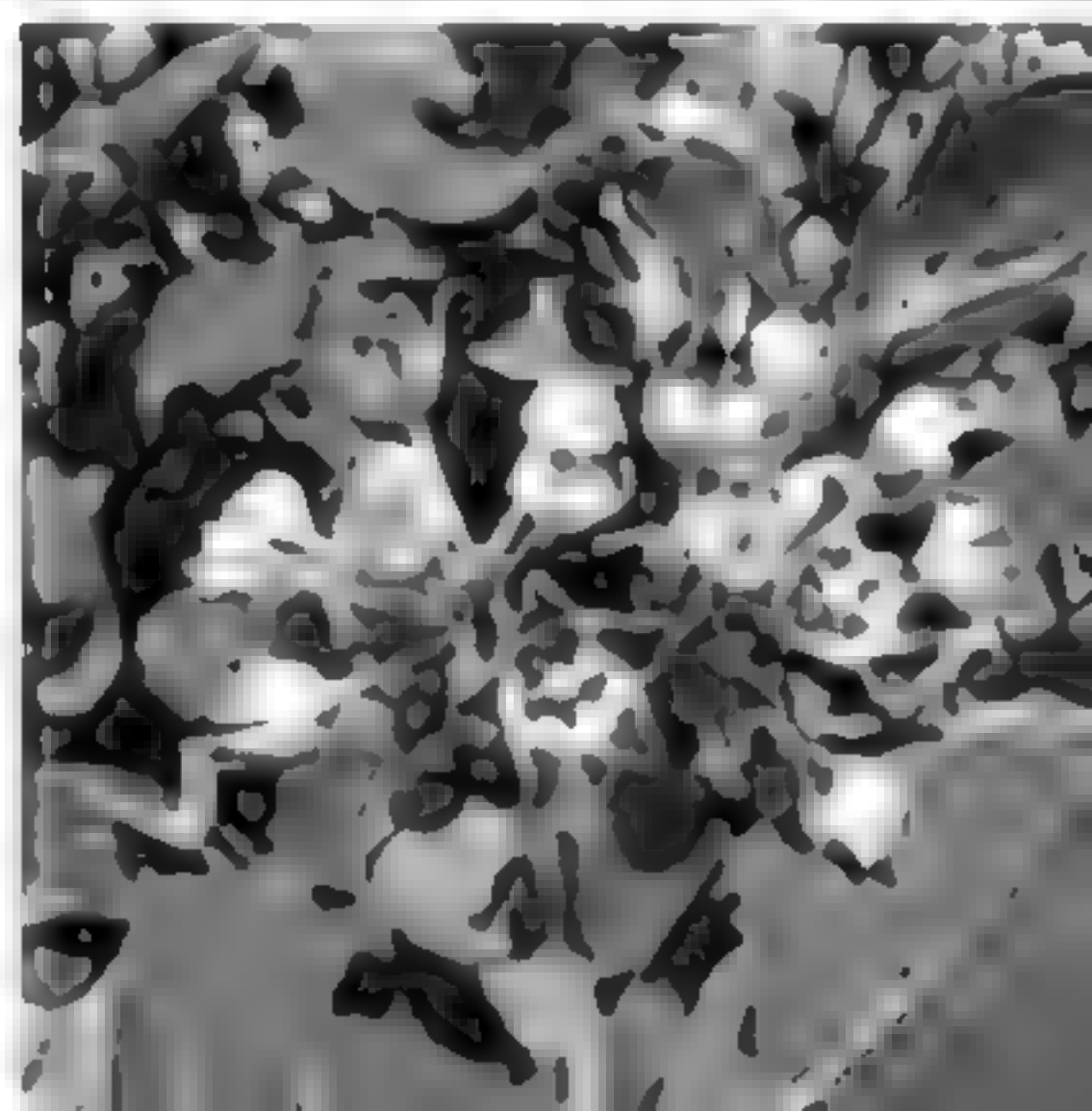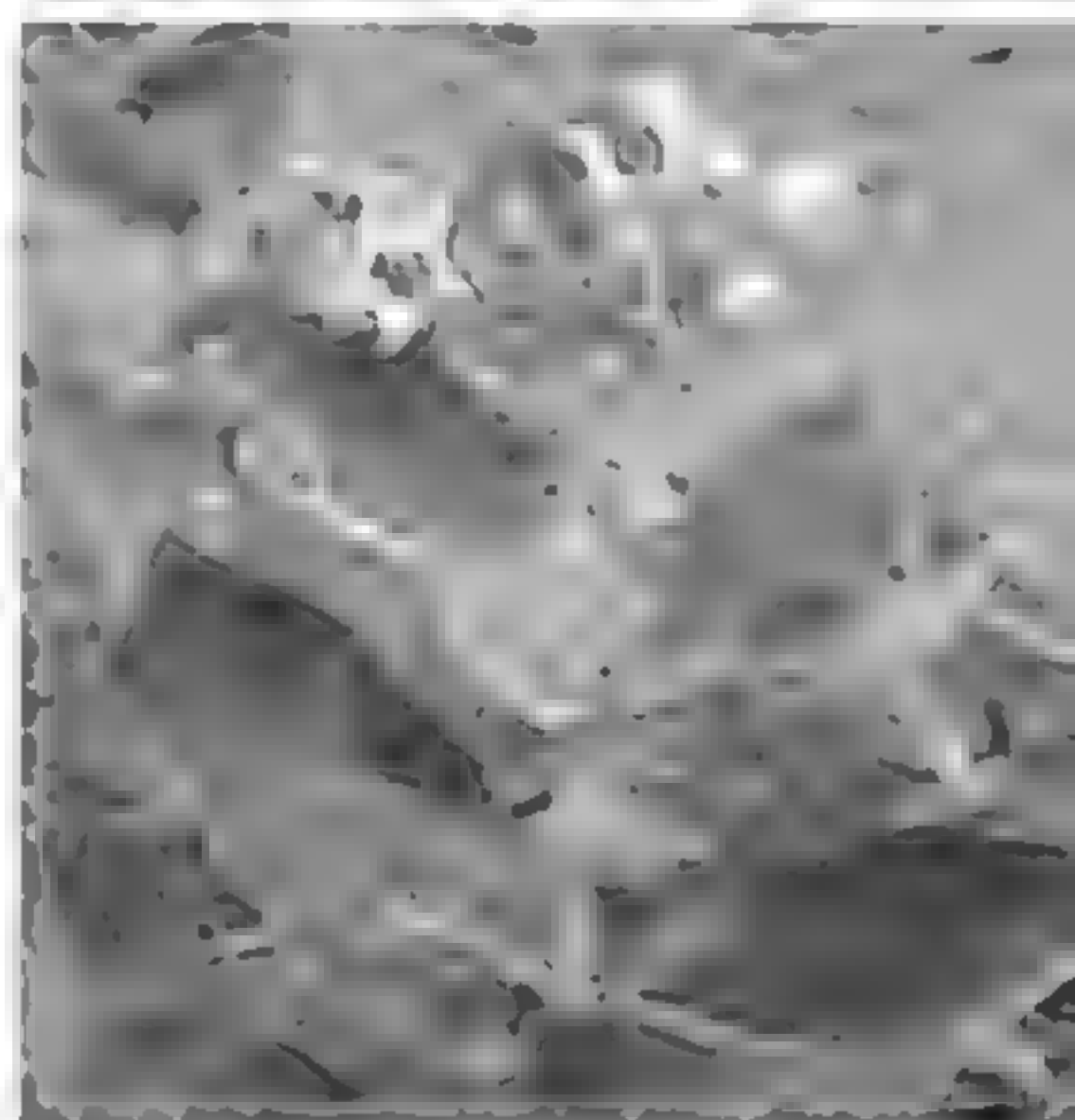
انجیر / جمیر / (Fig) :-

دیگر نام:-
اردو ،ہندی، پنجابی، بنگالی، مرہٹی میں انجیر، انگریزی میں Fig فرانسیسی میں Figue روسی، جرمن میں Feigs لاطینی میں Ficus Carica اطالوی میں Fico عبرانی میں Teenah یونانی میں Suiko ہسپانوی میں Higo کرناٹکی میں نیڈنیڈ اور فارسی میں جمیر کہتے ہیں. یہ بڑ فیملی کا یعنی گولر جاتی کا پودا ہے۔

ماہیت :-
انجیر کا پودا تقریباً چھ سے دس یا بارہ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک خودرو (جنگلی) دوسرا کاشت کیا ہوا۔ اس کی قلمیں عموماً ماہ پھاگن (فروری کے وسط اور مارچ کے شروع) میں کاٹ کر تھوڑی دور لگائی جاتی ہیں۔دو سے تین سال تک پودا مکمل ہو کر پھل دینے لگتا ہے اور اس کے ہر جز سے دودھ نکلتا ہے۔

پتے:-
بڑے اور کھردرے ہوتے ہیں۔

پھل:-
انجیر کا پودا ایک سال میں دو بار پھل دیتا ہے۔ پہلے مئی کے وسط میں اور جون کے پہلے دنوں جبکہ دوسرا پھل مارچ کے وسط میں اور اپریل کے شروع میں ، یہ گولر کی طرح گول گول نرم گولہ نما گچھوں میں لگتا ہے۔کچے پھل سبز اور پکنے میں شیریں اور لذیذ ہوتا ہے۔انجیر کا پھل کچی حالت مین سخت اور سخت حالت میں پک کر نرم ہو جاتا ہے۔

مقام پیدائش:-
خیال کیا جاتا ہے کہ انجیر ایشیائے کوچک میں سمرنا کے مقام کی پیداوار ہے۔یہ افغانستان،ایران ،بلوچستان اور جاپان میں اس کو تجارتی لحاظ سے کاشت کیا جاتا ہے۔برصغیر میں انجیر کی کاشت اتنی نہیں ہوتی کہ عوام کی ضروریات پوری ہو سکے۔تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ برصغیر میں انجیر ایران اور عرب سے آنے والے اطباء نے بویا ، اس سے قبل انجیر یہاں نہیں پائی جاتی تھی

انجیر کا مزاج:-
گرم و سرد معتدل کا مزاج تر و تازہ شرینی کی وجہ سے تھوڑا سا گرم اور ماہیت کی زیادتی کے حکیم ارشد ملک نے انجیر کا مزاج تر و تازہ اور زیادتی کا مزاج باعث لکھا ہے جبکہ مخزن الادویہ میں گرم ایک تر دوسرے درجے میں ہے لیکن طبی فارماکوپیا میں انجیر کا مزاج صرف گرم تر لکھا ہے۔

رنگت:-
کچا پھل سبز پکنے پر سرخی مائل بھورا یا جامنی ہوتا ہے۔

ذائقہ:-
شیریں۔

افعال:-
جالی، منفث، بلغم، مدر بول، منضج اورام، محلل، مقوی و مسمن بدن، ملین شکم، معرق ملطف اور معقدی، قطع بواسیر اور نقرس۔

افعال خواص:-
کثیر الغذاء اور سریع الھضم ہے۔ خشک انجیر گرم اور لطیف ہے۔ اس سے رقیق خون پیدا ہوتا ہے۔ انجیر تمام میوہ جات سے زیادہ سے زیادہ غذا بخش ہے۔ یہ گرم تر ہونے کی وجہ سے منضج ہے اور حرارت و رطوبت کے علاوہ گودے والا انجیر زیادہ منضج دیتا ہے۔ اور اس انتہا درجہ کی قوت تلیین ہے۔ پسینہ لاتی ہے حرارت کو تسکین دیتا ہے۔
انجیر کا دودھ جمے ہوئے خون اور دودھ کو پگھلا دیتا ہے۔ انجیر اپنی حرارت، رطوبت اور لطافت کی وجہ سے اس کا ضماد پھوڑوں کو پکاتا ہے۔ اور جو پیاس بلغم شور کی وجہ سے ہو اس کو تسکین دیتا ہے۔ کیونکہ یہ بلغم کو پگھلاتا ہے۔ اور رقیق کرتا، جس کی وجہ سے پرانی کھانسی میں مفید ہے۔ جو کھانسی محض بلغم کی وجہ سے ہو انجیر تنقیہ کر کے پرانی کھانسی کو نفع کرتا ہے۔ انجیر اپنی قوت تفتیح اور جلا کے باعث پیشاب کا ادراک کرتا ہے جگر اور طحال کے سدوں کو دفع کر دیتا ہے۔ یہ گردے اور مثانے کے لیے موافق ہے۔ انجیر نہار منہ کھانے سے مجارئی غذا کے کھولنے میں عجیب منفعت حاصل ہے۔ خصوصاً جبکہ اس کو بادام یا اخروٹ کے ساتھ کھایا جائے

استعمال:-
حلق کی خشونت کو دور کرتا ہے۔ قبض کو کھولتا ہے۔ معرق ہونے کی وجہ سے فضلات کو جلد کی طرف خارج کرتا ہے۔ اس لئے چیچک، خسرہ، موتی، جھرہ کے دانے جلد پر یعنی باہر نکالتا ہے۔ مغز اخروٹ کے ہمراہ کھانا تقویت باہ کیلئے بہتر بیان کیا جاتا ہے۔
محلل کے بطور سفوف سکنجبین کے ساتھ تلی کے ورم میں مفید ہے جبکہ انجیر کو پانی میں جوش دے کر غرغرہ کے طور پر خناق کو مفید ہے۔
بطور ضماد خنازیری گلٹیوں پر لگا لنا مفید ہے اور معجون کے طور پر استعمال کرنے سے ورم رحم و مقعد کے علاوہ بواسیر کے درد کو بھی مفید ہے
جالی ہونے کی وجہ سے امراض جلدیہ میں اور خاص طور پر 11 چھیپ میں، برص اور کلف میں ضماد مفید ہے۔
حکیم رام لبھایا لکھتے ہیں کہ انجیر اور صعتر کا جوشاندہ پلانے سے بلغم کو صاف کرتا ہے۔ جبکہ نسیان میں انجیر کے ساتھ بادام، پستہ یا مغزیات کا استعمال مفید و مقوی دماغ ہے۔

انجیر کا قرآن پاک میں ذکر:۔

ترجمہ۔

قسم ہے انجیر اور زیتون کی اور طور سینا کی۔ اور اس امن والے شہر کی کہ ہم نے انسان کو بہترین انداز کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

انجیر کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ۔

حضرت ابوالدرداؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کہیں سے انجیر سے بھرا ہوا تھال آیا۔ انہوں نے ہمیں فرمایا کہ ، کھاؤ، ہم نے اس میں سے کھایا اور پھر ارشاد فرمایا اگر کوئی پھل جنت سے زمین پر آسکتا ہے تو میں کہوں گا کہ یہی وہ پھل ہے کیونکہ بلاشبہ جنت کا میوہ ہے۔اس میں سے کھاؤ کہ یہ بواسیر کو ختم کر دیتی ہے اور نقرس (میں مفید ہے)۔

کتب مقدسہ میں انجیر کی اہمیت۔

توریت اور انجیل میں انجیر کا ذکر مختلف مقامات پر 49 مرتبہ کیا گیا ہے۔

تب درختوں نے انجیر کے درخت سے کہا کہ تو آؤ اور ہم پر سلطنت کر ، پر انجیر کے درخت نے کہا میں اپنی مٹھاس اور اچھے اچھے پھلوں کو چھوڑ کر درختوں پر حکمرانی کرنے جاؤں۔

انجیر کے درختوں میں ہر انجیر پکنے لگے اور تاکیں پھوٹنے لگیں۔انکی مہک پھیل رہی تھی۔

انجیر کے بارے میں محدثین کے مشاہدات۔

حافظ ابن قیم۔ لکھتے ہیں کہ انجیر ارض حجاز اور مدینہ میں نہیں ہوتی بلکہ اس علاقہ میں عام پھل صرف کھجور ہی ہے لیکن اللہ نے قرآن پاک میں اس کی قسم کھائی ہے اور اس امر میں کوئی شک نہیں کہ اس سے حاصل ہونے والے افادیت اور منافع بے شمار ہیں۔اس کی بہترین قسم سفید ہے۔یہ گردہ اور مثانہ سے پتھری کو حل کرکے خارج کرتی ہے۔

انجیر بہترین غذا ہے اور زہروں کے اثرات سے بچاتی ہے۔ حلق کو سوزش، سینے میں بوجھ، پھیپھڑوں کی سوجن مفید ہے اور جگر اور تلی کے اصلاح کرتی ہے۔ بلغم کو پتلا کرکے نکالتی ہے۔

جالینوس۔

نے کہا کہ انجیر کے ساتھ زبواء اور بادام ملا کر کھا لئے جائیں تو یہ خطرناک زہروں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔اس کا گودا بخار کے دوران مریض کے منہ کو خشک نہیں ہونے دیتا ہے۔ نمکین بلغم کو پتلا کرکے نکالتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کی سوزشوں کے لئے مفید ہے۔

انجیر کو نہار منہ کھانا عجیب وغریب فوائد کا حامل ہوتا ہے۔کیونکہ یہ آنتوں کے بند کھولتی ، پیٹ سے ہوانکلتی ہے۔اس کے ساتھ اگر بادام بھی کھائے جائیں تو پیٹ کی اکثر بیماریوں کو دور بھگاتی ہے۔

انجیر میں پائے جانے والے کیمیاوی اجزاء کا متناسب سو گرام میں۔

لحمیات پانچ، ایک نشاستہ0،15، حدت یا حرارے 66، سوڈیم 6،24، پوٹاشیم 8،28، کیلشیم 5،8، میگنیشیم 2،26، وٹامن اے اور سی، فولاد18،1، تانبا 07،0، فاسفورس 6،2، گندھک 9،22، کلورین 1،7۔

نفع خاص:-
موتی جھرہ، جدری وغیرہ میں دانوں کوظاہر کرنے کیلئے مفید ہے۔ ملین طبع اور مدر بول، قبض، دمہ، سعال، کھانسی کے علاوہ رنگت کو نکھارتا ہے۔ اور جسم کوفربہ کرتا ہے۔ تلی کی صلابت وورم میں مفید ہے۔

مضر:-
طبی فارماکوپیا کے مطابق جگرہ معدہ و آنت، سدہ د جگر کو۔

مصلح:-
سکنجبین، شربت ترنج، انیسون، صعتر فارسی، بادام شریں

بدل:-
مویز منقی، مغز چلغوزہ۔

مقدار خوراک:-
طبی فارماکوپیا دو سے تین دانے، شربت اور جو شاندہ میں مستعمل ہے۔ جدری اور دیگر مستعدی امراض میں دو سے تین خشک انجیر کھلائیں۔
قبض کیلئے کم از کم پانچ خشک انجیر، جبکہ بواسیر کیلئے میرا خود ذاتی تجربہ ہے کہ تین، پانچ یا سات عدد دانے دینے سے درد کو فوری آرام آتا ہے۔ پیٹ سے ریاح کو خارج کرتا ہے۔

جدید تحقیق اور تجربہ:-
مذکورہ کیمیاوی اجزاء کے علاوہ وٹامن اے اور وٹامن سی کافی مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔
ان اجزاء کے پیش نظر انجیر ایک نہایت مفید غذا اور دوا ہے۔ اس لئے عام کمزوری اور بخاروں میں اس کا استعمال اچھے نتائج کا حامل ہوگا۔
بواسیر میں انجیر خشک کو عام طور پر چارماہ سے دس ماہ تک استعمال کرنے سے مسے خشک ہوجاتے ہیں۔ اگر بواسیر کے ساتھ بد ہضمی زیادہ ہو تو ہر کھانے س آدھ گھنٹہ پہلے دو سے تین انجیر کھلائی جائے۔ جن کو صرف پیٹ میں بوجھ ہو تو ان کو کھانے کے بعد انجیر کھانی چاہئے۔
انجیر پرانی قبض کا بہترین علاج ہے۔ اس کے گودے میں پائے جانے والا دودھ ملین اور چھوٹے چھوٹے دانے پیٹ کے حموضات میں پھول کر آنتوں میں حرکات پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ انجیر خوراک کو ہضم کرنے اور آنتوں کی سڑاند ختم کرتی ہیں۔ انجیر خون کی نالیوں میں جمی ہوئی غلاظتوں کو نکال سکتی ہے اور اسکی افادیت کو آپ ﷺ نے بواسیر میں پھولی ہوئی وریدوں کی اصلاح کرنے کے لئے استعمال فرمایا۔ خون کی نالیوں میں موٹائی آجانے سے ہوتی ہے۔ انجیر اس مشکل کا آسان حل ہے۔

انجیر گردوں کے فیل ہونے کے علاوہ خشک انجیر کو جلا کر دانتوں پر منجن کیا جائے تو دانتوں سے رنگ اور میل کے داغ اتر جاتے ہیں۔

انجیر کے تازہ پھل سے نچوڑ کر اگر مسّوں پر لگایا جائے تو وہ گر جاتے ہیں۔اس کے پتے پھوڑوں کو پکانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

انجیر کو خشک کرنے کا طریقہ:-

خشک کرنے کے لئے انجیر کو اس وقت تک پودے پر رہنے دیا جاتا ہے کہ جب تک وہ خوب پک کر زمین پر گر جائے کیونکہ اس مرحلہ تک تقریباً 3/4 حصہ تک خشک کیا جاتا ہے۔ پھر ان کو کشتیوں میں ڈبو کر رکھ کر جما لیا جاتا ہے پھر ان پر گندھک کے مرطوب دخان پر 20 سے 30 منٹ تک گزارا جاتا ہے۔پھر ان کو لکڑی کی کشتیوں میں رکھ کر دھوپ میں رکھتے ہیں اور 5 سے 7 دن تک ان کو الٹ پلٹ کرتے ہیں۔خشک ہونے کے سے کچھ قبل ان کو دبا کر چپٹا بنا لیا جاتا ہے بعد میں ان کو نمک کے محلول میں ڈبو لیا جاتا ہے جس سے ان میں نرمی اور ذائقہ برقرار رہتا ہے۔

نوٹ:-

طبّی فارماکوپیا اور حکیم کبیر الدین نے لکھا ہے کہ انجیر معدہ و جگر اور آنتوں کے لئے مضر ہے مگر اچھے استعمال سے اور ڈاکٹر اور حکیم کے مشورے سے یہ اچھا بھی ثابت ہوتا ہے۔

تاثیری عمر:-

دوسال

موچرس / سنبھل کی گوند / (Silk Cotton tree Gum)
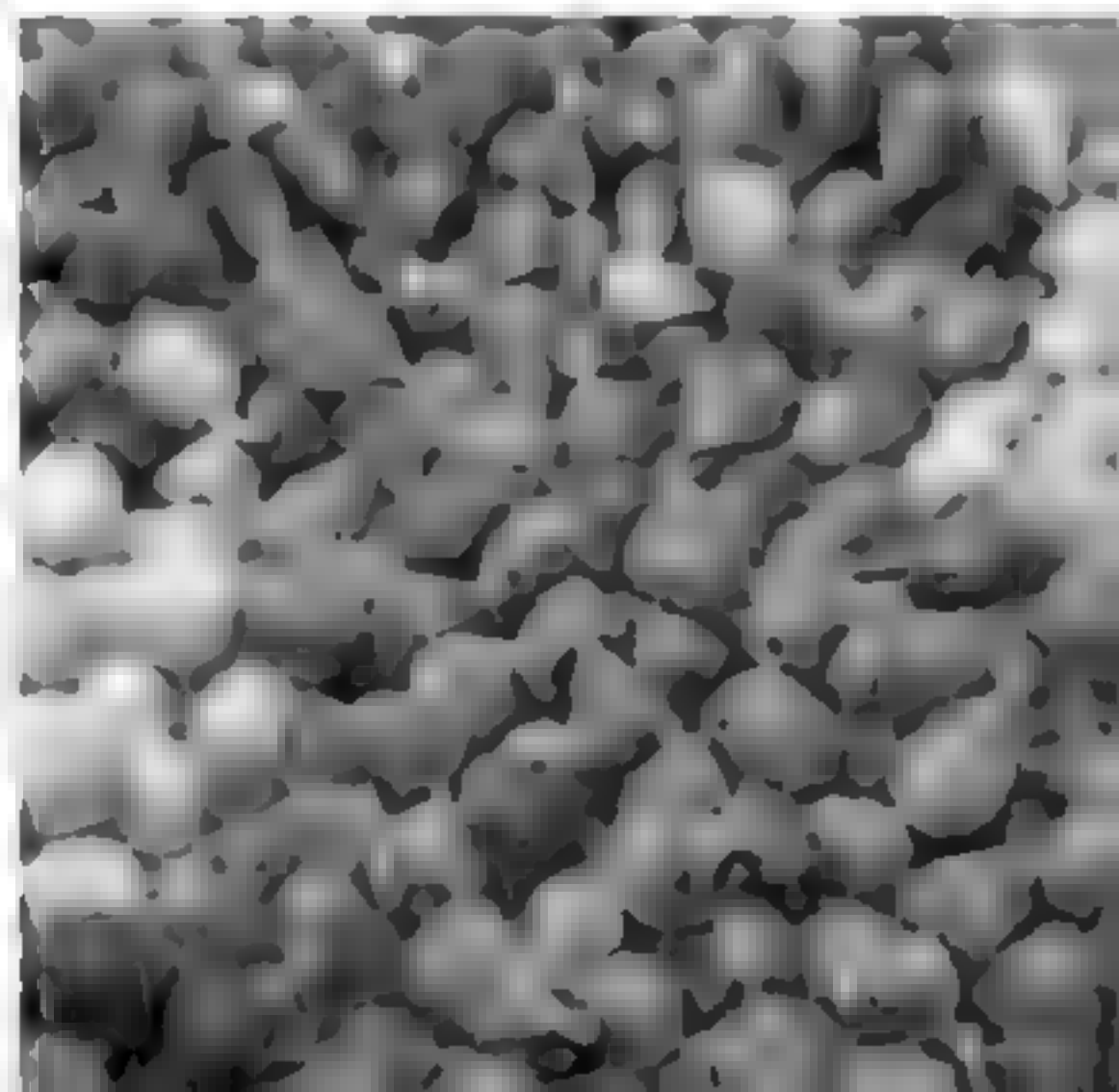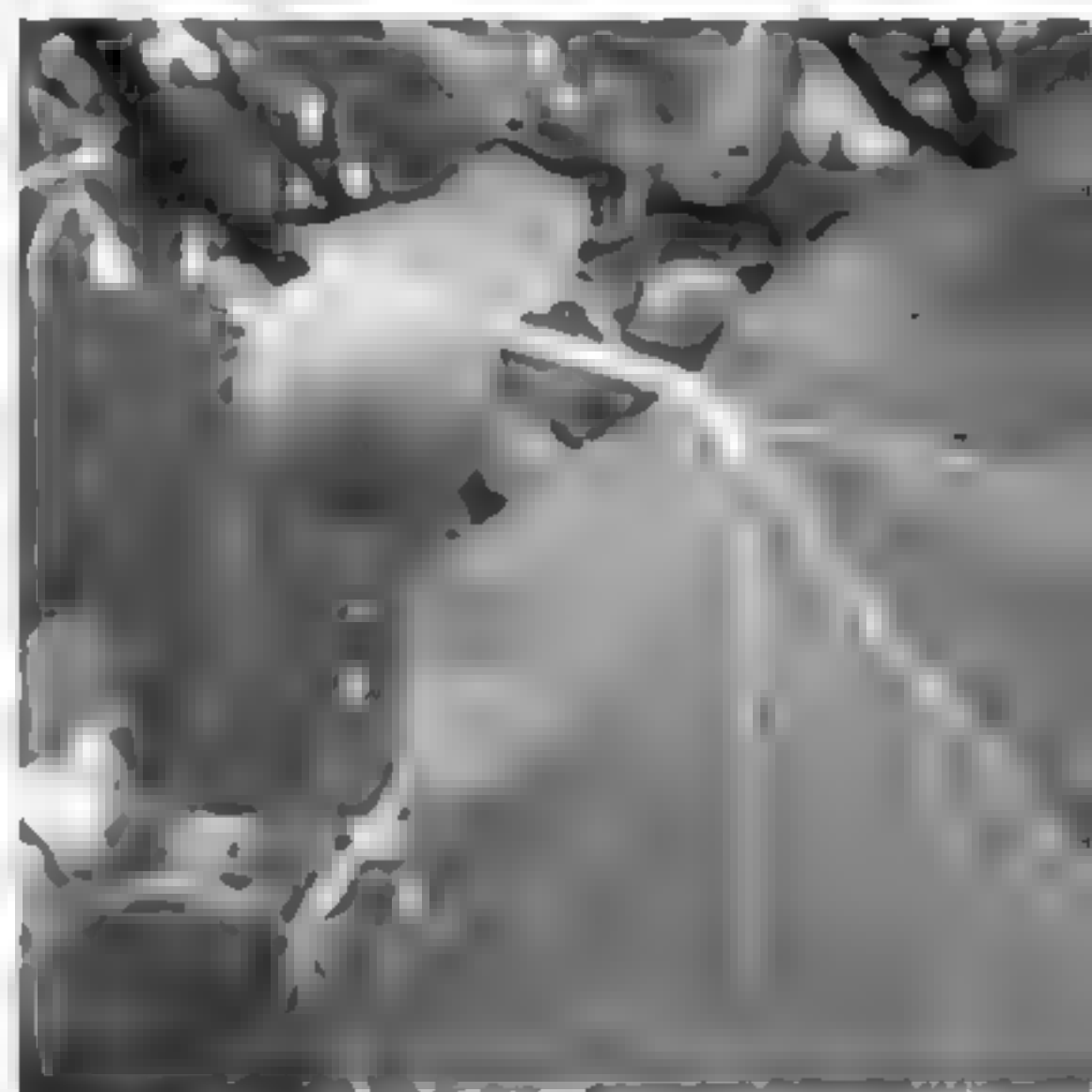
ماہیت:-
سنبھل درخت کی گوند ہے جب پہلے نکلتی ہے تو سفید گاڑھی اور لیس دار ہوتی ہے۔ لیکن خشک ہو کر سرخ رنگ کے گول کھوکھلے ٹکڑوں کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔اور یہ ٹکڑے آسانی سے ٹوٹ جاتے ہیں۔اس کے درخت کی ماہیت سنبھل میں دیکھیں ۔گوند کا ذائقہ کسیلا اور لیس دار ہوتا ہے۔

مزاج:-سرد خشک درجہ سوم۔

افعال:- قابض ،مجفف حابس الدم ممسک سیلان الرحم ،مغلظ منی ۔

استعمال:-
مذکوراہ افعال کی وجہ سے اس کو تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ حابس اسہال جریان ورقت سلسل البول کثرت حیض اور سیلان الرحم میں سفوفات یا معاجین میں شامل کرتے ہیں قابض ہونے کے باعث استحکام دندان کی غرض سے سنونات میں شامل کرتے ہیں جوش دہن جوکہ پارہ کی وجہ سے ہو۔اس کے جوشاندے سے مضمضہ کراتے ہیں ۔
اس کا منجن دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اس کا لتہ ترکرکے رکھنا رطوبت رحم کو خشک کرتا ہے۔

نفع خاص:-ممسک و مغلظ منی حابس سیلان الرحم ۔

مضر:-دیر ہضم ،نفاخ۔

مصلح:- گرم مصالحہ جات دار چینی۔

مقدار خوراک:- تین سے پانچ گرام ۔

(مشہور مرکب) معجون موچرس:-
یہ معجون رطوبات رحم کو خشک کرتی ہے یعنی لیکوریا میں کثرت سے استعمال ہونے والی دواہے۔
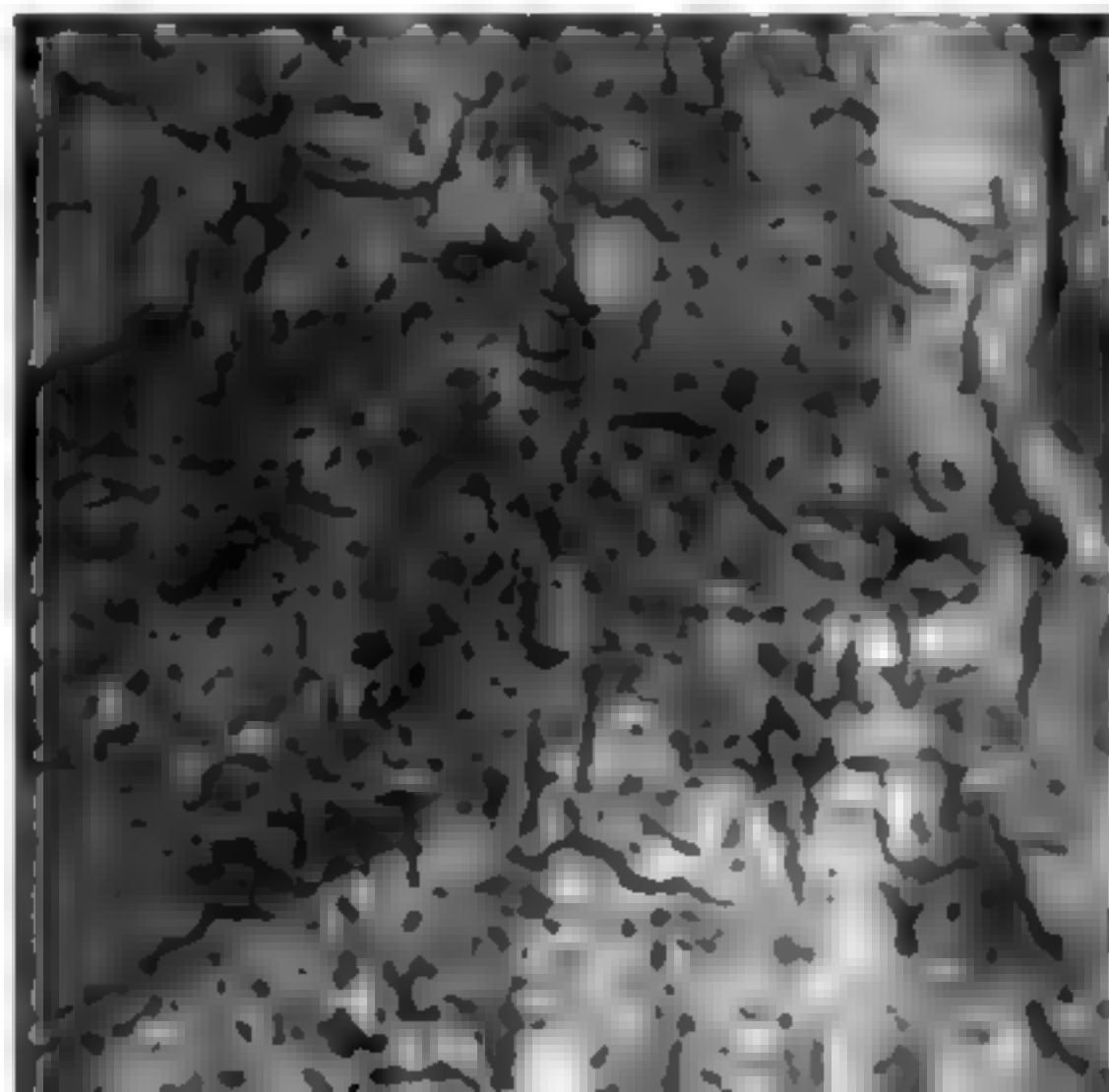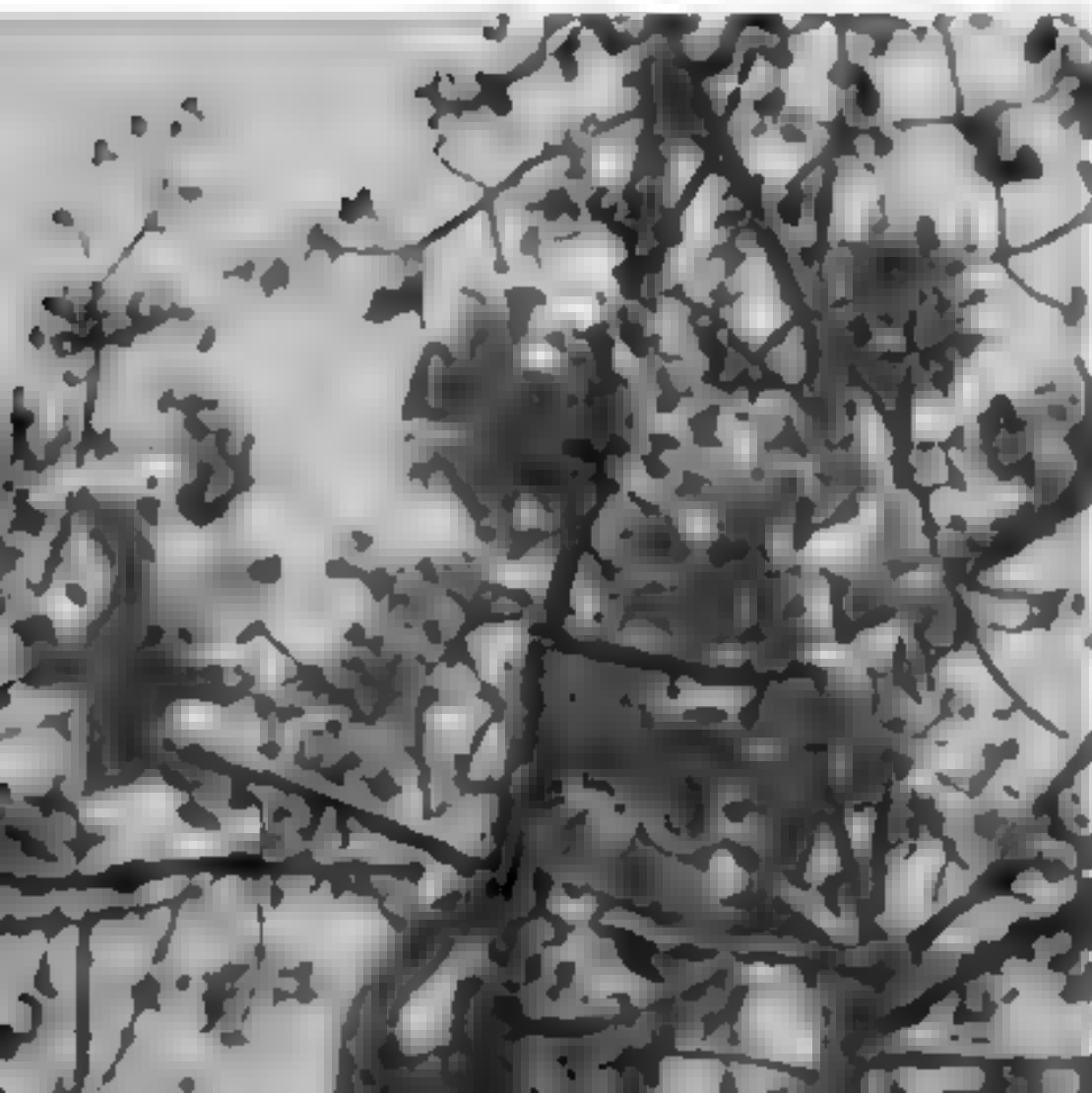
ککرونده / ککڑ چھڈی / (Dandelion) :-

دیگر نام:-
عربی میں کمافیطوس ہندی میں ککرونده دکن میں ککرونده دکن میں جنگلی کاسنی پنجابی میں ککڑ چھڈی بنگلہ میں ککرومتا اور انگریزی میں ڈاگٹ بش کہتے ہیں ۔

ماہیت:-
ککروندا (Dandelion) عام پایا جانے والا چھوٹا سا جنگلی پودا ہے۔ اس کے پتے لمبے اور ایک دوسرے کے مخالف زمین پر لیٹے ہوتے ہیں۔ اسکا پیلے رنگ کا پھول ایک لمبی ڈنٹھل پر کھلتا ہے۔ اس کے لمبے مگر پتلے پتوں کے دونوں اطراف کونے بنے ہوتے ہیں۔ اسے ہم آسانی سے دنیا کا عام ترین پھول کہہ سکتے ہیں۔ اسکی کافی انواع ہیں۔ یہ بسنت کے ساتھ فروری اور مارچ میں کھلتا ہے اور کھلے میدانوں کو پیلا اور دلکش کر دیتا ہے۔
اسکے بیج ایک چھوٹی سی چھتری کی مدد سے ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں اور دوسری جگہوں پر پہنچ جاتے ہیں۔

یاد رکھیں ۔
بہت سے لوگ جھاڑی نما پیڑ جسکے ساتھ سفیدی مائل سرخ پھل لگتے ہیں اور انکے پھولوں کا اچار ڈالا جاتا ہے اسکو ککرونده سمجھ لیتے ہیں جو کہ غلط ہے اور دکنی نام جنگلی کاسنی کی وجہ سے بعض لوگ اسکو جنگلی کاسنی سمجھ لیتے ہیں یہ بھی غلط ہے۔

مقام پیدائش:-
نمناک زمین میں برسات کے موسم میں پاکستان میں پنجاب اور ہندوستان میں پنجاب دہلی میں کے کھنڈروں اور قبرستانوں میں بکثرت خودرو ہوتا ہے۔

مزاج۔۔۔درجہ دوم۔۔

افعال:-
محلل اورام قاتل کرم شکم ملین طبع بواسی وبادی تریاق پاگل کتے کے کاٹنے کا حابس الدم ہے ۔

استعمال۔(بیرونی)

اسکے پتوں کا پانی نچوڑ کر آنکھ میں بار بار ٹپکانے سے آشوب چشم دور ہوجاتاہے۔ بچوں کی مقعد میں اس کا پانی ٹپکانے سے چرنے مرجاتے ہیں ورموں کو تحلیل کرنے کیلئے اسکے پتوں کو گھی سے چرب کرنے کے بعد نیم گرم باندھتے ہیں بواسری مسوں پر اس کے پتوں کا پانی نچوڑ کر طلاء کرتے ہیں۔

استعمال اندرونی:۔

اسکی جڑ کو گھس کر یا دودھ میں پیس کر پلانے سے قے ہو کر پاگل کتے کا زہر دور ہوجاتاہے اس کے پتوں کاپانی نکال کر دینا استسقاء بواسیر اور کرم شکم کو ہلاک کرکے آرام دیتاہے۔ ککر ونده کا عصارہ اور گیرو ملاکر گولیاں بنالیں۔یہ گولیاں خونی و بادی بواسیر کیلئے مفید ہے یا عصارہ ککر ونده اور مرچ سیاہ ملاکر گولیاں بنالیں۔یہ بھی خونی و بادی بواسیر کیلئے مفید ہے۔اس کے پتوں کا رس نکال کے شہد ملاکر پیاجائے تو ہر قسم کے خون کے سیلان نزف الدم کثرت حیض میں مفید ہے۔

گیندے کے پتے اور ککرونده کے پتے لے کر ان کا رس نکال کر پینے سے بواسیر خونی و بادی کے علاوہ بخار کو بھی دور کرتی ہے۔

نفع خاص:۔بواسیر خونی و بادی۔

مضر:۔پھیپھڑے و حلق کیلئے۔

بدل:۔نامعلوم۔

مصلح:۔مرچ سیاہ اور شہد۔

نوٹ:۔اس کا ایکسٹریکٹ تمدد کو کم کر دیتاہے۔

مقدار خوراک:۔پتوں کا پانی۔۔۔ایک سے سوا تولہ تک
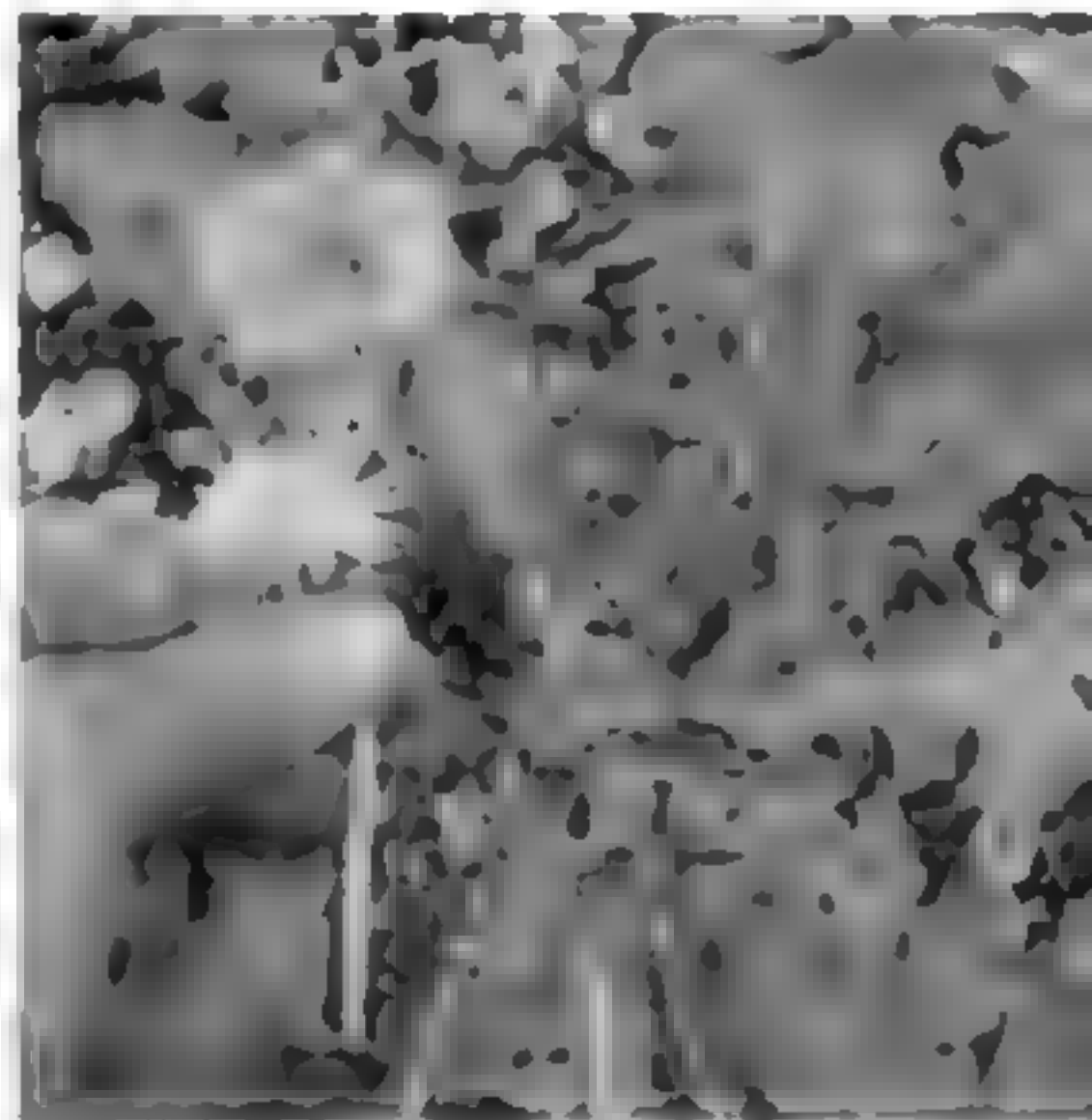
اسگند ناگوری/ اشوگندھا / (winter Cherey) :-

دیگر نام :-
لاطینی میں Withania Somnifera پنجابی میں آکسن، بوگئی بوٹی، سندھی میں بھڈ گند، مرہٹی میں آمسن گند، گجراتی میں آکھ سندھ، بنگالی میں اشوگندھا، اور انگریزی میں ونٹر چیری۔

ماہیت :-
اس کا پودا دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک چھوٹا لیکن جڑ موٹی ہوتی ہے۔ دوسری قسم بڑی دیسی ہوتی ہے۔ اس کا پودا بڑا لیکن جڑ پتلی اور چھوٹی ہوتی ہے۔ دوسری قسم کے کھیت قبرستان اور کھنڈرات میں خودرو پیدا ہوتی ہے۔
جڑ ایک سے آٹھ انچ تک لمبی اوراوپر سے پتلی گول چکنی اوراندر سے سفید باہر سے بھوری ہوتی ہے۔ تازہ جڑ سے گھوڑے کے پیشاب کی طرح بو آتی ہے۔ بطور دواء زیادہ تر مستعمل ہے۔ یہ جتنی موٹی اور سفید ہوگی اتنی زیادہ اچھی ہوگی۔ اس جڑ کو جلد گھن کھاجاتی ہے۔ مدت اثر دو سال سے پرانی جڑ میں ادویتہ قوت بہت کم ہو جاتی ہے۔

رنگ :-
جڑ بھوری

ذائقہ :-
قدرے تلخ۔

مقام پیدائش :-
پاکستان میں پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد میں ہر مقام پر کم وبیش پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ بھارت میں باگوار علاقہ راجستھان میں بہت پیدا ہوتی ہے۔
اس کے علاوہ بمبئی، آگ یو پی اور دہلی کے علاوہ اب کئی جگہ کاشت ہونے لگی ہے۔

مزاج :-
گرم خشک درجہ سوئم۔

افعال :-
مبہی ومقوی، منقی رحم، محلل، مولد ومغلظ منی، مولد شیر، مصلب پستان و ذکر۔

استعمال :-
مقوی باہ اور مبہی ہے۔ باہ کو تقویت دیتا ہے۔ مولد ومغلظ منی ہونے کے سبب جریان اور رقت منی میں اس کا سفوف بناکر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

مقوی ومنقی رحم ہونے کے وجہ سے وضع حمل کے بعد استعمال کرایا جاتا ہے۔جس سے واضع حمل کے بعد کی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔محلل اورام ہونے کی وجہ سے بطورورموں کو تحلیل کرتا ہے۔اور اس کے تازہ پتے ورموں کو تحلیل کرتے ہیں۔وجع المفاصل میں داخلاًو خارجاً استعمال کیا جاتا ہے۔ اوراس
کوسورنجاں کاقائم مقام خیال کیا جاتاہے معین حمل کے لئے اسگندھ چار گرام روزانہ صبح اس کو شکراور دودھ کے ساتھ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔خنازیر میں پانی میں پیس کر لیپ کر مفید ہے۔

نفع خاص :مقوی باہ اور دردوں کیلیے۔

مصلح :۔گودکتیرا،

بدل:۔بہمن سفید۔

کیمیاوی اجزاء:۔روغن، قلم دار الکوحل،ثمی اجزاء ایک سو منفیرین نام کا جوہر افعال۔

مقدارخوراک:۔تین سے پانچ گرام۔

مشہور مرکبات:۔حب اسگندھ، معجون مقوی رحم، سفوف جریان خاص۔

نوٹ:۔
جڑ غیر سمی لیکن تخم اسگندھ زہریلے ہوتے ہیں۔ان کو آکسنڈ اور آکسن بھی کہتے ہیں۔

ضروری وضاحت:۔

"یہ بات ذہن میں رہے کہ اسگندھ کی جڑ کا چھلکا استعمال کریں جو کہ مارچ کے مہینے میں اکٹھا کیا گیا ہو ورنہ کوئی فائیدہ نہیں ہو گا بد قسمتی سے پنسار پہ جو اسگندھ کے نام پہ فروخت ہو رہی ہے وہ اکی لکڑی ہے۔۔۔اور وہ بھی سائے میں خشک نہیں ہوتی اس لیئے نسخہ جاتٔ میں وہ فولد سامنے نہیں آتے۔

(157)
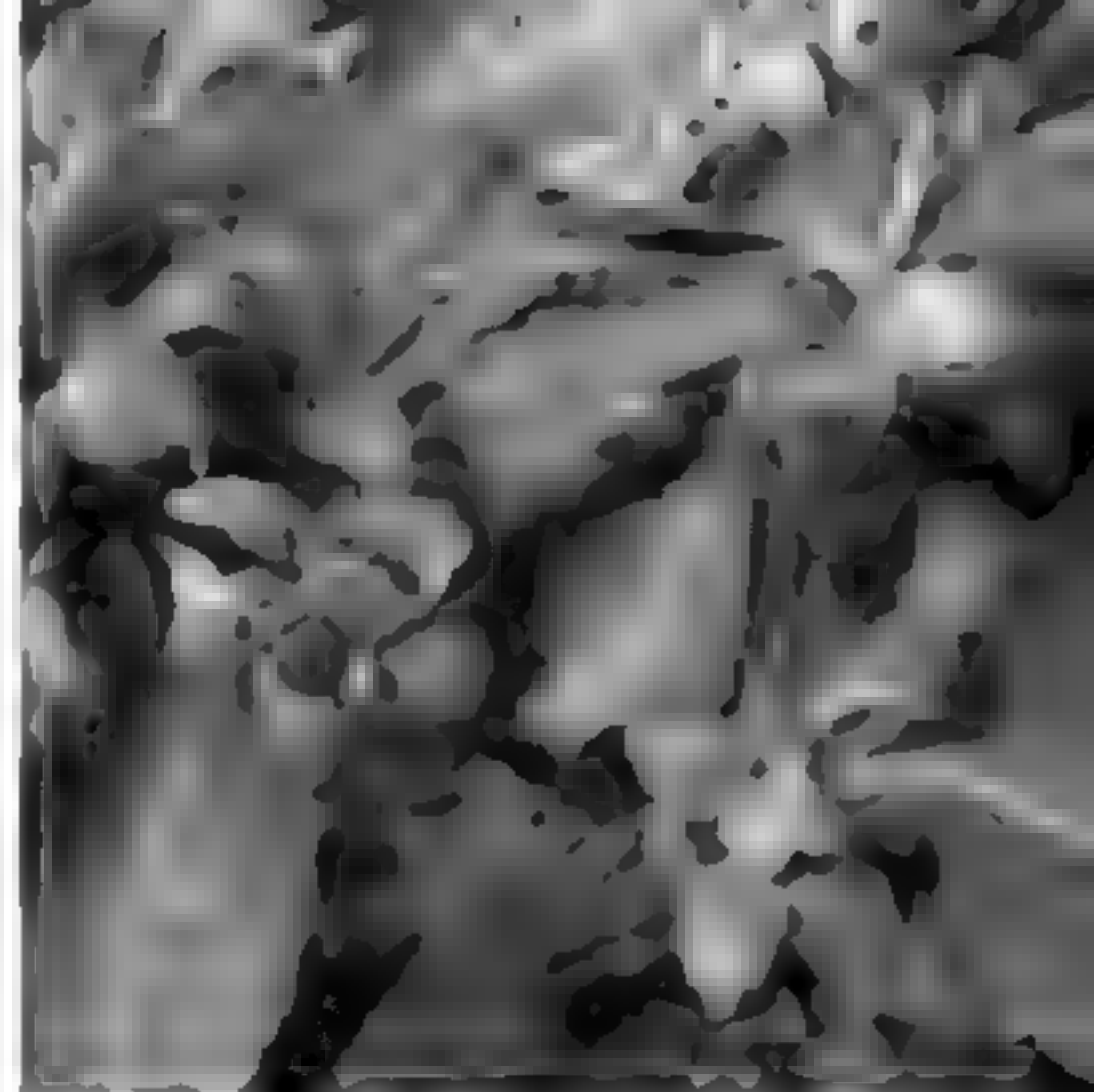
اندرائن / حنظل / تمہ / (Cucumis Trigonus) :-

دیگر نام:-
عربی میں حنظل ،فارسی میں خربوزہ ابو جہل یا خربوزہ تلخ،اردو میں تمہ، پھیر پھیسندوا،بنگہ میں ماکال یا کھل سندھی میں تُوہ اور انگریزی میں کالو سنتھ۔

اقسام:-اندرائن کسی قسم کا ہوتا ہے۔لیکن ایک بڑی اور ایک چھوٹی کے علاوہ اندرائن اور کانٹے دار ہوتا ہے۔

ماہیت:-
یہ ایک بیل دار بوٹی ہے جو موسم برسات میں خودرو ،دریاؤں اور ریتلی زمین میں پیدا ہوتی ہے۔اس کی جڑ بہت لمبی ہوتی ہے۔جس کی وجہ سے یہ عموماً زمین کے اندر محفوظ رہتی ہے اور برسات کے موسم میں پھر ہری ہوجاتی ہے۔

رنگ:- پھل خام سبز پکنے پر ہلکا زرد جس پر سبز دھاریاں ہوتی ہیں۔خشک گودا زردی
سفید

ذائقہ:- نہایت کڑوا اور بدمزہ۔

مقام پیدائش:-
پاکستان میں پنجاب خصوصاً میر اشبر رحیم یارخان ،صوبہ سندھ ،بنگہ دیش بہار،بنگال انڈیا میں یوپی دکش بھارت کے علاوہ مدھیہ پردیش کچھ گنگا جمبا۔ وغیرہ۔

مزاج:- مسہل بلغم وسودا ،محلل ،مسقط حمل.

استعمال:-
شحم حظل کو بطور مسہل دائمی قبض،استسقاء ضیق لنفس فالج و لقوہ جذام اور دالفیل جیسے امراض میں بکثرت استعمال کیاجاتا ہے۔ تھوڑی مقدار میں کڑوی ہونے کیوجہ سے مقوی معدہ ہے۔معدہ کی رطوبت کو بڑھا کر بھوک زیادہ کرتی ہے۔تخم حنظل آنتوں کی حرکت دودیہ کو تیز کرکے مروڑ پیدا کرکے دست لاتی ہے۔اور آنتوں کی ردی رطوبت کے علاوہ صفراء کو خارج کرتی ہے۔اگر اس کا مسہل زیادہ باریا بار بار استعمال کیاجائے تو آمعاء میں خارش ،مثانہ میں سوزش اسقاط کو کبھی خونی دست آتے ہیں۔جس کی وجہ سے مریض کمزور ہوجاتا ہے۔

اسقاط حمل کیلئے بطور فرزجہ استعمال کرتے ہیں۔ شحم حنظل کے کھلانے سے آنتوں میں سخت مروڑ ہونے لگتا ہے۔اس لئے دیگر مسکن ادویہ مثلاًاجوائن دیسیوغیرہ یا مصلح کے ہمراہ استعمال کریں۔
حنظل کے بیج مریض زیابیطس اور جسم کے دردوں کیلئے اکسیر ہیں۔اس کے علاوہ حنظل تازہ لیکر اس کے اندر سے بیج نکال لیں اور اس میں اجوائن دیسی بھر کرخشک کرلیں
اور پیس کرلیں یہ سفوف پیٹ درد بواسیر ریاحی ریحی دردوں اور دائمی قبض میں بے حد مفید ہے۔اکثر گھروں میں لوگوں میں یہ سفوف تیار کرکے استعمال کرلیں۔

نفع خاص:۔ مسہل اور جوڑوں کے دردوں میں مفید ہے۔

مضر:۔
مروڑ پید کرتا ہے۔حاملہ عورتوں ۔بواسیر خونی آنتوں میں خراش یا اسہال دموی میں حنظل کا استعمال نہ کریں ۔اشدضرورت میں مصلح کے ساتھ استعمال کیاجاسکتا ہے۔

مصلح:۔کتیرا،روغن بادام۔

بدل:۔صبر سقوطری (اسہال کیلئے۔)۔

مقدارخوراک:۔ایک سے دو گرام۔

مرکب:۔
اطریفل دیدان،حب ایارج بہ نسخہ خاص اور عرق مطبوخ ہفت روزہ وغیرہ سفوف ملین سفوف شوگرین میں حنظل کامکمل خشک پھل اور دوسری ادویہ استعمال کرتا ہے۔
اس کے استعمال سے شوگر کالیول زیادہ نہیں ہوتا۔اور مریض کو قبض بھی نہیں ہوتی
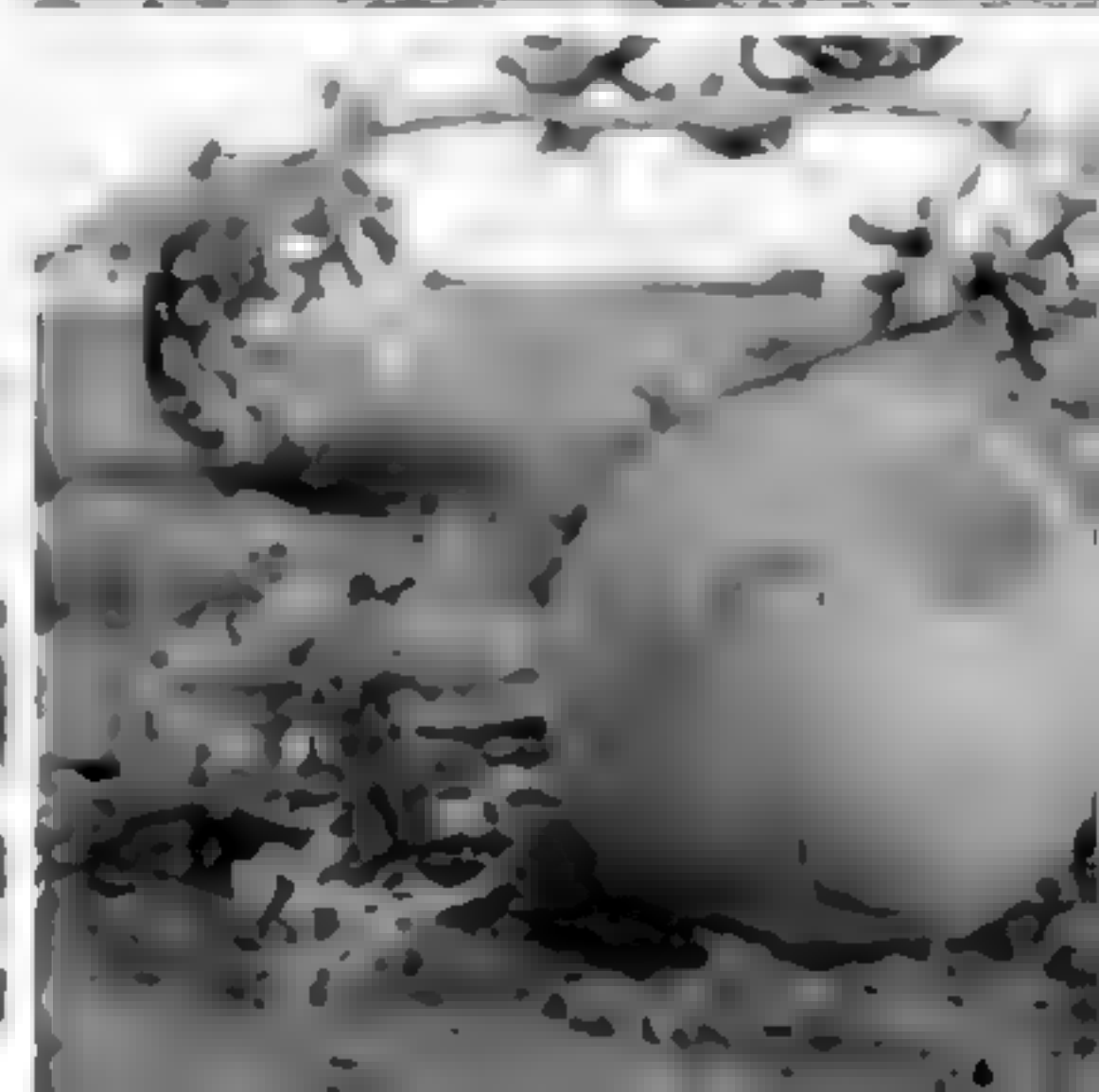
سہانجنہ / سہجنہ / (Moringa) :-

دیگر نام:-
اردو میں سہانجنہ سندھی میں سہانجرو بنگالی میں سوجنہ سہجنہ مرہٹی میں شیوگا گجراتی میں سرگوایاشاجنہ انگریزی میں ہارس ریڈش مورنگا فلاورز اور لاطینی میں موری نگااولی فیرا کہتے ہیں۔

ماہیت:-
سہانجنہ کا درخت بیس سے تیس فٹ اونچا ہوتا ہے اور تنے کی گولائی ایک فٹ سے پانچ فٹ تک ہوتی ہے۔تنے کی چھال ملائم بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔اس کے تنے سے بہت سی شاخیں نکل کر پھیلتی ہیں اس کی ہر شاخ پر اور کئی چھوٹی چھوٹی شاخیں لگی ہوتی ہیں۔پتے چھوٹے چھوٹے صنوبری شکل کے پتے ایک دوسرے کے مقابل لگتے ہیں۔پھول پہلے کلیاں سرخ سی نظر آتی ہیں۔لیکن جب کلیاں پھول بن جاتی ہیں تو عموماً سفید پھول ہوتا ہے۔ان پھولوں میں سے خوشبو نظر آتی ہیں۔ اور یہ بطور دوا مستعمل ہے۔پھلیاں تقریباً دو بالشت لمبی اور انگلی کے برابر موٹی ہوتی ہیں۔اوران پر لکیریں ہوتی ہیں۔ پھلیوں کے جوف سے تکونے سے تخم نکلتے ہیں اس درخت کے تنے سے گوند ببول کی مانند گوند نکلتا ہے۔سہانجنہ کی جڑ پتے پھول اور پھلیاں سب استعمال ہوتے ہیں۔

مقام پیدائش:-
پاکستان ،ہندوستان ،برما اور لنکا میں ہر جگہ عام پایا جاتا ہے۔

مزاج:-گرم خشک بدرجہ سوم۔

افعال:-
قاتل دیدان ،دافع امراض بارده و بلغمیہ کاسر ریاح ہاضم منضج بلغم تخم دافع استسقاء مقوی باہ روغن محلل مسکن مقوی اعصاب مدر بول۔

استعمال :-
سہانجنہ کے پھولوں کا سالن گوشت کے ہمراہ پکا کر کھاتے ہیں اور پھلیوں کا سالن بھی بنایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ پھلیوں کا اچار سرکہ میں ڈالا ہوا وجع المفاصل درد کمر فالج اور لقوہ وغیرہ کیلئے مفید ہے۔یہ اچار ترش ہونے کے باوجود اعصاب کو نقصان دے نہیں ۔
سہانجنہ کے پھولوں پھلیوں گوند اور جڑ کو سرد بلغمی امراض میں استعمال کیاجاتاہے۔
بھوک لگاتاہے۔ریاح کو خارج کرتاہے۔اور درد شکم کو دور کرتاہے۔اس کے پتوں کا رس پلانا پیٹ کے کیڑوں کو مارتاہے۔کھانسی دمہ ورم طحال وجع المفاصل اور درد کمر میں اس کی پھلیوں اور پھولوں کا سالن پکا کر کھلایاجاتاہے۔
مدربول اور ہاضم ہونے کی وجہ سے اس کی جڑ کا پانی دودھ میں ملاکر پلانا اندرونی اورام ورم طحال ضعف اشتہا دمہ اور نقرس میں مفید ہے۔اور مثانہ وگردہ کی پتھری توڑتاہے۔چھال کا جوہر شاندہ بچوں کے ورم جگر میں استعمال کرتے ہیں ۔اس کے تخم مقوی باہ اور دافع استسقاء بیان کئے جاتے ہیں

بیرونی استعمال :-
اس کے پتوں کو تحلیل اورام ، تسکین درد کیلئے بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں ۔اسکی چھال کے جوشاندے سے غرغرے کرانے قلاع الفم اور ورم لثہ کیلئے مفید ہے۔اس کی جڑ کے جوشاندے سے غرغرے کرانے سے گلے کی سوزش دور ہوجاتی ہے۔

نفع خاص :-دافع بلغم ،مدربول ،

مضر :- گرم امزجہ کیلئے ۔

مصلح :-سرکہ ۔

مقدار خوراک :-
تخم ایک گرام (ماشے)اچار۔۔ایک تولہ یا دس گرام۔۔۔اور۔۔۔پتے جڑ وغیرہ ۔۔پانچ سے سات گرام ۔۔یا حسب عمر.
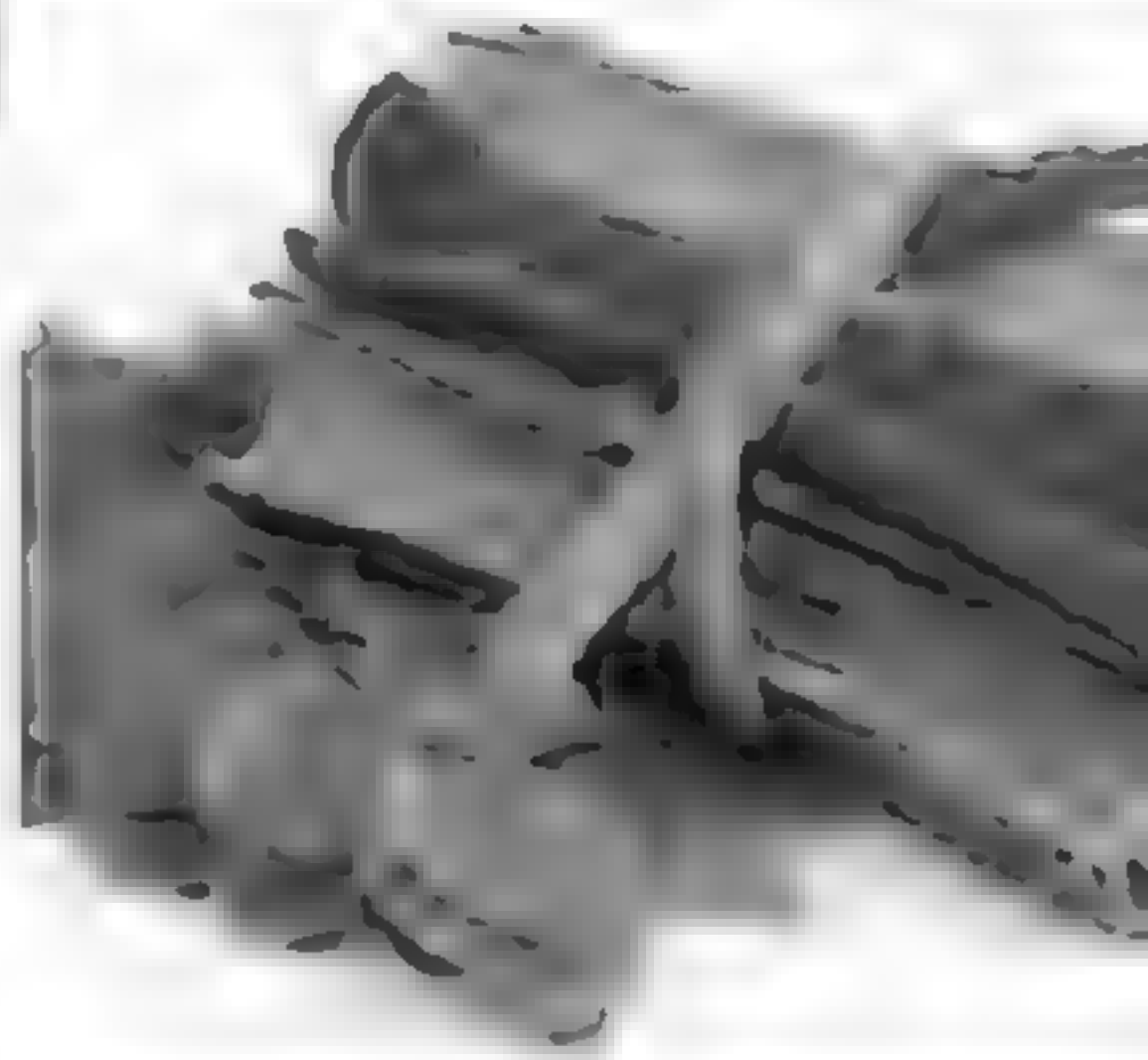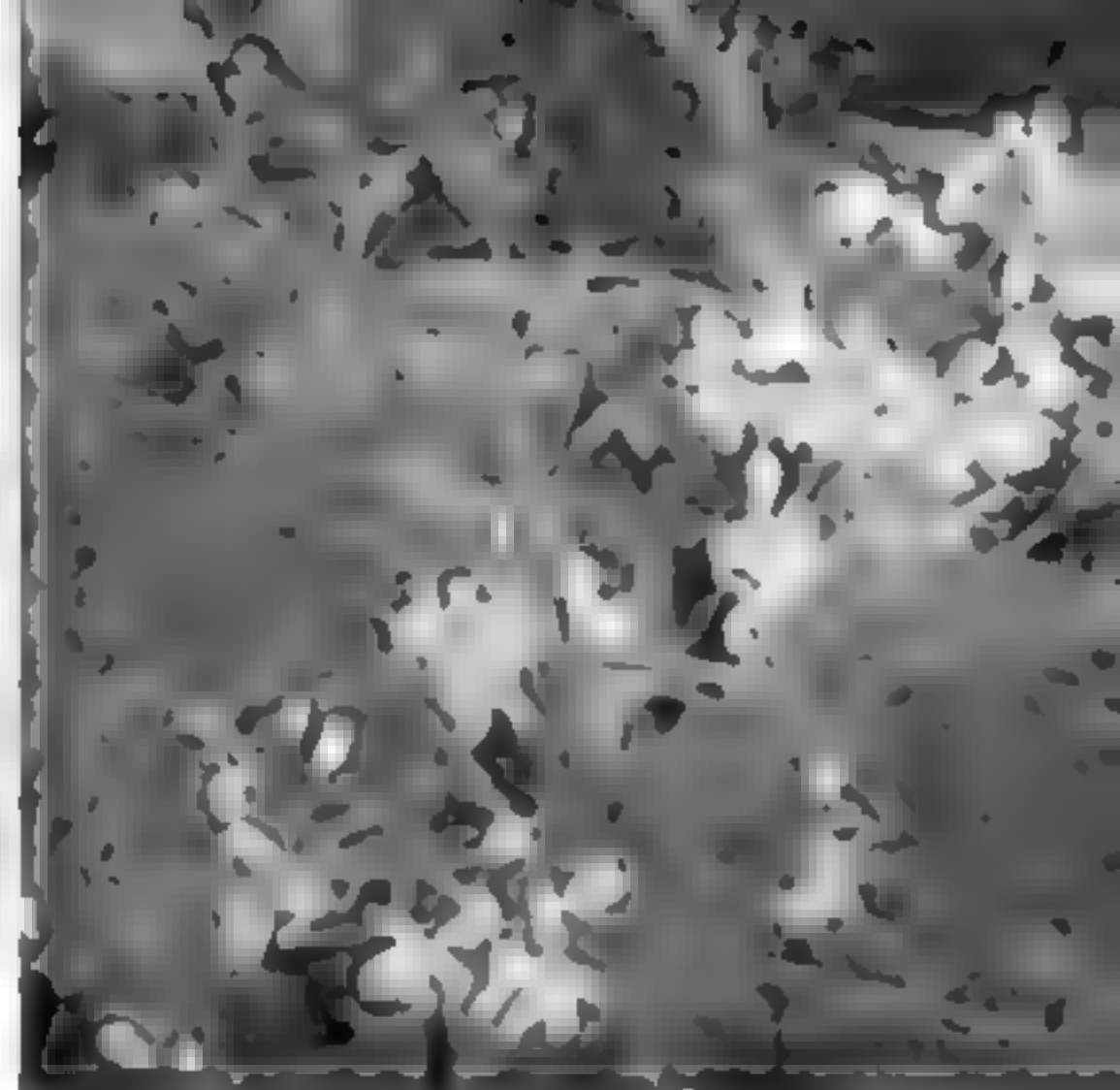
انڈا / بیضہ / تخم مرغ / (Egg) :-

دیگرنام :-
عربی میں بیضہ ماکیاں،فارسی میں تخم مرغ،سندھی میں آنواور انگریزی میں ایگ کہتے ہیں۔

ماہیت :-
اس سے مرادمرغی کا انڈا ہے اس کی دو اقسام ہیں۔ایک دیسی مرغی کا انڈا اور دوسرا بائیلر مرغی کا انڈا ،ویسے عام طور پر دیسی مرغی کے انڈے کو پسندکیا جاتا ہے۔اور یہ بازار میں بہت مہنگا فروخت ہوتا ہے۔ویسے ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ دیسی اور بلائلر کے انڈے کی غذائیت میں کوئی فرق نہیں۔

رنگ :-سفید جبکہ دیسی ہلکا براؤن ۔

ذائقہ :- پھیکا قدرے شور۔

مزاج :-زردی گرم تر درجہ اول۔

افعال :- مولدخون ،مقوی بدن مقوی باہ جبکہ سفیدی مسکن و مبرد ہے۔

استعمال :-
نیم بریاں انڈا صالح لکیموس 'کثیرالقدااور قلیل الفضول ہے۔یہ زور ہضم ہے اس سے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے۔دل دماغ بدن اور باہ کو قوت بخشتا ہے۔کمزور مریضوں کیلئے عمدہ غذا ہےانڈہ کی سفیدی میں غذائیت کم اور یہ دیر ہضم ہے۔
دودھ کے بعد اگرکسی چیز کومکمل خوراک کہا جاسکتا ہے تووہ انڈا ہے۔مرغی کے ایک آم انڈے کا وذن تقریباًساٹھ گرام ہوتا ہے۔ جس میں دو تہائی سفید ی اور ایک تہائی زردی ہوتی ہے۔اس میں غذائیت کے تمام اہم اجزاء موجود ہیں۔جس میں دو تہائی سفیدی اور ایک تہائی زردی ہوتی ہے۔
انڈے کی زردی میں میں چکنائی فاسفورس ،کیلشیم،آئرن،پروٹین،معدنی نمکیات اور لیسی تھین ہوتی ہے۔

انڈے میں ستر فیصد پانی چودہ فیصد پروٹین ،گیارہ فیصد چکنائی اور پانچ فیصد نمک ہوتا ہے۔نمکیات اس کے چھلکے میں ہوتی ہے۔اس لیے انڈے کے ساتھ نمک اور کاربوہائیڈریٹ والی خوراک ملاکر کھاناچاہیئے۔

انڈہ محفوظ کرنے کاطریقہ:-
اس کے چھلکے کو ایئر ٹائٹ کردیا جائے جس کیلئے اس چونے کے پانی میں بھگوتے ہیں۔یا اس پر تیل لگا دیتے ہیں۔یا موم چڑھا دیتے ہیں اور فریج کے اندر بھی انڈہ جلد خراب ہوجاتا ہے۔

تازہ انڈے کی شناخت:-
ایک پاؤ پانی میں نصف چھٹانگ نمک ملائیں اور انڈے کو اس میں ڈالیں اگر انڈہ ڈوب جائے تو تازہ اور جبکہ خراب انڈہ تیرنے لگ جائے گا۔
انڈہ کو ہاتھ میں لے کر روشنی کے رخ کردیکھیں اگر انڈہ میں دھبے نظر آئیں تو انڈہ خراب ہے۔اور اگر صاف نظر آئے تو انڈہ تازہ یعنی ٹھیک ہے۔

نفع خاص:- مقوی باہ بہترین غذا۔

مضر:- گرم مزاجوں کیلئے۔

مصلح:- دودھ ۔

بدل:-مرغ کے خصیئے میں۔

مقدار خوراک:-
ایک سے دو عدد جب کوئی دوسری غذا میسر نہ ہو تو دو سے چار عدد تک کھائے جاسکتے ہیں۔

اہم بات:-
انڈہ فرائی ایک اونس کھانے سے سو کلوریز ،ایک انڈہ ابلا ہوا اسے اسی کلوریز انڈہ آملیٹ ایک اونس کھانے سے ایک سوذس کلوریز حاصل ہوتی ہے۔
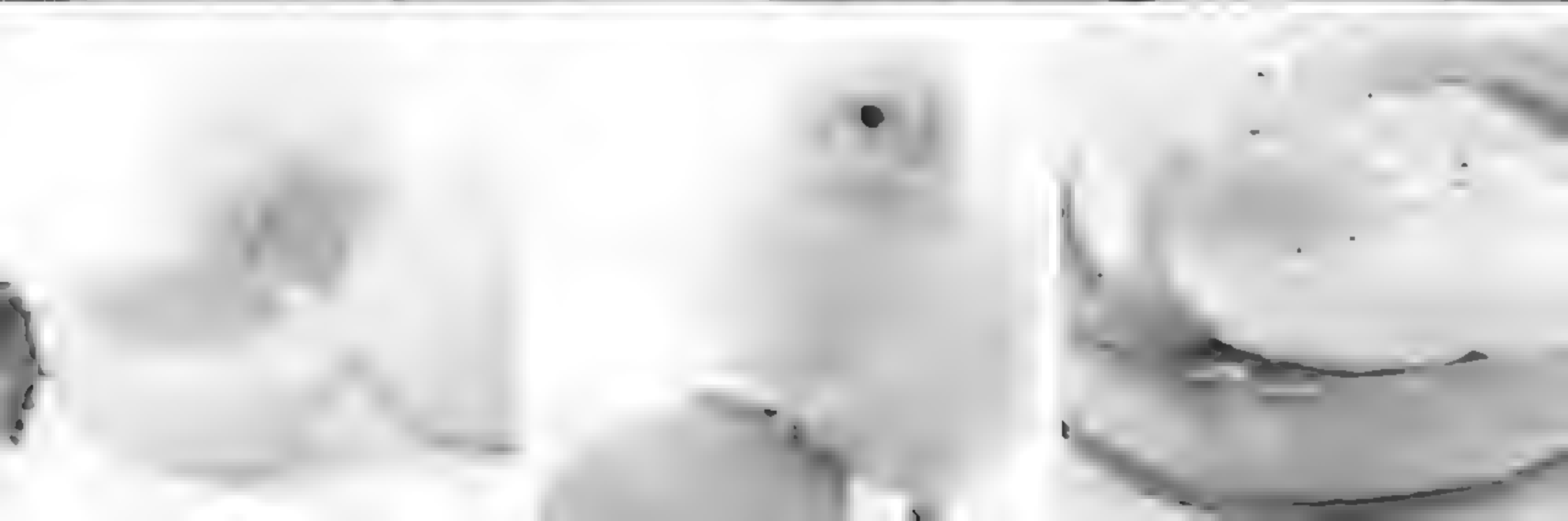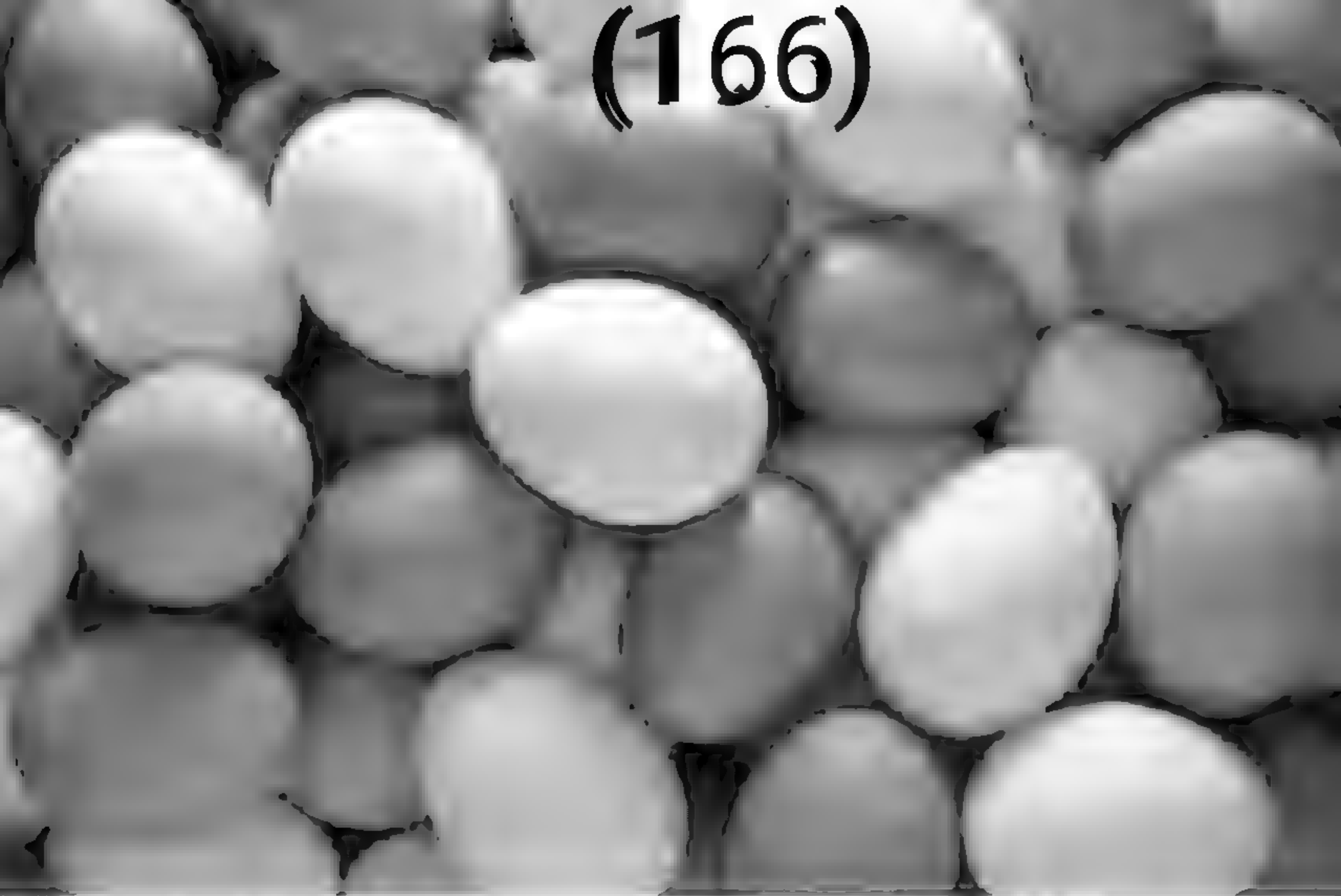
اسپغول مسلم / شکم پارہ / (Spogul Seeds) :-

دیگر نام:-
فارسی میں اسپغول، عربی میں بزار لقطونہ، بنگالی میں اسپغول، سندھی میں اسپنگو، کشمیری میں اسموگل اور انگریزی میں سپوگل سیڈز کہتے ہیں۔

ماہیت:-
یہ ایک بوٹی کے تخم جس کا تنا اوپر اٹھا نہیں ہوتا ہے۔گچھوں میں زمین کے نزدیک لگتے ہیں۔یہ بوٹی یا پودا آدھا گز تک اونچا ہو سکتا ہے۔ اسکے تخم گلابی اور لعاب دار کشتی نما گھوڑے کے کان کی طرح ہوتے ہیں اور بطور دواء استعمال ہوتے ہیں۔ان کے تخم کے اوپر بھوسی سفید رنگ کی ہوتی ہے۔جس کو سبوس اسپغول یا بھوسی یا چھلکا اسبغول کہتے ہیں۔جو بطور دواء استعمال ہوتی ہے۔

رنگ:-
تخم گلابی مائل بہ سرخی، بھوسی سفید۔

ذائقہ:-
تخم پھیکا اور لعاب دار لیکن توڑنے پر تلخ جبکہ چھلکا پھیکا اور لعاب دار ہوتا ہے۔

مقام پیدائش:-
پاکستان میں پنجاب، سندھ اور بلوچستان جبکہ افغانستان اور انڈیا میں سردیوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔اور خودرو بھی ہے۔

مزاج:-
سرد وتر درجہ دوم۔

افعال:-
ملین ومغزی، محلل ومسکن اورام حار، مسکن، عطش وتپ شدید مدر بول، حکیم صاحب نے اس کو ملین پتھری بھی کہا ہے جو اسپغول قابض ہوتا ہے۔

استعمال:-

اسپغول کو زیادہ تراسہال و پیچش میں استعمال کرتے ہیں۔یہ اپنی لزوجت کی وجہ سے سدوں کو پھیلا کرخارج کرتاہے۔اور آنتوں میں جو خراش ہوتی ہے۔اس کو دور کرتی ہے۔جبکہ روغن گل میں بریان کرکے کھلانے سے اسہال وپیچش دور کرتاہے۔لزوجت ہی کی وجہ سے خشک کھانسی اور قصبہ الریہ کی خشونتدور ہوتی ہے۔میرے خیال کی وجہ سے صرف گلے کی وجہ سے خشک کھانسی کو فائدہ ہوتاہے۔

اسپغول بریان کرنے سے اسکی لزوجت ختم ہوجائے گی اوریہ اسپغول قابض ہوجاتا ہے۔روغن گل میں بریان کرنے سے بھی قابض ہوجاتاہے۔

نفع خاص:۔مسکن حرارت،دافع زحیر۔

مضر:-

بلغمی مزاج والے۔جن کا ہضمہ خراب ہوتا ضعف ہضم والے۔اسپغول ضعف اعصاب اور مزہل اشتہا ہے۔

مصلح:۔سکنجبین علی۔

مسلح:۔بہی دانہ

کیمیاوی اجزاء:-

1۔

لعابی مادہ

2۔فیٹی آئل (شحمی روغن)،3۔زلالی مادہ ،(البومن)۔

مرکبات:-سفوف طین ۔2.قرص طباشیر کافوری،

مقدار خوراک:۔تین سے نو گرام۔(ماشہ).

میتھی / حلبہ / (Fenugreek)
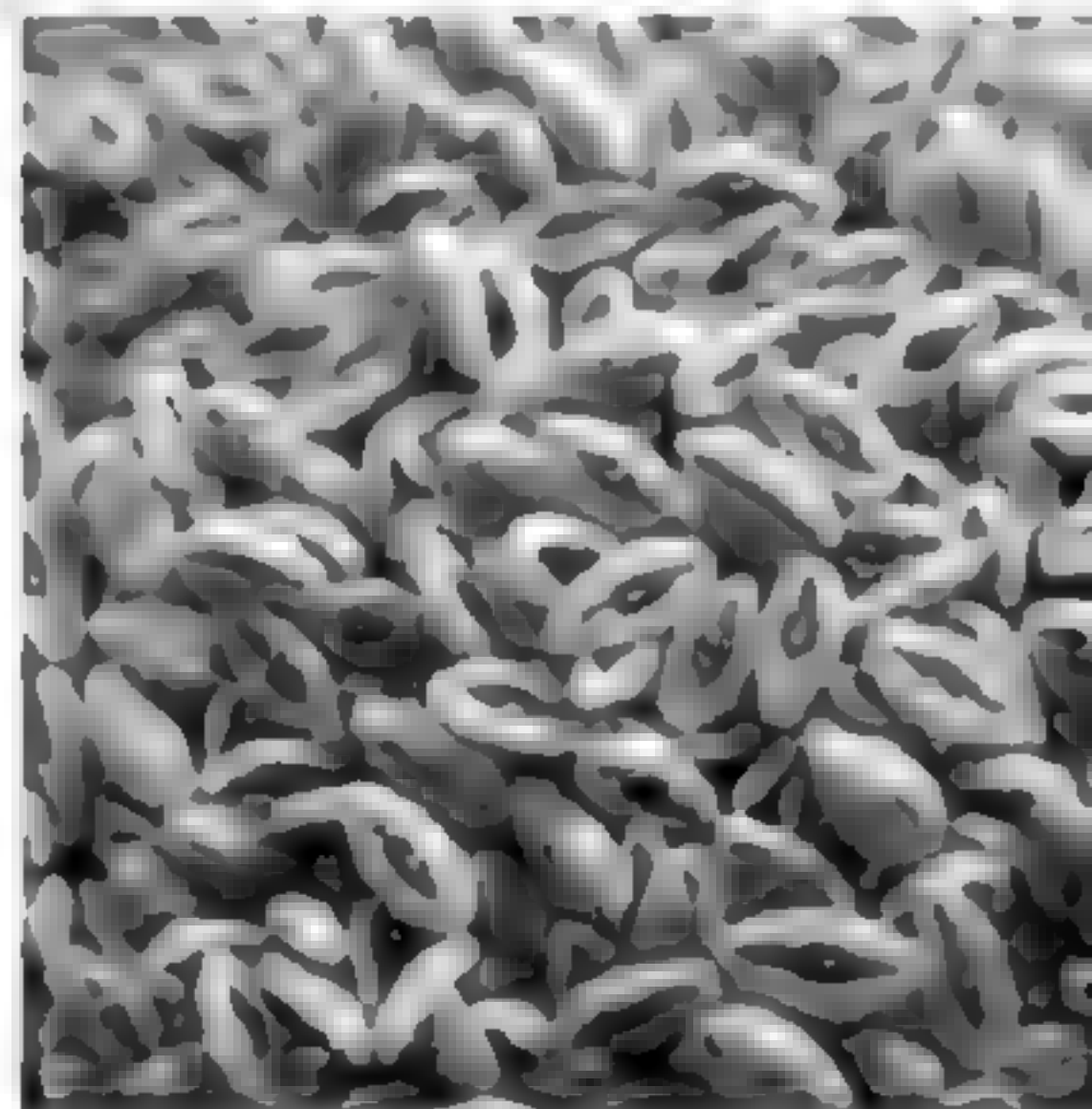
دیگر نام :-
لاطینی میں ۔Trigonella Foenum Graecum. Linn
عربی میں حلبہ فارسی میں شملیب پشتو میں ملحوزے اور انگریزی میں یں فینوگریک کہتے ہیں۔

ماہیت :-
میتھی کا پودا ایک فٹ سے لے کر دو فٹ تک بلند ہوتا ہے۔اکی دو اقسام ہیں۔
1۔ایک کے پتے نازک اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ان کو اوپر سے کاٹ کر ساگ بنایاجاتاہے۔یا گوشت اور سبزی وغیرہ میں ملاکر پکاتے ہیں۔
2۔دوسرا قسم کاپتہ موٹا ہوتاہے۔اور درمیان کا تنا بھی موٹا ہوتاہے۔پتے کچھ دندانے اور کچھ بغیر لکیر کے ہوتے ہیں۔اس کے پھول بھی زرد ہوتے ہیں اس کے ساتھ تین چار انچ لمبی قدرے چپٹی پھلی لگتی ہے۔جس کے اندر زرد رنگ کے دانے یا تخم ہوتے ہیں جن کو تخم میتھی کہاجاتاہے۔
عموماًاس کے پتوں کا ساگ بنا کر کھایاجاتاہے۔اس کا مزہ قدرے تلخ ہوتاہے اس کو عام طورپر میتھرے یا میتھے کہتے ہیں۔

مقام پیدائش :-
پاکستان میں سندھ پنجاب کشمیر جبکہ انڈیا میں یوپی ، بمبئ مدراس اور پنجاب میں بکثرت ہوتی ہے۔پاکستان میں ضلع قصور کی میتھی مشہور ہے۔

مزاج :-
گرم خشک۔۔۔درجہ دوم۔

افعال :-
جالی محلل ، منضج اورام ، مقوی اعصاب ، مقوی بدن ، مقوی باہ ، مخرج و منفث بلغم وریہ مقوی معدہ وآمعاء کاسر ریاح مدر حیض و محرک رحم مسکن درد۔

استعمال :-
میتھی کا عام طور سے ساگ بناکر کھاتے ہیں یا دوسری سبزیوں یا گوشت کے ہمراہ میتھی کے پتوں کو پکا کرکھاتے ہیں اور بطور خوشبو سالن میں شامل کرتے ہیں۔

بیرونی استعمال :-
میتھی کے پتوں کی پلٹس ظاہری و باطنی ورموں کو تحلیل کرتی ہے۔پتوں کو پانی میں پیس کر پستان پر لیپ لگانا دودھ کی پیدائش کو بالکل منقطع کر دیتا ہے۔
میتھی کے لعاب دار بیج پیس کر بطریق پلٹس اورام پر باندھتے ہیں اورداغ دھبوں کو مٹانے کیلئے چہرہ طلاء کرتے ہیں۔ان کو پانی میں پیس کر ہفتہ میں دو بار سر دھونے سے سر کے بال لمبے ہونے کے ساتھ بال گرنا بند ہوجاتے ہیں۔
اس کا لعاب نکال کر امراض چشم خاص طور پر دمعہ طرفہ اور آشوب چشم میں قطور کرتے ہیں۔ادرار حیض کیلئے اسکے جوشاندے میں ابزن کراتے ہیں۔

اندورنی استعمال :-
مدرحیض ہونے کی وجہ سے ادرار حیض کے نسخوں میں یا تنہا بھی استعمال کرتے ہیں۔منفث بلغم ہونے کی وجہ سے کھانسی دمہ میں اس کا جوشاندہ تیار کرکے پلاتے ہیں۔تقویت باہ اور مقوی بدن ہونے کی وجہ سے اس کو تقویت باہ مرکبات میں استعمال کرتے ہیں۔اس کے بیجوں کو سفوف کاسرریاح ہے۔سرد بلغمی امراض مثلاًوجع المفاصل وردکمر ،ضعف اعصاب میں بھی اس کے بیجوں کا سفوف مفید ہے۔یہ سفوف عظم طحال نفع پیچش اسہال وغیرہ میں استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

نفع خاص :-امراض باردہ ،

مضر :-خصیہ کو۔

مصلح :-پالک اور خرفہ کو ساگ۔

بدل :-کوئی بھی نہیں۔

نوٹ :-
مویشیوں اور گھوڑوں کے مسالوں میں تخم میتھی ایک طاقتور جز کے طور پر ملائی جاتی ہے۔

طب نبوی ﷺ اور میتھی :-
قاسم عبدالرحمانؓ روایات کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔
"میتھی سے شفا حاصل کرو"
"میری امت اگر میتھی کے فوائد کو سمجھ لے تو اسے سونے کے ہموزن خریدنے سے بھی دریغ نہ کرے۔
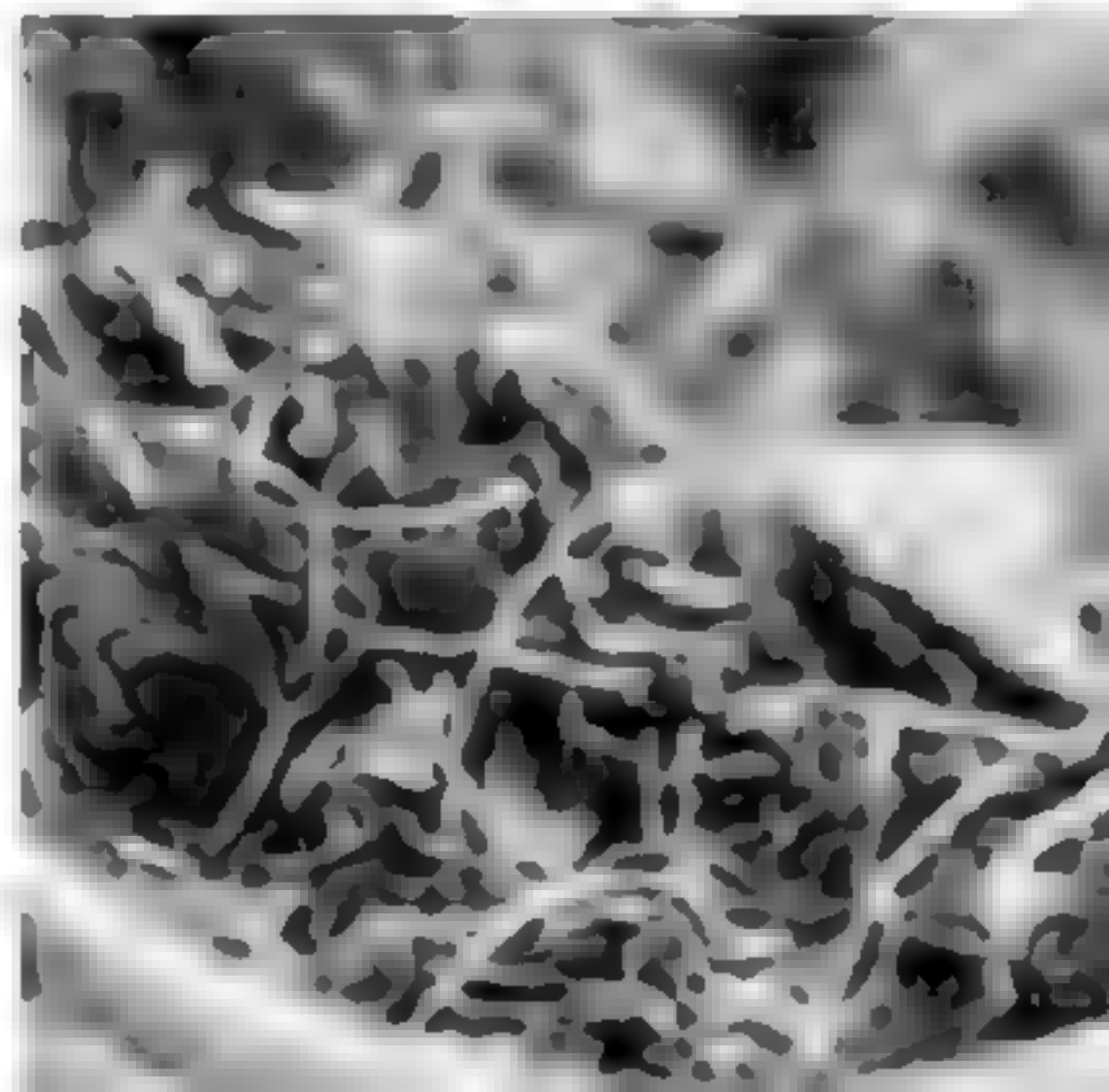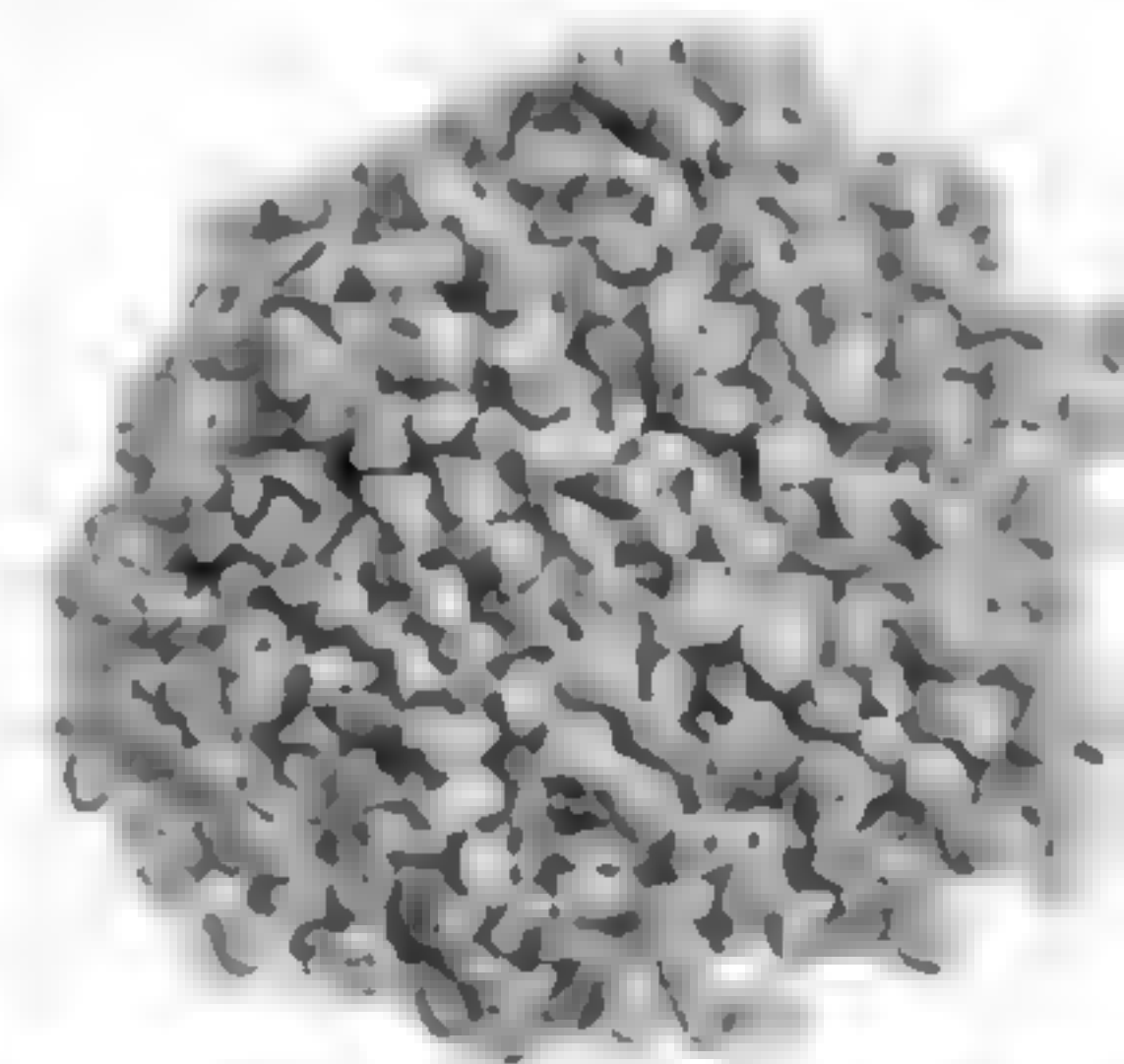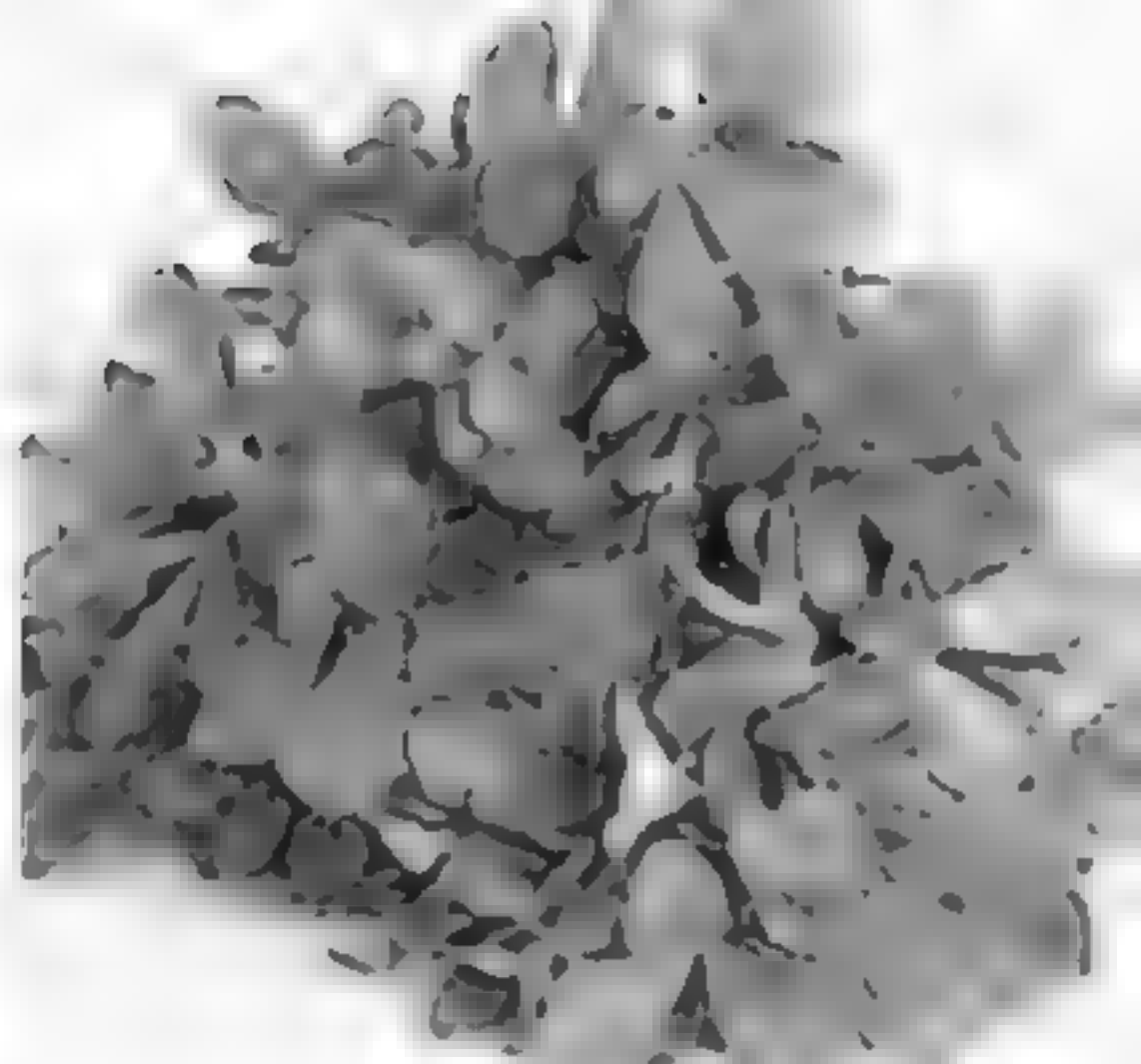
موبز / منقہ / زبیب الجبل / (Raisins) :-

دیگر نام :-
عربی میں زبیب الجبل ،فارسی میں مویز سندھی میں داکھ ہندی میں منکا اور پنجابی میں منقیٰ کہتے ہیں ۔

ماہیت :-
مویز جس کو عرگ عام میں منقیٰ کہتے ہیں یہ دراصل دھوپ میں خشک شدہ انگور ہے اور عام انگور سے بڑااوراندر سے بیج ہوتے ہیں ۔اس کو خشک ہونے پر مویز منقیٰ کہتے ہیں ۔چھوٹے انگور کو جب خشک کرلیایا بیل پر خشک ہوجاتاہے۔تو اس کو کشمش کہتے ہیں ۔

مقام پیدائش :-پاکستان کشمیر افغانستان اورہندوستان ۔

مزاج :- گرم تر۔۔۔درجہ اول۔

افعال :-
کیثرالقداء ، منضج ،غلیظ ، مفتح سدد ملین شکم ،محلل،جالی ،مقوی معدہ و آمعاء و جگر ،محرک باہ ، مسمن بدن ۔

استعمال :-
جن مریضوں کو عام غذا نہ دینی ہو ۔انکو غذا انکے قائم مقام صرف منقیٰ کھلائی جاتی ہے۔اس کو اخلاط غلیظ کے نضج دینے کے لئے امراض باردیہ بلغمیہ وسوداویہ میں دیگر ادویہ منضجہ کے ہمراہ نقوعاًپلایاجاتاہے۔ادویہ مسہل میں شامل کرنے سے ان کے فعل کی اعانت کرتی ہے۔
تلین کے لئے بادیان کے ہمراہ بصورت شیرہ دیتے ہیں ۔اس کا بیج دور کرکے استعمال کریں ۔بریاں کرکے گرم گرم کھلاناکھانسی کے لئے مفیدہے۔دائمی قبض میں اس کو کھلایاجاتاہے۔معدہ وجگر کوطاقت دینے کے لیے مفیدہے۔نیز معدہ ہ آمعاء کے زخموں کو صاف کرنے کے لئے کھلایاجاتاہے۔کھانسی میں منہ میں رکھ کر چوستے ہیں ۔اور مقوی باہ قرص یامجون میں استعمال کرتے ہیں ۔
یہ مسمن بدن بھی ہے۔

پہلے زمانے میں جب کیپسول نہیں ہوتے تھے ۔تو زہریلے جوہر مثلاً جوہر منقیٰ جوہر رس کپور اور جوہر سنکھیا وغیرہ موبز کا دانہ نکال کر اس میں بند کرکے کھلایا جاتا تھا۔تاکہ وہ حلق میں خراش یا آبلے پیدانہ کرسکے ۔

استعمال بیرونی:-
اورام کو نضج دینے اور تحلیل کرنے کے لئے طلاًء مستعمل ہے ۔جالی معدہ و آمعاء ہونے کے علاوہ جالی قروح بھی ہے ۔چنانچہ قروح خبیثہ وغیرہ میں طلاًء استعمال کیا جاتا ہے۔اکثر اطباء پہلے اور آج بھی اس کو حب یا قرص بنانے میں استعمال کرتے ہیں ۔

نفع خاص :-کبیرالقدا ،امراض بلغمیہ ۔

مضر:- گردے کے لئے ۔

مصلح :- سکنجبین اور خشخاش۔

بدل :- کشمش۔

مقدار خوراک :-نو سے گیارہ دانے ۔

طب نبوی ﷺ اور منقہ :-
حضرت تمیم الداریؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں منقہ کا تحفہ پیش کیا۔اپنے ہاتھوں میں لے کر انہوں نے فرمایا۔۔اسے کھاؤ کہ یہ بہترین کھانا ہے۔یہ تھکن کو دور کرتا ہے۔غصہ کو ٹھنڈا اور اعصاب کو مضبوط کرتا ہے۔سالن کو خوشبودار بناتا بلغم کو نکالتا اور چہرے کی رنگت کو نکھارتا ہے۔دوسری روایت جوکہ حضرت علیؓ سے ہے۔اس میں یہ اضافہ ہے کہ یہ سانس کو خوشبودار کرتا ہے۔اور غم کو دور کرتا ہے۔(ابو نعیم).
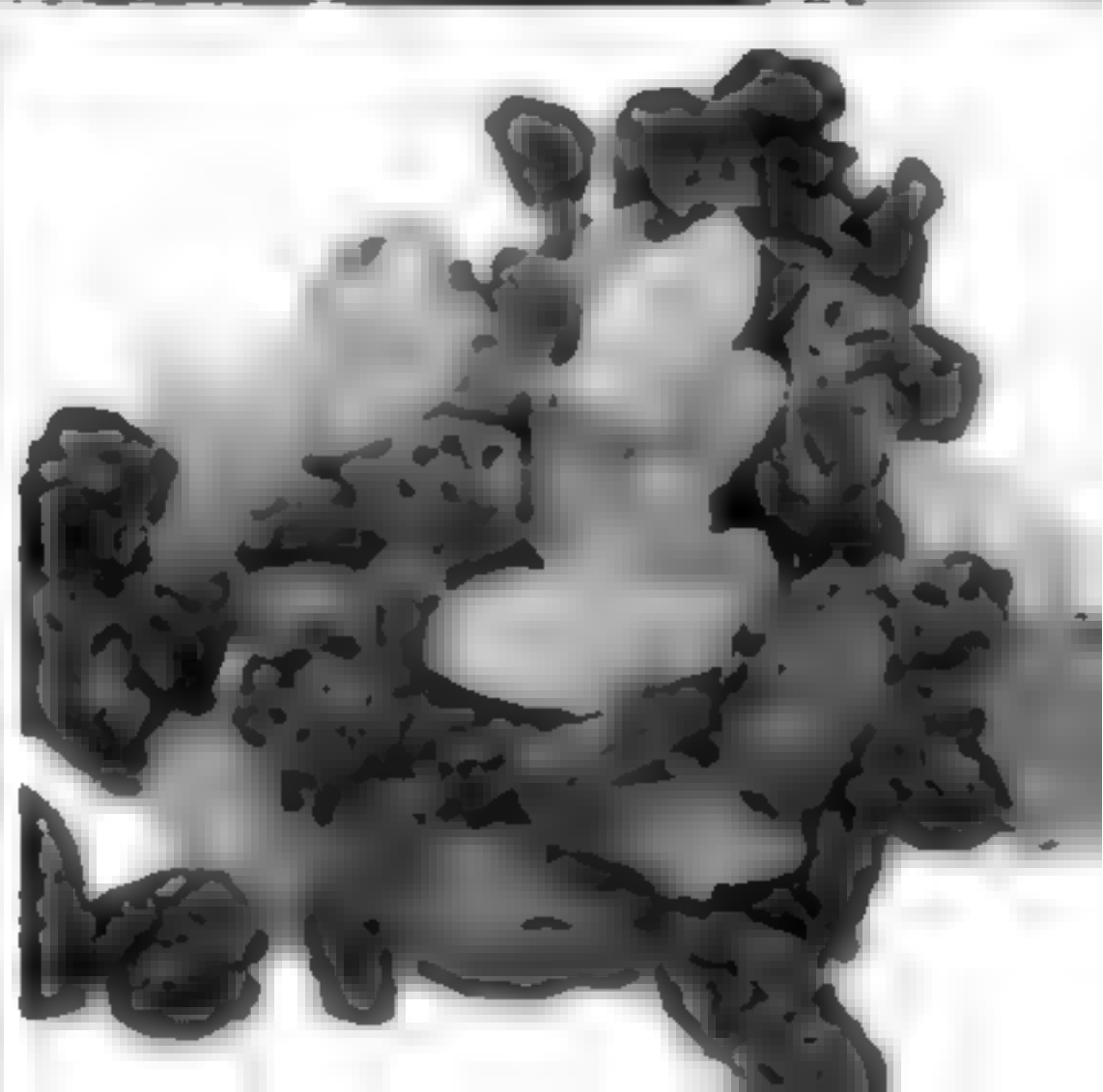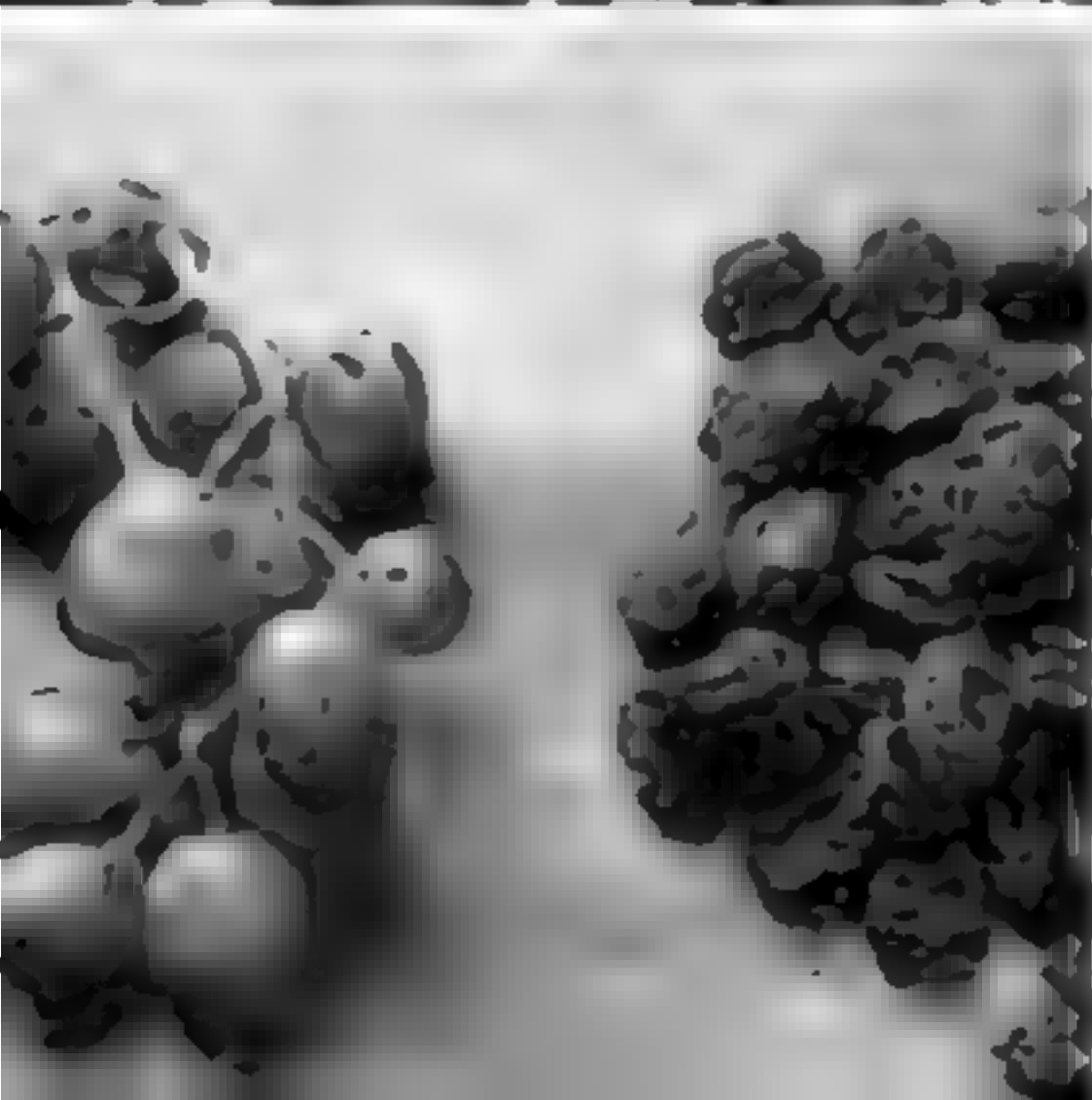
اسپند / حرمل / (Kue-Syrian) :-

دیگر نام:-
لاطینی میں۔ Peganum Harmala عربی میں حرمل ، فارسی میں اسپند ، پشتو میں سپنئ ، بنگالی میں اسپند، سندھی میں حرمر واور انگریزی میں سیرین رو۔

ماہیت:-
حرمل کی بوٹی ایک جھاڑی کی طرح ہوتی ہے۔ جو ایک فٹ سے تین فٹ بلند ہوتی ہے۔ اسکی جڑ سے بہت سی گھنے پتوں والی شاخیں نکلتی ہیں۔ پتے دوانچ لمبے اور نوکیلے اور پھٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھول لگ بھگ گول جس میں تین خانے ہوتے ہیں۔ جن میں چھوٹے سیاہی مائل بھورے تخم بھرے ہوتے ہیں۔ پھول چھوٹا اور کنگرے دار اور پھل چنے کے برابر ہوتا ہے۔ تخم سیاہ کو اسپند سوختنی کہا جاتا ہے۔ تخموں کو جلانے سے خاص قسم کی بو آتی ہے۔ اور یہ نظر اتارنے اور خوشبو کے لیے آگ پر جلاتے ہیں۔

مقام پیدائش:-
پاکستان میں صوبہ پنجاب صوبہ سرحد ، سندھ، جبکہ ہندوستان میں دہلی ،یوپی، دکن اور عموماً قبرستان میں خودرو ہے اور کسی جگہ کاشت کرتے ہیں۔

بو:- تیز اور ناگوار۔

ذائقہ:- بدمزہ کسیلا۔

مزاج:- گرم خشک درجہ دوم بعض کے بقول گرم درجہ سوم درجہ دوم۔

افعال:-
تخم مزمل کو زیادہ تر تقویت باہ کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ دمہ کھانسی بلغم کو خارج کرتا ہے۔ عصبی اور دماغی امراض مثلاً صرع لقوہ ، جنون، نسیان، عرق النساء میں اور اعضاء کو گرمی پہنچانے کی غرض سے مستعمل ہے۔
بہرے پن میں تخم اسپند کو روغن زیتون میں جوش دے کر کان میں قطور کرنے سے بہرہ پن دور ہوتا ہے۔

ادرار حیض:-
حرمل کے بیجوں کاسفوف سوئے کے جو شاندہ یاعرق کے ہمراہ دن میں تین بار کھلانے سے خون حیض کھل کر آجاتاہے۔ تخم حرمل کی دھونی دانت درد اور نظر بدخیال کی جاتی ہے۔

نفع خاص:-امراض باردہ ۔

مضر:-مصدع ،مکرب منشی،

مصلح:-ترش اشیاء اور سکنجبین ۔

مقدار خوراک:-دو سے چار گرام (ماشہ)

کیمیاوی اجزاء:-
اس میں چار فیصدی تک تین الکائیڈ پائے جاتے ہیں۔
ا۔
ہرمین۔2۔ہرمالین۔3۔ہرمالول،الکائیڈ کی مجموعی مقدار میں ہرمالین دو تہائی ہوتاہے۔اور ہرمالول برائے نام اس میں ایک قسم کا تیل بھی پایاجاتاہے۔

مشہور مرکبات:-
معجون اسپند سوختنی،حب اسپند وغیرہ ،

مدت اثر:-
اس کی قوت چار سال تک باقی رہتی ہے.

(178)
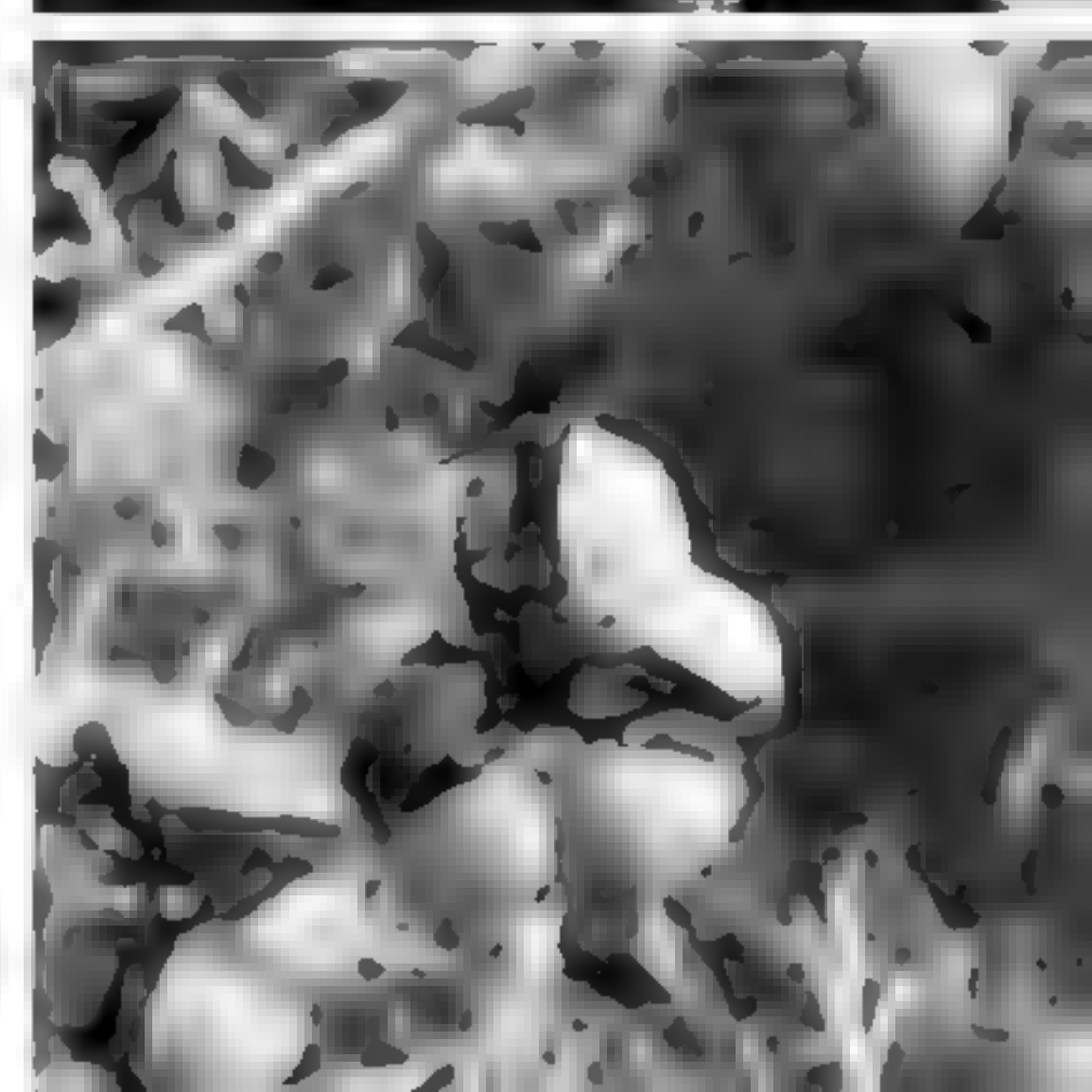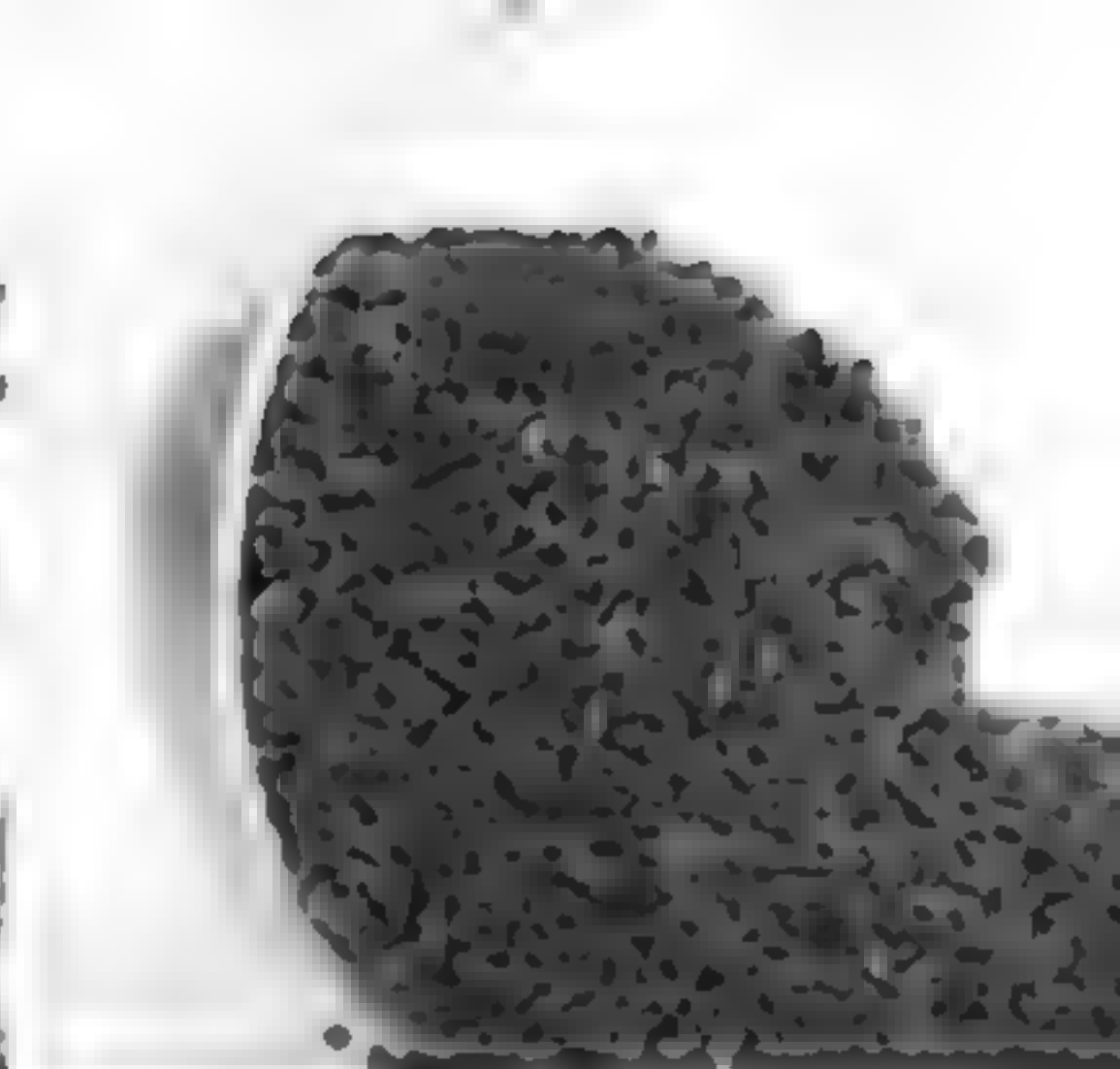
پارہ / سیماب / (Mercury) :-

دیگر نام:-
لاطینی میں ہائیڈرارجیرم عربی میں زیبق فارسی میں سیماب سندھی میں پارو پانی گجراتی میں پارو سنسکرت میں رس راج ہندی میں پارہ انگریزی میں مرکری کہتے ہیں۔

ماہیت:-
ایک مشہور معدنی تیل ہے جوکہ پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ایک سیال اور سفید دھات ہے یہ سونا اور پلاٹینم سے ہلکی اور دیگر تمام دھاتوں سے وزنی جبکہ پانی سے لگ بھگ تیرہ گناہ بھاری ہوتی ہے۔پارہ زیرہ سے چالیس درجے نیچے جمتا ہے۔جس کے ورق بھی بن سکتے ہیں۔

مقام پیدائش:-
امریکہ پیرو چین آسٹریلیا ہسپانیہ ایلمیڈن میں بڑی کانوں سے حاصل ہوتا ہے۔

مزاج:-
گرم وخشک درجہ سوئم ،کشتہ پارہ گرم و خشک۔

افعال:-
مقوی بدن مقوی باہ ممسک و مغلظ منی ، مصفیٰ خون،دافع امرض قاتل جراثیم اور کرم آمعا۔

استعمال:-
پارہ کو کشتہ کرنے کے بعد اگر عصبی و بلغمی امراض مثلاًفالج لقوہ رعشہ تشنج نزلہ زکام کھانسی دمہ وجع المفاصل اور امراض فساد بھی مستعمل ہے۔مریضان سل ودق میں اس کو استعمال کیاجاتاہے۔خارش دار اور قروح خبیثہ کیلیے مراہم میں پارہ مصفیٰ شامل کیاجاتاہے۔نیز اس کے لگانے سے سر کی جوئیں مرجاتی ہیں۔خام سیماب کامرہم داد چنبل کیلئے نہاہت مفید ہے۔
پارہ کے مرکبات آتشک کیلئے خوردنی اور بیرونی طور پر مستعمل و نہاہت مفید ہیں۔بشرط کے پارہ کا کشتہ درست طور پر تیار کیاگیا ہو۔ورنہ خام کشتہ کے استعمال سے تمام جسم پر پھوڑے پھنسیاں اور آبلے نکل آتے ہیں۔اس لیے پارے کو مدبر کرکے کشتہ کریں۔

خاص استعمال:-
بعض اوقات آنتوں کی گرہ کھولنے کیلئے پارہ صاف کرکے بڑی مقدار میں پلاتے ہیں۔جس کے بوجھ سے گرہ کھل جاتی ہے اور پارہ جذب ہوئے بغیر براہ آمعائے مستقیم خارج ہو جاتا ہے۔-

نفع خاص:-زخموں کا مجفف اور ہوام کا قاتل ہے۔

مصلح:-دودھ اور گھی۔

مضر:-منہ حلق دماغ کان اور جوڑوں کیلئے ۔

بدل:-رانگا محلول ۔

مقدار خوراک:-کشتہ ایک سے دو چاول تک۔

مشہور مرکب:-
مرہم سیماب کشتہ سیماب حب مقوی باہ دوائے جریان وغیرہ۔

خاص الخاص مجرب:-
چاندی اور پارہ ہموزن کی گرہ تیار کرلیں یعنی اتنا کھرل کریں کہ گولی خودبخود بن جائے ۔اس گولی کو تھوڑی دیر دودھ میں ڈال کر نکال لیں اور دودھ جماع سے قبل پی لیں۔اس سے امساک بہت زیادہ ہوتا ہے۔
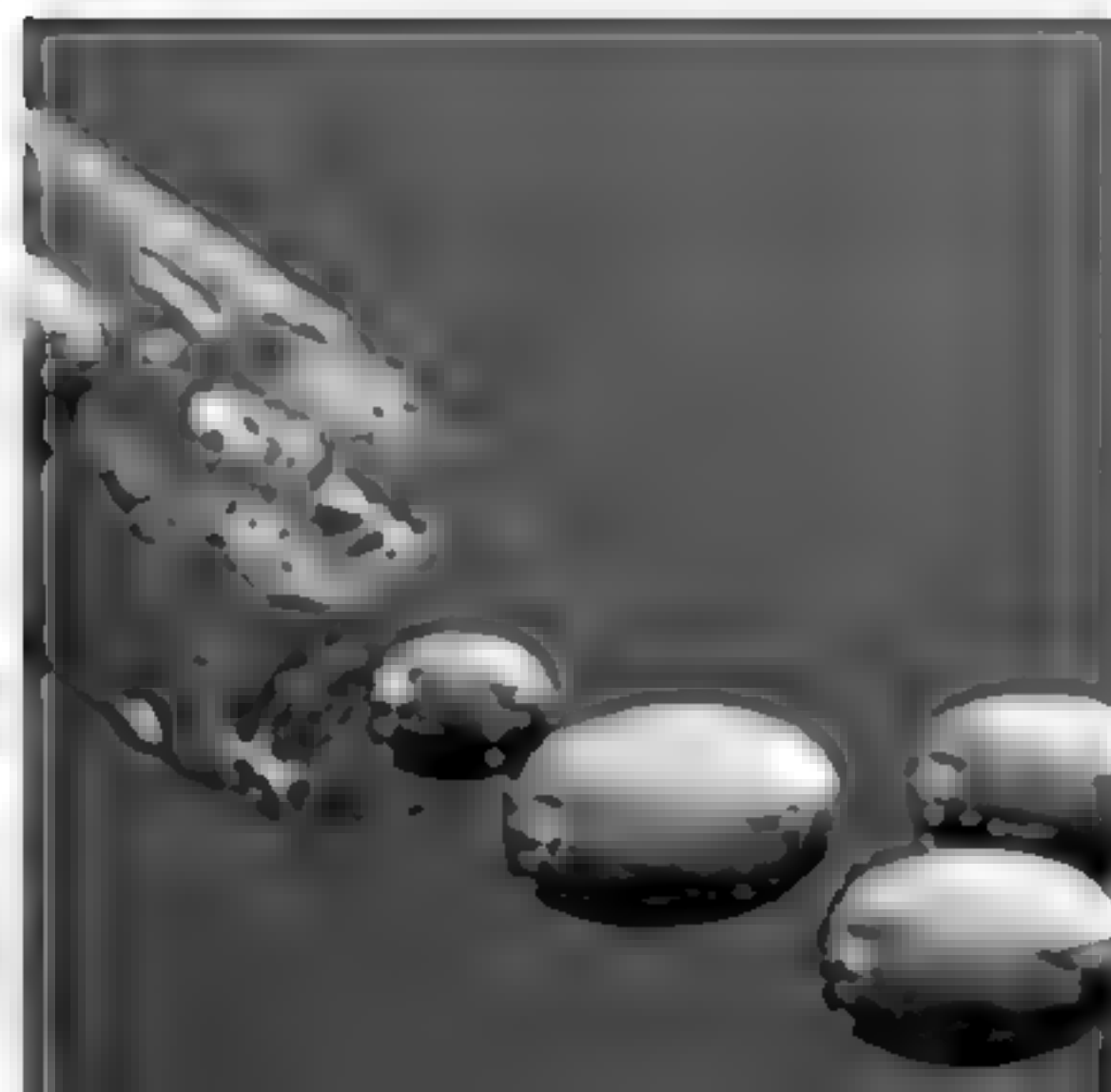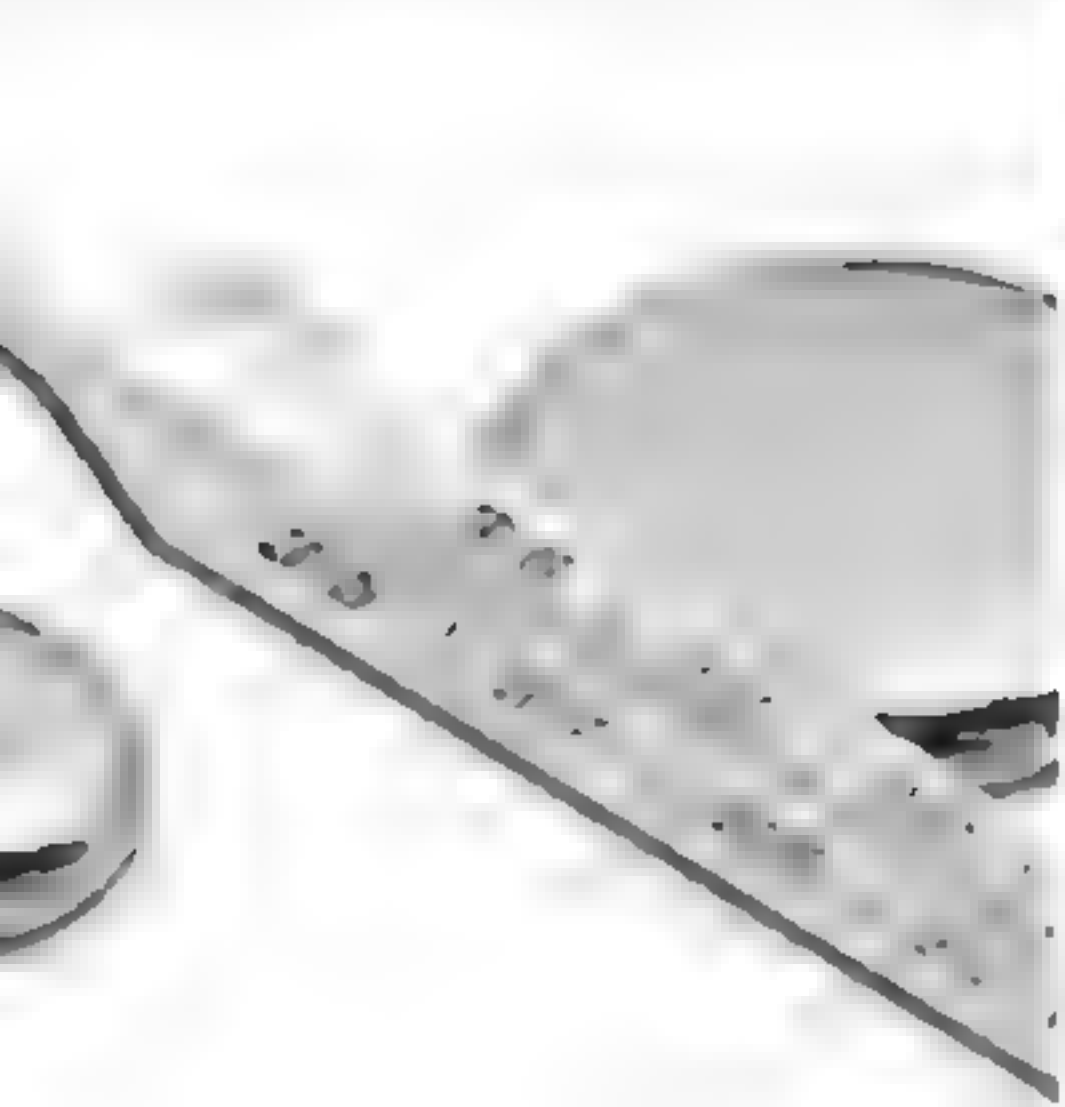
گلو / گرچ / (Tinospora Cordifolia) :-

دیگرنام :-
ہندی میں گرچ بنگالی میں گلانچا گجراتی میں گل بیل ، سنسکرت میں گڈوچی اور انگریزی میں ٹائنو سپورا کارڈی فولیاکہتے ہیں ۔

ماہیت :-
گلو مشہور اور لمبی عمر والی نمابوٹی ہے۔یہ اپنے نزدیک کے کسی درخت دیوار یا کسی اور سہارے سے اوپر سے بل کھاتی ہوئی بڑھتی ہے اس کے تنے سے بہت سی ڈنڈیاں نکل کر زمین میں دھنس جاتی ہے یا اس کی ٹہنیوں کا کاٹ کر زمین میں گاڑدینے سے نئے پودے پیدا ہوتے ہیں ۔تنے کے اوپر کی چھال بہت پتلی اور مٹیالی ہوتی ہے۔لیکن نیچے سے سبز ہوتی ہے۔پتے پان کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ۔جو پانچ سے بارہ سینٹی میٹر تک لمبے ہوتے ہیں ۔جن کا رنگ گہرا سبز اور آگے سے نوک دار ہوتے ہیں پھول گرمیوں میں چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے گچھوں کی شکل میں لگتے ہیں ۔ان کے بیج ٹیڑھے اور چکنے سے ہوتے ہیں ۔اس کے تمام جزو کڑوے ہوتے ہیں ۔
آیورویدک شاستر میں آملہ گلو اور ہرہڑ کو امرت سے پیدا ہوئے مانتے ہیں جس کی وجہ سے ان کو امرتا بھی کیاجاتاہے۔

مقام پیدائش :-
پاکستان و ہندوستان ۔۔درخت نیم پر چڑھی ہوئی گلوبہترین ہوتی ہے۔

مزاج :-
گرم خشک ۔۔درجہ اول۔ بعض کے نزدیک مرکب القویٰ سرد خشک۔

افعال :-
دافع بخار، مقوی و قابض معدہ ، قاتل کرم شکم ، مصفی خون نافع سوزاک و جریان مدربول .

استعمال:-

گلوسبز بخار کی جملہ اقسام حتیٰ کہ حمیات مرکبہ مزمنہ اور تپ دق کیلئے نقوعاًو مطبوعاً مستعمل ہے اگر گلو سبز سے پانی نچوڑ کر استعمال لیاجائے تو وہ زیادہ قوی اثر ہوتا ہے۔ قابض ہونے کی وجہ سے اسہال مزمنہ اور اسہال خونی کے بند کرنے کیلئے استعمال کراتے ہیں اور سوزاک و جریان میں بھی تنہایا مناسب ادویہ کے ہمراہ مستعمل ہے۔ مصفیٰ خون ہونے کی وجہ سے امراض جلدیہ اور آتشک و جذام میں استعمال کراتے ہیں ۔تلخ ہونے کی وجہ سے کرم شکم کے قتل کرنے کیلئے پلاتے ہیں ۔اس کا نشاستہ بھی ست گلو کے نام سے استعمال کیاجاتاہے۔مزمن بخار کیلئے گلو سبز ٹکڑے کرکے رات کو گرم پانی میں بھگو دیتے ہیں اور صبح کو زلال لے کر شربت بنفشہ ملاکرپلاتے ہیں ۔

گلو کو مناسب ادویہ کے ہمراہ اسہال سوزاک اور جریان میں استعمال کرتے ہیں جیسے اسہال و پیچش میں پسی ہوئی سونٹھ زخم میں شہد تپ لرزہ میں طباشیر اور سوزاک میں کشتہ قلوی کے ہمراہ دیا جاتاہے۔

گلوکو خوب کچل کر چار سے چھ گھنٹہ پانی میں جوش دیں پھر چھان کر پانی کو اتناخشک کریں وہ گولیاں بنانے کے لائق بن جائے تو یہ عصارہ گلوبن جائے گا جو مصفیٰ خون ،دافع بخار اور قاتل کرم شکم ہوگا۔اس میں ہڑتال گاؤدنتی کا عمدہ کشتہ دافع بخار تیار ہوتاہے۔

نفع خاص:-دافع حمیات ، مصفیٰ خون ۔

مضر:-بے ضرر ہے۔

مصلح:-طباشیر ،دانہ ہیل ،

بدل:-ست گلو۔

مقدارخوراک:-

لکڑی ---ایک تولہ سے دو تولہ ---مطبوخ یا نقوع یا آب گلو گلو کی شاخ اور پتوں کو نچوڑ کر لیاجائے دو سے تین تولہ .
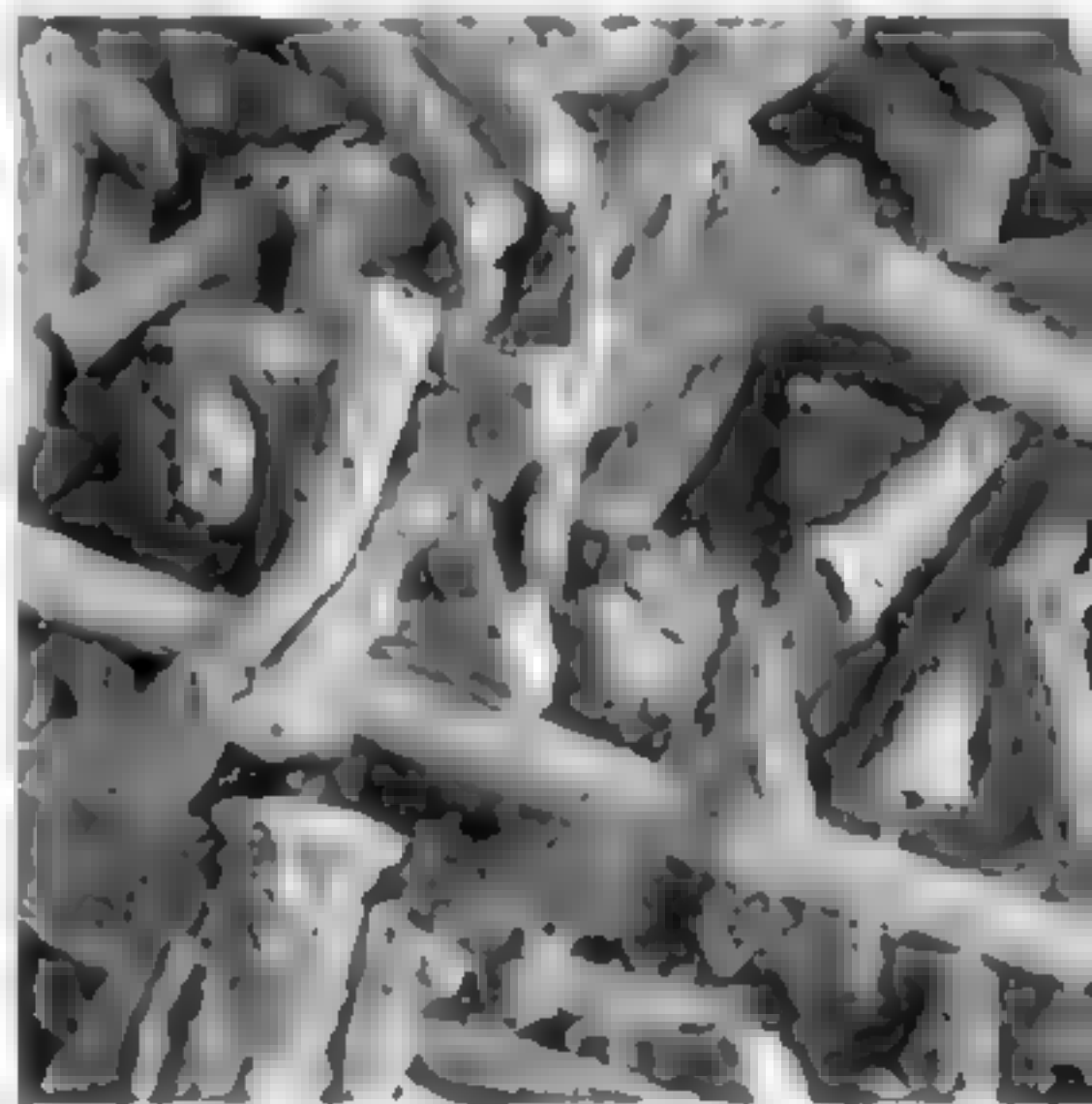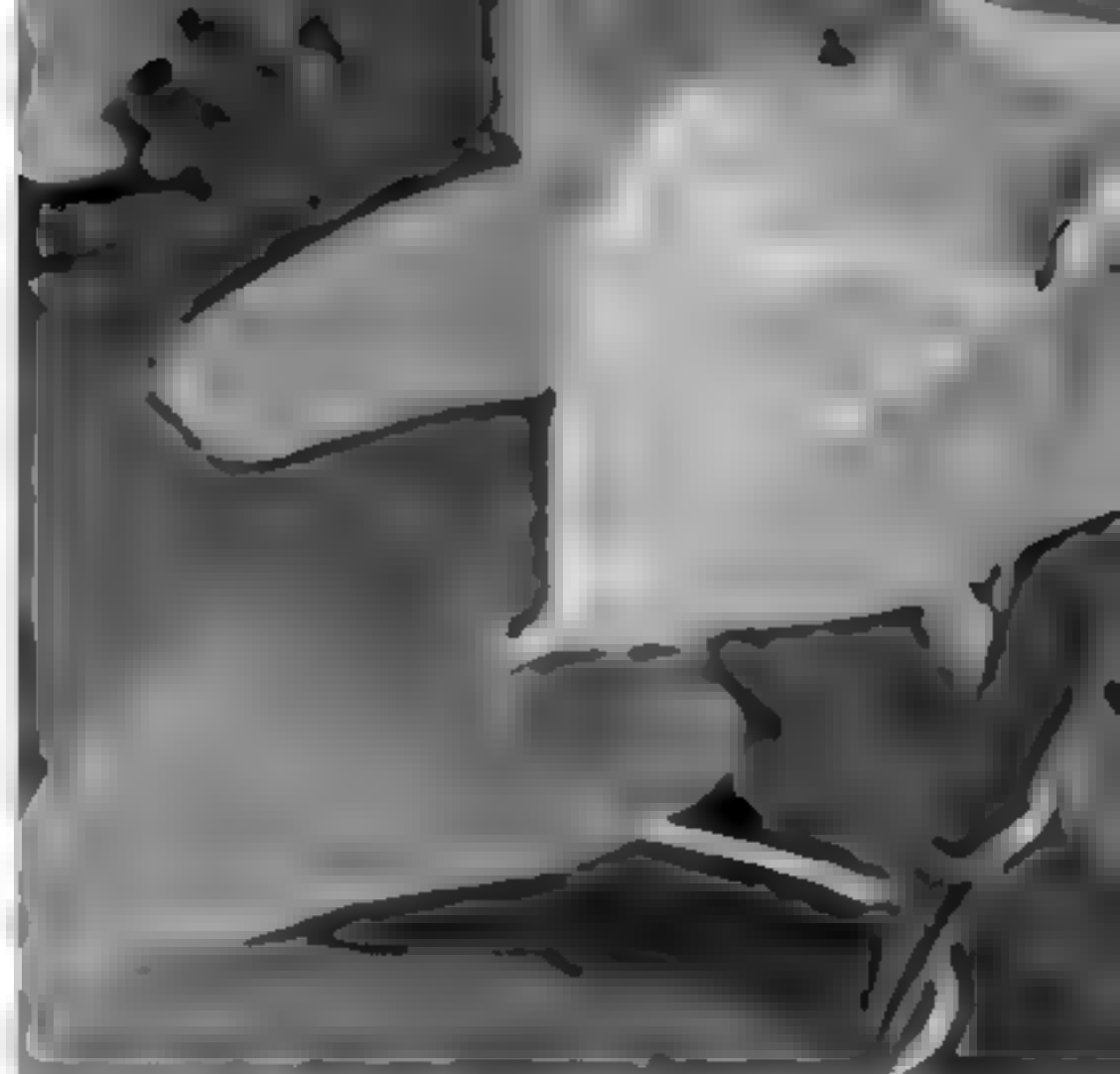
مشک / کستوری / (Musk):-

دیگر نام:-
لاطینی میں (Moschus Moschiferus) عربی میں مسک فارسی میں مشک ،ہندی میں کستوری ،سندھی میں مشک ،بنگالی میں مرگ نابھ ،برمی میں کیڈو انگریزی میں مسک اور لاطینی میں ماسکس کہتے ہیں۔

ماہیت:-
یہ خوشبو دار خشک شدہ رطوبت ہے۔جونر آہوئے مشکی سے حاصل کی جاتی ہے مشک ناف کے قریب ایک جھلی دار تھیلی میں ہوتا ہے۔اس تھیلی کوناف کی نسبت سے نافہ کہتے ہیں۔مشک محض نر ہرن میں پایاجاتاہے مادہ میں نہیں ہوتا ہے۔جب یہ نافہ پختہ ہوجاتاہے۔توکئی میل تک کی ہوا معطر کر دیتاہے۔نافہ کے اندر دانے سیاہ سرخی مائل بو بہت تیز اور مزہ تلخ ہوتا ہے۔

نوٹ:-
یہ جانور ہرن کی قسم کا ہوتا ہے۔اور بعض اطباء کے نزدیک ہرن یا جنگلی بلاؤ کے درمیان کا جانور ہے۔

مقام پیدائش:-
تبت،نیپال ، کشمیر ،روس چین ،اور سری لنکا میں پایاجاتاہے ۔بہترین مشک نیپال اور تبت کا ہے۔

اصلی مشک کی پہچان:-
اصلہ نافہ کی ساخت کے اندر بہت سے خانے ہوتے ہیں لیکن مصنوعی نافہ کے اندرخانے نہیں ہوتے ۔۔۔سوئی کی نوک کو لہسن میں چبھو کر نافہ میں چبھوئیں اگر بدبو آئے تو مصنوعی ہے۔
اصلی مشک جلد میں جذب ہوجاتاہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح مل کر دھولیں بعد میں مشک کوہاتھ میں ہتھیلی پر اچھی طرح ملیں اگر جذب ہو جائے تو اصلی ورنی میل کی طرح مروڑی سی بن کر اتر جائے گا۔

مزاج:-
گرم تین ۔۔۔خشک درجہ دوم۔

افعال:۔
مفرح و مقوی اعضائے رئیسہ منعش حرارت غریزی مقوی حواس ظاہری و باطنی ملطف و مفتح سدد مسخن دافع تشنج مقوی باہ۔

استعمال:۔

قلب و دماغ اور تمام اعضاء کو قوی کرتا ہے۔اصلی حرارت غریزی کو ابھارتی ہے حواس خمسہ ظاہری و باطنی کو طاقت دیتی ہے اور مشہور محرک و مقوی باہ دوا ہے ضعیف قلب غشی مالیخولیا، مراق خفقان مرگی اختناق الرحم ام الصبیان فالج لقوہ رعشہ وغیرہ امراض میں معجونات وغیرہ میں شامل کرتے ہیں۔ضعیف قویٰ کے وقت اس کو کھلانے سے قوت عود کر آتی ہے۔

استعمال بیرونی:۔

مشک سے عطر یا پرفیوم تیار کئے جاتے ہیں جو کہ بہت مشہور خوشبوں میں سے ایک ہے۔
مشک کی خوشبو اللہ کے نبی محمد ﷺ کو بہت زیادہ پسند تھی۔
اس کو سونگھنا زکام اور درد سر بارد میں مفید ہے اس کو حمول فرزجہ رحم کو تقویت دیتا اور معین حمل چنانچہ مشک خالص تین رتی زعفران ڈیڑھ گرام الثعلب مصری تین گرام باریک کوٹ چھان کر شہد میں ملاکر کپڑا لت کرکے اندام نہانی میں رکھنا اور اس کے بعد مباشرت کرنا استقرار حمل میں بہت مفید ہے۔
تقویت باہ کی غرض سے اس کو طلاؤں میں استعمال کرتے ہیں اور قوت ادویہ کو طبقات چشم میں پہنچانے کے لئے سرموں میں شامل کرتے ہیں

نفع خاص:۔مقوی باہ و دل و دماغ۔

مضر:۔مصدع

مصلح:۔طباشیر شہد عرق گلاب۔

بدل:۔جندبید ستر تیزپات۔

مقدار خوراک:۔ایک رتی سے دو رتی تک۔

مشہور مرکب:۔دواء المسک.

مزید معلومات:-

پرانے زمانے میں چینی لوگ اپنے لباس پر خوشبو لگاتے تھے، مذہبی تقاریب اور جنازوں پر لوبان جلاتے تھے، انھوں نے سب سے قیمتی خوشبو مشک کو بھی دریافت کیا۔ مشک کا ذکر قرآن پاک میں جگہ جگہ موجود ہے۔

ضرت علیؓ نے اپنے کلام نہج البلاغہ میں بھی مشک کی تعریف کی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: "سب سے عمدہ خوشبو مشک ہے۔"

حیض سے پاک ہونے والی عورت کو بھی مشک کے استعمال کا حکم دیا گیا ہے۔

مروی ہے کہ "آنحضرت ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے گھر خوشبو منگواتے تھے۔"

علماء فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن مشک لگانا مستحب ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن مشک لگانے اور غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔

مشک سے ہوا کے جوہر بالخصوص وبائی امراض کی اصلاح ہوتی ہے اور اس کو بطور علاج استعمال کرنا جائز ہے۔

سب سے عمدہ مشک خراسانی ہوتی ہے، پھر چینی اور پھر ہندی مشک کا درجہ آتا ہے۔

یہ خوشبو دار خشک شدہ رطوبت ہے ۔جونر آہوئے مشکی سے حاصل کی جاتی ہے مشک ناف کے قریب ایک جھلی دار تھیلی میں ہوتاہے۔اس تھیلی کوناف کی نسبت سے نافہ کہتے ہیں ۔مشک محض نر ہرن میں پایاجاتاہے مادہ میں نہیں ہوتاہے۔جب یہ نافہ پختہ ہوجاتاہے۔توکئی میل تک کی ہوا معطر کردیتاہے۔نافہ کے اندردانے سیاہ سرخی مائل بو بہت تیز اور مزہ تلخ ہوتاہے۔

نوٹ۔ ختن کا مشک، ختن، (چین) کا ایک علاقہ ہے، جہاں کے ہرن مشہور ہیں جن کے نافوں سے اعلیٰ قسم کا مشک نکلتا ہے۔

اصل کستوری کی پہچان

اصل کستوری کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ اگر سوئی کو دھاگے سمیت لہسن کی پوتھی سے گزارا جائے اور پھر اس سوئی دھاگے کو نافے سے گزارا جائے اور لہسن کی بو غائب ہو جائے تو سمجھ لیں کہ کستوری خالص ہے۔ کستوری چونکہ بہت قیمتی اور نایاب ہے اس لیے نافہ میں خشک خون یا خشک کلیجی کا سفوف نافے میں وزن بڑھانے کے لیے ملا دیا جاتا ہے۔لوگوں کا خیال ہے کہ ہر میدانی ہرن کے نافے سے مشک کی تھیلی برآمد ہوتی ہے۔یا پھر ایک خاص قسم کی میدانی بلی سے بھی نافہ نکلتا ہے ۔اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے یہ مضمون پیش کیا جا رہا ہے۔ کستوری والا ہرن خاص جنگلوں میں آٹھ سے دس ہزار.

فٹ کی بلندی پر پایا جاتا ہے۔چین نیپال گلگت اور اور روس کے بالائی پہاڑی علاقوں میں یہ ہرن پایا جاتا ہے۔یہاں اسکی باقائدہ فارمنگ کی جا رہی ہے۔یہ بھورے رنگ کا ایک چھوٹا سا ہرن ہے۔جس کے بال بھورے اور گھاس کی طرح ہیں۔ اس کے کان کافی لمبے قد ڈھائی تین فٹ اور اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں۔نر ہرن کے منہ سے دو دانت نکل کر نچلی طرف بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔مادہ کے دانت ایسے نہیں ہوتے۔کستوری صرف نر سے نکلتی ہے۔جو اس کی ناف میں تھیلی کی شکل میں ہوتی ہے۔حلال کرنے سے پہلے فوری طور پر اسے رسی سے باندھ دیا جاتا ہے تاکہ خون میں تحلیل نہ ہو۔کستوری کلیجی کے رنگ جیسی گاڑھے سے محلول کی شکل میں ہوتی ہے جو کہ نکالنے کے بعد چند منٹوں میں جم کر سخت ہو جاتی ہے۔ناف میں بال نماء تھیلی کو بمعہ کھال کاٹ کر محفوظکیا جاتا ہے۔۔

کستوری والے ہرن کا شکار:۔

اس ہرن کا شکار دشوار بھی ہے اور تجربہ کاروں کے لیے آسان بھی ۔جس جھاڑی یا چٹان کے نیچے یہ رہائش رکھتا ہے وہ جگہ نہائیت صاف ہوتی ہے۔فضلہ اپنی رہائش سے دور ڈالتا ہے ۔جس چٹان کے ساتھ رہتا ہے بڑی خوبصورتی سے اسی کا حصہ بن جاتا ہے۔اور زمین کے ساتھ زمین ۔ناواقف شکاری پاس سے گزر جاتا ہے یہ یہ ہرن اپنا بسیرا جھاڑی دار جنگل میں برف کے نزدیک کرتا ہے۔تجربہ کار شکاری چار پانچ ساتھیوں کے ساتھ خود نالے کے منہ پر اور ساتھیوں کو نالے کے نیچے بٹھا دیتا ہے۔ایک بالکل تہہ میں جبکہ باقی نالے کے کناروں پر بیٹھ جاتے ہیں۔تہہ والا آدمی زور سے ڈنڈا درخت پر مارتا ہے۔ہرن اپنی پناہ گاہ سے نکل کر بھاگتا ہے۔دائیں اور بائیں والے آدمی بھی اسے طرح ڈنڈے درخت پر مارتے ہیں اور ہرن سیدھا دہانے پہ بیٹھے شکاری کے پاس پہنچ جاتا ہے۔عام طور سے ان علاقوں میں شکاری چوری چھپے کستوری کی تلاش میں شکار کرتے ہیں۔اس کا شکار ہر ملک میں ممنوع ہے اور سخت سزا دی جاتی ہے۔کستوری چونکہ سونے سے بھی دگنے داموں بکتی ہے اسلیے شکاری پیسے کی وجہ سے اسے مارتے ہیں۔اس ہرن کی تعداد باوجود پابندی کے بہت کم ہو چکی ہے۔ چین میں باقائدہ فارم ہیں جہاں کستوری وقت مقررہ پہ سرنج کے ذریعے نکال لی جاتی ہے۔دوسرے سال پھر کستوری ناف میں پک جاتی ہے ۔تب ہرن اسے سورج سے گرم شدہ پتھروں پر رگڑتا ہے ۔حتیٰ کہ یہ پھوڑا نماء بال پھٹ کر چٹانوں پر بہہ جاتا ہے پرانے وقتوں میں شکاری لوگ چٹانوں سے کھرچ کر یہ بھی بطور تحفہ دیا کرتے تھے.

دوا المسک معتدل جواہر والی:-
معدہ، جگر اور دل کو قوت بخشتی ہے۔ سوداوی بخارات کو تحلیل کرتی ہے۔ قوتِ باہ کو بڑھاتی ہے۔ منی کو گاڑھا کرمشک کی شمولیت کی وجہ سے دواء المسک کا نام دیا گیا ہے۔تی ہے۔ سرعت انزال کا خاتمہ کرتی ہے۔ عام جسمانی کمزوری کے لیے بے حد مفید ہے۔ دل کی گھبراہٹ، خفقان۔ ڈپریشن کے لئے شاید ہی اس سے بہتر کوئی مرکب ہو۔

اجزاء مع طریقۂ تیاری:-
زرشک بیدانہ ۱۵ گرام، طباشیر، صندل سفید، صندل سُرخ، کشنیز خشک، گل گاؤزباں، آملہ مقشر، تخم خرفہ ہر ایک ۱۰ گرام گل سُرخ، آبریشم خام، مقرض، دارچینی، بہمن سفید، بہمن سُرخ، درونج عقربی ہر ایک ۷ گرام، عود ہندی بادر نجبویہ ہر ایک ۵ گرام مصطگی، اشنہ، دانہ ہیل خرد ہر ایک ۴ گرام کو سفوف کریں اور اِس سے دو چند قند سفید اور ہم وزن شہدِ خالص نیز ہموزن آبِ سیب شیریں کا قوام تیار کر کے سفوف شامل کریں۔ پھر مروارید کہرباء شمعی، ہر ایک ۷ گرام، عرقِ کیوڑہ میں کھرل کر کے اِسی طرح مشکِ خالص، عنبر ہر ایک ۲ گرام زعفران ۵ گرام علیحدہ علیحدہ کھرل کر کے قوام میں ملائیں۔ بعد میں ورقِ نقرہ ۱۰ گرام کا قوام میں اِضافہ کریں۔

خوراک:-
تین گرام۔ علی الصبح نہار منہ ہمراہ نیم گرم دودھ یا حسب ہدایت طبیب۔
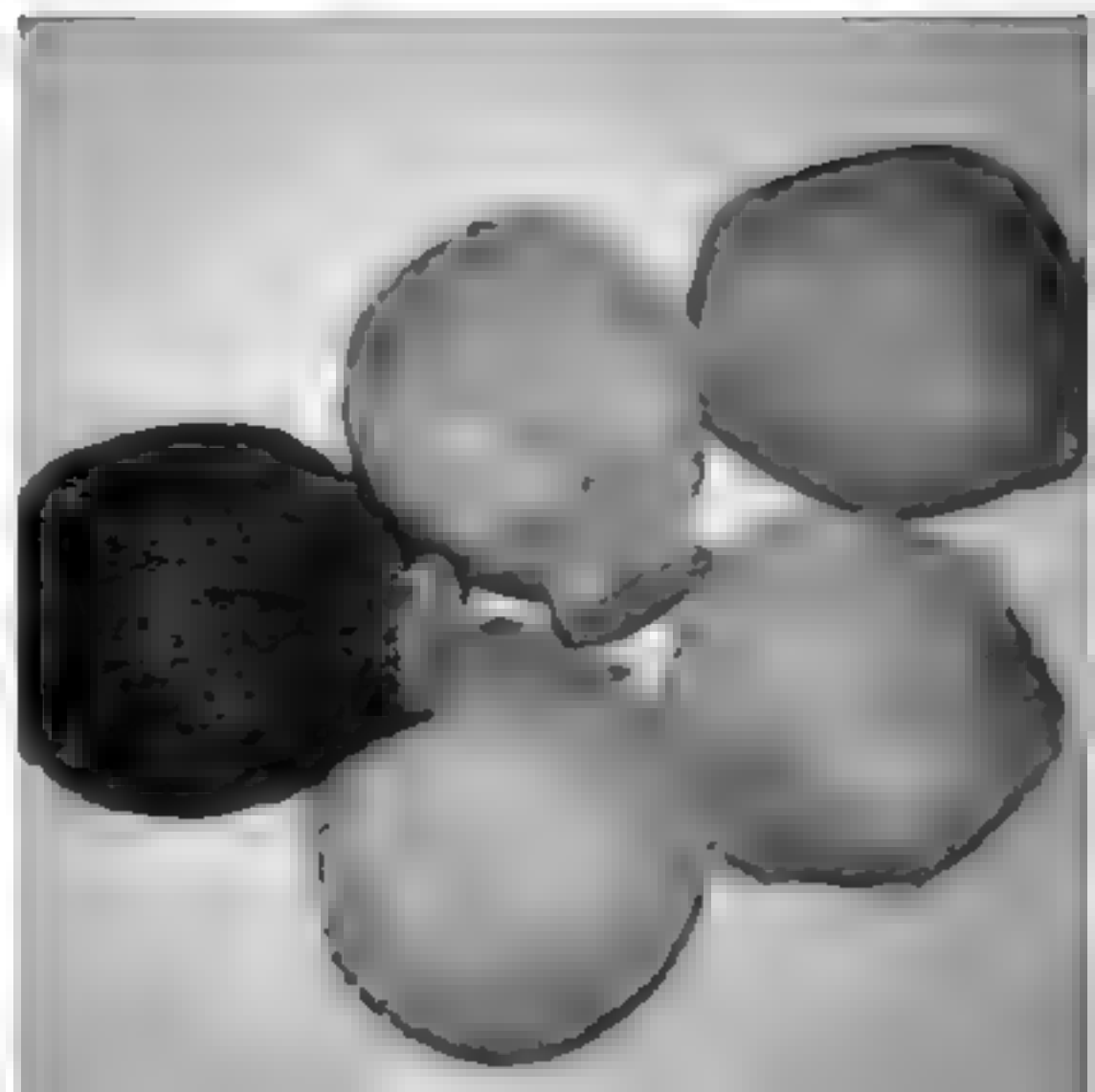
زعفران / کیسر / (Saffron) :-

دیگر نام :-
زعفران لاطینی میں Rocus Sativus ہندی میں کیسر عربی میں زعفران بنگالی میں جعفران اور انگریزی میں سیفران.

ماہیت :-
کیسر کا پودا پیاز کی مانند ڈیڈھ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ جس کی جڑ نیچے پیاز جیسی ایک گانٹھ نکلتی ہے پتے گہرے سبز پیاز کی طرح لمبے گھنے اور ان کا رخ زمین کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ جڑ کے پاس کے پتوں کے کنارے باہر کی طرف مڑے ہوئے ہوتے ہیں ستمبر اور اکتوبر میں پھل لگتے ہیں جو کہ بیگنی رنگ کے گچھوں میں دو سے تین ایک ساتھ بڑے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں اس کی پنکھڑیاں چھ حصوں میں تقسیم ہوتی ہے اور اس میں کیسر کی تین تریاں نکلتی ہیں جو مادہ کیسر سے حاصل ہوتا ہے۔ پھول نیم شگفتہ حالت اتار لئے جائیں۔ اس حالت میں پنکھڑیاں تقریباً لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن سورج نکلنے پر پردہ کھل کر چپٹی ہو جاتی ہیں۔ یہ نیم وا پنکھڑیاں اتارتے ہی ان چھلنیوں میں ڈال دی جاتی ہیں جن کے نیچے نہایت مدھم آنچ ہوتی ہے۔ اور اس طرح یہ نرم آنچ پر خشک ہو کر وہ شکل اختیار کرلیتی ہیں جس کو ہم بازار سے خریدتے ہیں۔

مقام پیدائش :-
یہ کشمیر میں پام دکش میں عموماً 4300 ہزار فٹ کی بلندی پر اور کوئٹہ کے گرد و نواح میں اس کے علاوہ اٹلی سپیس فرانس ایران پرتگال ترکی اور چین وغیرہ میں ہوتا ہے۔

مزاج :- گرم درجہ دوم۔۔۔ خشک ددجہ اول۔

افعال :-
مدر بول وحیض محلل ، جالی، مقوی قلب و دماغ اور جگر مقوی بدن محرک باہ۔

استعمل (بیرونی) :-
زعفران کو بعض اورام خصوصاً ورم جگر ورم رحم کو تحلیل کرنے یا بعض ادویہ کی اصلاح کی غرض سے شامل کرکے ضماد کرتے ہیں ضعف بصر میں تنہا یا دوسرا ادویہ کے ہمراہ کھرل کرکے آنکھوں میں ڈالتے ہیں مدر بول ہونے کی وجہ سے اس کا ریشہ احلیل یعنی پیشاب کی نالی میں رکھنے سے پیشاب جاری ہو جاتا ہے۔ ادار حیض کے لئے بھی فرزجہ کرتے ہیں.

استعمال (اندرونی):-
دل و دماغ کو تفریح و تقویت دینے کے لئے مختلف طریقوں سے بکثرت استعمال کرتے ہیں ضعف باہ کے لئے مرکبات میں شامل کرکے کھلاتے ہیں اورادار حیض کیلئے کھلاتے ہیں فرحت بخشتی حواس اور دل و دماغ کو قوت دیتی ہے اس کا سونگھنا سرسام کو مفید ہے۔رخسار کے رنگ کو صاف کرتی ہے۔بچہ آسانی سے پیدا ہونے کیلئے ایک گرام تک کھلاتے ہیں ایک یا ڈیڑھ گرام یازعفران پچاس ملی لیٹر شیر گاؤ حل کرکے کپڑے میں چھان کر پلانے سے حیض بلاتکلیف کھل کرآتا ہے۔پنجرے والے پالتو پرندوں کو اکثر بیماری میں زعفران کے چند ریشے پانی میں ڈال کر پلاتے ہیں.

نفع خاص:- مفرح تریاق افیون۔

مضر:- مضعف گردہ۔

مصلح:-انیسوں،زرشک، سکنجبین.

بدل:- تخم اترج قسط اور تج۔

مقدار خوراک:-دو چاول سے دو رتی تک.

مذید معلومات:-
زعفران میں وٹامن اے، وٹامن سی، پوٹاشیم، میگنیشیم، فاسفورس، سلینیم اور زنک پایا جاتا ہے۔زعفران کے پودے وادی کشمیر میں لگائے جاتے ہیں۔اس پر نہایت خوبصورت پھول اگتے ہیں جن کو توڑ کر زعفران حاصل کیا جاتا ہے، زیادہ تر لوگ اس کو کاروبار کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اس کا پودا پنتالیس سینٹی میٹر ہوتا ہے اور یہ پیاز سے ملتا جلتا ہے۔زعفران کی کاشت اونچے اونچے ٹیلوں پر کی جاتی ہے تاکہ وہاں پانی کا ٹھہراؤ نہ ہو۔ زعفران کا استعمال ہربل ادویات میں کیا جاتا ہے اور اس سے تیار شدہ ادویات نہایت قیمتی ہوتی ہیں کیونکہ یہ بیش قیمت بوٹی ہے۔
زعفران نہ صرف کشمیر بلکہ مصر، ایران، سپین، شام اور اٹلی میں بھی کاشت کیا جاتا ہے۔

زعفران کے پودے میں پھولوں سے زعفران حاصل کیا جاتا ہے یہ چھوٹی چھوٹی کونپل نما جو ریشے کی مانند مالٹا رنگ کی ہوتی ہیں۔ بعد میں ان کونپلوں یا ریشوں کو خشک کر لیا جاتا ہے۔ بس زعفران تیار ہے۔

زعفران کی تیاری یا کاشت ان علاقوں میں کی جاتی ہے جہاں نہ زیادہ سردی پڑے اور نہ زیادہ گرمی پڑتی ہو۔ ہمارے کسان اس کو نہایت کم قیمت پر کاشت کر سکتے ہیں لیکن اس پودے کا خیال بہت زیادہ رکھنا پڑتا ہے۔ زعفران کو اگر کھانوں میں استعمال کیا جائے تو بہت لذیز کھانے تیار ہوتے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ پرانے زمانوں میں زعفران کو کپڑے رنگنے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ سب سے زیادہ اور کم قیمت میں صرف ایرانی زعفران ملتا ہے۔ اور یہ ایران میں ہی سب سے زیادہ مقدار میں کاشت بھی کیا جاتا ہے۔ ایک سو پچاس پتیوں سے صرف ایک گرام زعفران حاصل کیا جاتا ہے۔اس کی فصل کو کم پانی دیا جاتا ہے صرف سال میں دو دفعہ ہی پانی دیا جاتا ہے۔ ایک دفعہ فصل تیار ہونے سے پہلے اور ایک بار فصل کو کاٹنے سے پہلے دیا جاتا ہے۔

زعفران کے فوائد:۔

☆زعفران گردے، مثانے اور جگر کو قوت دیتا ہے۔
☆زعفران بخار کی حالت میں دن میں دو بار پانی میں ملا کر کھلایا جائے تو بخار اتر جاتا ہے۔
☆زعفران گردے کے درد میں آرام پہنچاتا ہے۔
☆زعفران خارش ہونے کی صورت میں فائدہ مند ہے۔
☆زعفران بوجھل طبیعت میں تقویت دیتا ہے۔
☆زعفران کے استعمال سے بلغم کا اخراج بآسانی ہو جاتا ہے۔
☆زعفران کا استعمال اگر آنکھوں میں کیا جائے تو سرخی اور درد سے نجات مل جاتے ہے۔
☆زعفران عورتوں میں اگر حیض رک رک کر آتے ہوں تو دینا مفید ہے۔
☆زعفران پیشاب کی رکاوٹ میں دینا فائدہ مند ہے۔
☆زعفران شوگر کے مریضوں کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔
☆زعفران کا شربت بنا کر حاملہ خواتین کو پلایا جائے تو فائدہ مند ہوگا۔
☆زعفران بھوک کی کمی کو دور کرتا ہے اور ہاضمہ بھی درست رکھتا ہے۔
☆زعفران تشنج میں بھی مفید ہوتا ہے۔
☆زعفران ڈپریشن میں بھی مفید پایا گیا ہے۔
☆زعفران الزائمر میں فائدہ مند ہے۔
☆زعفران ہماری یاداشت کو بڑھاتا ہے۔
☆زعفران وزن کم کرنے میں بھی ہمارا مددگار ہے۔
☆زعفران کو ہانجنی پر لگایا جائے تو ٹھیک ہو جاتی ہے۔
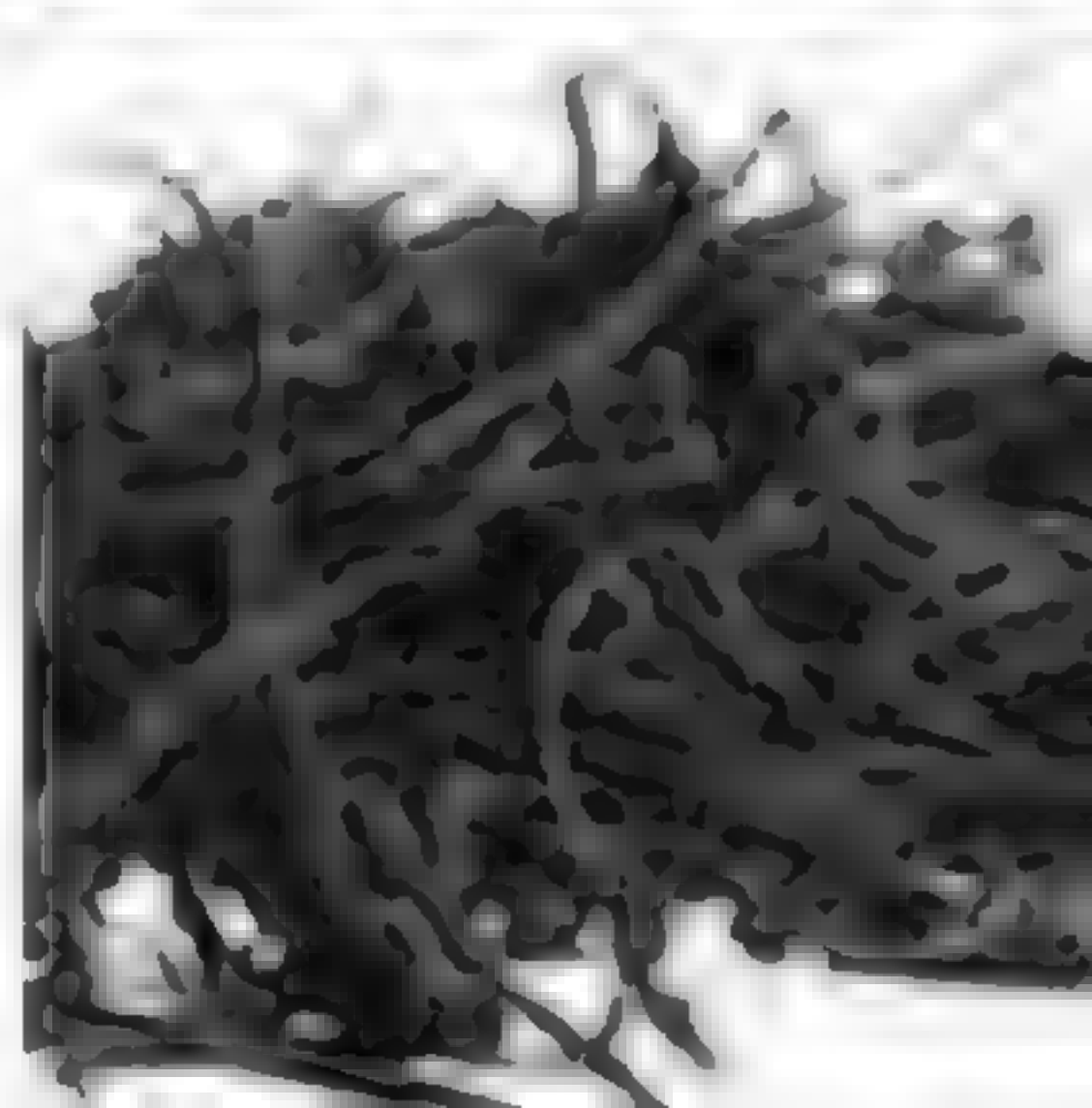
الحمداللہ میں نے اس کتاب کے اندر کچھ جڑی بوٹیوں کی تصویریں اور ان کے افعال اور خواص آپ عوام کے سامنے رکھے تاکہ میرے اس لکھنے سے آپ عوام ان دوکان چمکانے والوں سے بچ سکیں اور اپنے علاج خود کر سکیں اور میں بے حد مشکور ہوں جن بھائیوں نے میرا ساتھ دیا اور دعائیں کی میری دعا ہے اللہ پاک ان بھائیوں کی دعاؤں کو قبول فرمائے اور ذریعہ عوام الناس بنائے اور اللہ حقیقی معنی میں مجھے خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے بس اب کتاب کے آخر پر اپنے سینے کے دو راز رکھ کر یعنی اپنے بار ہا کے مجرب شدہ دو نخسے جوانوں کے نام کرکے جو جوان گھبراتے ہیں آج کل شادی سے اجازت چاہونگا

= حکیم حافظ اظہر حسین معاویہ المعروف پنجابی حکیم

راز نمبر 1 طلا تعریفیں نہیں کرونگا بنا کر دعائیں دینا

اجزا:

آب برگ دھاتورہ-------------پچاس گرام
آب حرمل سبز-------------پچاس گرام
آب برگ ارنڈ-------------پچاس گرام
آب برگ مدار-------------پچاس گرام
آب ادرک-------------پچاس گرام
قسط تلخ-------------دس گرام
عقر قرحہ-------------دس گرام
دار چینی-------------دس گرام
لونگ-------------دس گرام
مغز جائفل-------------دس گرام
مغز جمال گھوٹا-------------پانچ گرام
بھیلانوان-------------پانچ گرام
رتن جوت-------------پانچ گرام
موم۔دیسی-------------پچاس گرام
روغن کنجد-------------250 گرام

ترکیب۔۔جو اجزہ کوٹنے والے ھیں انہیں ھلکا سا کوٹ لیں پھر موم کے علاوہ سب چیزیں مکس کر کہ آگ پے رکھیں آگ درمیانی ھو آدھے گھنٹے بعد موم بھی شامل۔کرلیں جب سارے اجزہ جل کر کھاک ھو جائیں تو آگ سے اتار لیں اور نیم۔گرم چھان کہ تیل محفوظ کرلیں تو وہ جم جائیگا کیونکہ اس میں موم ھے۔۔۔

ترکیب استعمال ۔۔۔چنے کے برابر کریم لیکہ آھستہ آھستہ مالش کریں اور اوپر پان کا پتہ یا ارنڈ کا پتہ باندھ لیں صبح نیم گرم پانی سے دھو لیں۔۔۔

فوائد۔۔۔مجلوق۔آلت کا ٹیڑاپن۔آلت کیشم آمین بار ستی ۔بےپناہ سختی اور خاص کر کہ شگر والوں کے لئے بھی کسی تحفے سے کم نہیں مطلب جملا امراض پے کام کریگا انشاءاللہ ۔بنائیں فائدہ اٹھائیں = حکیم حافظ اظہر حسین معاویہ المعروف پنجابی حکیم

راز نمبر 2 بس تعریفیں نہیں بس دعاؤں میں یاد رکھنا

داڑ چینی-----------1 تولہ

دودھ-------------------1 پاؤ

شہد----------------------100 گرام

ترکیب استعمال

سب سے پہلے دودھ لیں چولہے پر رکھیں ایک ابال آجائے تو دو گرام داڑ چینی شامل کریں اور پھر آگ ہلکی کردیں یعنی آنچ ہلکی کردیں تقریباً دس منٹ تک پکنے دیں اور ہلکا ہلکا ہلاتے رہیں پھر اتار کر نیم گرم سا ہونے پر شہد ایک چمچ ڈال کر نوش کرلیں اور پھر آدھ گھنٹے بعد مشغول ہوجائیں پھر دیکھو تماشہ میں پہلے بھی کہ چکا ہوں مجھے اپنی تعریف پسند نہیں بس خصوصی دعائیں چاہیں لیکن اتنا کہونگا کہ اگر رفیقِ حیات معافیاں نہ مانگے تو کہنا= حکیم حافظ اظہر حسین معاویہ المعروف پنجابی حکیم

راز نمبر3 خصوصی تحفہ باپردہ بہنوں کے لیے اور دعوت حکماء کے بناؤ اور اگر تمہارا مقصد دکان چمکانا ہے تو خوب پیسے کمائیں

لیکوریا اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کا علاج:

اجزاء:

چھلکا انار------------- 2 تولہ،
گل دہاوا------------- 2 تولہ،
مائیں--------------- 2 تولہ،
مازو---------------- 22 تولہ،
کمرکس--------------- 2 تولہ،
پھٹکڑی بریاں---------- 1 تولہ،
کشتہ بیضہ مرغ------- 1 تولہ،

ترکیب تیاری

تمام کا سفوف بنالیں اور زیرو سائز کیپسول بھر لیں،

خوراک:

1 کیپسول صبح، دوپہر، شام ہمراہ دودھ

فوائد:
لیکوریا،اس سے پیدا شدہ کمزوری میں مفید ہے، کیلشیم کی کمی پوری ہو جاتی ہے= حکیم حافظ اظہر حسین معاویہ المعروف پنجابی حکیم

خصوصی گزارش

میرے کسی نخسے کو ماسوائے اپنی حلال کی رفیقِ
حیات کے علاوہ رنڈیوں بازاری چکلوں یا پھر نام نہاد
میں مت استعمال کریں اگر استعمال کریں گے توگناہ
کے اور اللہ کے عذاب کے خود ذمہدار ہونگے

ختم شدہ

حکیم حافظ اظہر حسین معاویہ المعروف پنجابی حکیم

پنجابی حکیم

تالیف

26=5=2019

20=رمضان المبارک

ملنے کا پتہ

علی معاویہ کتب خانہ پاکستان السعودیہ عربیہ

واٹس ایپ اور کال آن لائن =00966:573452811